e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 249 Friday , June 13 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۲۴۹) لکھنؤ، بروز جمعہ ۱۳-جون ۲۰۲۵ء مطابق ۱۶/ذی الحجہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

’ٹیگور کے آبائی گھر پر حملہ، بنگلہ ثقافتی ورثے کو مٹانے کی کوشش‘

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) ہندوستان نے بنگلہ دیش میں گرودیو رویندر ناتھ ٹیگور کے آبائی گھر پر اسلامی انتہا پسندوں کے حملے اور اسے منہدم کرنے کے واقعے کو بنگلہ ثقافت اور ورثے کو مٹانے کی کوشش قرار دیا ہے اور محمد یونس کی عبوری حکومت سے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے آج یہاں معمول کی بریفنگ میں بنگلہ دیش کے واقعات پر پوچھے جانے پر کہا، ”ہم 8 جون کو گرودیو رویندر ناتھ ٹیگور کے آبائی گھر پر بھیڑ کے ذریعے کیے گئے اس گھناؤنے حملے اور توڑ پھوڑ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ تاریخی طور پر ’رویندر کچھری باڑی‘ کہلانے والا یہ گھر بنگلہ دیش کے ضلع سراج گنج میں واقع ہے۔ یہ پرتشدد عمل نوبل انعام یافتہ شخصیت کی یادگار اور بنگلہ دیش میں ان کے اپنائے گئے جامع فلسفے اور تعلیمات کی توہین ہے۔“

کاریگروں کو بازار فراہم کرنا حکومت کا مقصد ہے: رجیجو

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) اقلیتی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ حکومت نے ملک بھر میں کاریگروں کو مارکیٹ فراہم کرنے کے مقصد سے لوک سنوردھن پرو منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جمعرات کو یہاں لوک سنوردھن پرو کا افتتاح کرنے کے بعد مسٹر رجیجو نے کہا کہ یہ بہت اہم پروگرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دیہات میں کاریگروں کے ذریعہ تیار کردہ سامان کو بازار تک لانے کے لئے ایک پلیٹ فارم کا کام کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک ریاست سے دوسری ریاست کو سامان فروخت کرنا آسان ہوگا۔ یہ کاریگروں کی معاشی زندگی میں بہتری لانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ پچھلے گیارہ سالوں میں اتنا کام ہوا ہے کہ اس کا شمار کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے یہ خواب تھا لیکن اب حقیقت میں بدل گیا ہے اور معیشت گیارہویں پوزیشن سے چوتھی پوزیشن پر آ گئی ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثہ:

ایئر انڈیا کا مسافر طیارہ میڈیکل کالج ہاسٹل پر گرا

2 درجن طلبا کی موت کا اندیشہ☆200 سے زائد لوگوں کی موت☆صرف ایک مسافر معجزاتی طور پر زندہ بچا☆مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ احمد آباد طیارہ حادثے کی جگہ پر پہنچ گئے☆سابق وزیر اعلیٰ وجے روپانی کی موت☆فوج مقامی انتظامیہ کی مدد کے لیے پہنچی

احمد آباد۔ گجرات سے لندن جانے والا ایئر انڈیا کا طیارہ حادثے کا شکار ہوگیا۔ اس کی ایک خوفناک ویڈیو بھی منظر عام پر آئی۔ جس میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک طیارہ آسمان میں اونچائی حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ زمین کی طرف جاتا ہے۔ پھر یہ زمین سے ٹکراتا ہے اور ہر چیز آگ کے گولے میں بدل جاتی ہے۔ لیکن کیا آپ اس عمارت کو جانتے ہیں جس سے یہ طیارہ ٹکرا گیا؟ اس عمارت کی کیا حالت ہے؟ دراصل بتایا جارہا ہے کہ لندن کے لیے اڑان بھرنے والا ایئر انڈیا کا طیارہ ڈاکٹرز ہاسٹل میں گر کر تباہ ہوگیا۔ جس کے بعد اس عمارت کی تصاویر بھی منظر عام پر آگئیں۔ پوری عمارت ایک طرح سے جل گئی ہے۔ تصاویر میں آپ واضح طور پر دیکھیں گے کہ عمارت کا اگلا حصہ مکمل طور پر جل کر سیاہ ہو چکا ہے۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ احمد آباد طیارہ حادثے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل، شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو کنجراپو، شہری ہوابازی کے وزیر مملکت مرلیدھر موہول اور گجرات کے وزیر داخلہ ہرش سنگھوی بھی ان کے ساتھ تھے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے زخمیوں سے ملاقات کی، جس میں ایک زخمی شخص بھی شامل ہے جو آج گر کر تباہ ہونے والے طیارے AI171 کا واحد زندہ بچ جانے والا مسافر معلوم ہوتا ہے۔ امیت شاہ نے کہا، ”ایئر انڈیا کی فلائٹ نمبر AI-171 دوپہر میں گر کر تباہ ہوگئی، بہت سے مسافروں کے مارے جانے کے امکانات ہیں۔ اس واقعے سے پورا ملک صدمے میں ہے... پورا ملک خاندانوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ سب سے پہلے، میں حکومت ہند، حکومت گجرات، وزیر اعظم کی جانب سے ہلاکتوں پر اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ میں نے فوری طور پر حکومت ہند سے 10 منٹ میں تمام لوگوں کو فون کر کے اطلاع بھی پہنچائی۔“ وزیر اعظم حکومت ہند اور حکومت گجرات کے تمام محکمے مل کر راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق میگھانی نگر کے جس رہائشی علاقہ میں ایئر انڈیا کا بی-787 ڈریم لائنر طیارہ حادثہ کا شکار ہوا، وہیں بی جے میڈیکل کالج موجود ہے۔ اسی میڈیکل کالج کے ہاسٹل کی عمارت پر طیارہ پرواز کے 5 منٹ کے اندر ہی گر گیا۔ ہاسٹل کے اوپر کینٹین موجود ہے، جہاں میڈیکل طلبا دوپہر کے وقت لنچ کرنے پہنچتے ہیں۔ جب حادثہ پیش آیا، اس وقت بھی کئی طلبا لنچ کر رہے تھے، یا اس سے فارغ ہو چکے تھے۔ اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ طیارہ حادثہ میں تقریباً 2 درجن طلبا ہلاک ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس سلسلے میں فی الحال کوئی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ کئی طلبا کے زخمی ہونے کی اطلاع ضرور موصول ہوئی ہے، جن کا علاج جاری ہے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بتایا گیا ہے کہ انھیں خون کی اشد ضرورت ہے۔ عوام سے خون عطیہ کرنے کی گزارش بھی کی گئی ہے۔ اس درمیان بی جے میڈیکل کالج سے منسلک ایک طالب علم کی ماں کا بیان سامنے آیا ہے۔ رمیلا نامی خاتون نے بتایا کہ اس کا بیٹا لنچ بریک میں ہاسٹل گیا تھا، تبھی وہاں طیارہ گر کر حادثہ کا شکار ہوگیا۔

کچھ میڈیا رپورٹس میں سبھی مسافروں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا جارہا ہے، لیکن حیرت انگیز طور پر ایک مسافر کی جان ضرور بچ گئی ہے، جنھوں نے حادثہ سے قبل کے خوفناک لمحات کا تذکرہ میڈیا کے سامنے کیا ہے۔ وجئے روپانی کی موت پر سیاسی حلقے میں غم کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ وہ اپنی بیٹی سے ملاقات کے لیے لندن جا رہے تھے۔ گجرات بی جے پی صدر سی آر پاٹل نے ان کی موت پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی فیملی سے ملاقات کے لیے جا رہے تھے، لیکن حادثے کا شکار ہو گئے۔ روپانی کی موت کی خبر کے بعد ان کی بیوی لندن سے اور بیٹا امریکہ سے احمد آباد کے لیے نکل چکے ہیں۔ جہاں تک طیارہ حادثہ میں زندہ بچے مسافر کا معاملہ ہے، اس کا نام وشواس کمار بتایا جارہا ہے۔ احمد آباد کے پولیس کمشنر جی ایس ملک نے بھی ایک شخص کے زندہ بچنے کی تصدیق کر دی ہے اور مطلع کیا ہے کہ اس کا علاج اسپتال میں جاری ہے۔ انھوں نے کہا کہ ”پولیس کو سیٹ 11اے پر (سفر کر رہے) ایک زندہ شخص کی جانکاری ملی۔ اس شخص کا علاج اسپتال میں چل رہا ہے۔“

احمد آباد طیارہ حادثہ دل دہلانے والا: مودی

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے احمد آباد میں پیش آنے والے طیارہ حادثے پر گہرے دکھ اور متاثرہ افراد کے تئیں گہری ہمدردی ظاہر کی ہے مسٹر مودی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ”احمد آباد میں پیش آنے والے المناک حادثے نے ہمیں صدمے اور غم میں مبتلا کر دیا ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور یہ دل دہلانے والا ہے۔ اس غم کی گھڑی میں میری ہمدردیاں تمام متاثرہ افراد کے ساتھ ہیں۔ میں وزراء اور حکام کے رابطے میں ہوں جو متاثرہ افراد کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں۔“ واضح رہے کہ ایئر انڈیا کا ایک ڈریم لائنر بوئنگ 787 ہوائی جہاز آج دوپہر احمد آباد سے لندن کے لیے پرواز کرتے ہی حادثے کا شکار ہوگیا۔ جہاز میں 230 مسافر، دو پائلٹ اور عملے کے 10 دیگر ارکان سوار تھے۔

سونیا، کھرگے نے طیارہ حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور پارٹی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے احمد آباد طیارہ حادثہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور سوگوار خاندانوں کے تئیں دلی تعزیت کا اظہار کیا جمعرات کو اپنے تعزیتی پیغام میں مسز گاندھی نے کہا کہ ”میں احمد آباد میں ہوائی جہاز کے المناک حادثے سے گہرا صدمہ اور غم زدہ ہوں۔ میری تعزیت مسافروں اور عملے کے اہل خانہ کے ساتھ ہے۔ جو مناظر سامنے آئے ہیں وہ انتہائی دردناک ہیں۔ پورا ملک سوگ میں ڈوبا ہوا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ ”گجرات کے احمد آباد میں ایئر انڈیا کے طیارے کے حادثے کے بارے میں جان کر بہت دکھ ہوا، جس میں بہت سے مسافر اور عملے کے ارکان سوار تھے۔ یہ دل دہلا دینے والے مناظر کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے۔ مسافروں، پائلٹ اور عملے کے اہل خانہ سے ہماری دلی تعزیت اور دعائیں ہیں۔“ مسٹر گاندھی نے کہا کہ ”احمد آباد ایئر انڈیا کا حادثہ دل دہلا دینے والا ہے۔ مسافروں اور عملے کے اہل خانہ جس تکلیف سے گزر رہے ہیں وہ ناقابل تصور ہے۔ میری تعزیت اس ناقابل یقین مشکل لمحے میں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔

احمد آباد میں جمعرات کو پیش آنے والے ہولناک طیارے کے حادثے کے بعد ہندوستانی فوج بھی مدد کے لیے آگے آئی ہے اور فوج کے اہلکار امدادی اور بچاؤ کے کاموں میں سول انتظامیہ کی مدد کر رہے ہیں۔ فوج کے مطابق احمد آباد میں ایئر انڈیا کے طیارے کے حادثے کے بعد سول انتظامیہ کی انسانی بنیادوں پر امداد اور آفات سے نمٹنے کی کوششوں میں مدد کے لیے فوج کے 130 اہلکاروں کی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ ان ٹیموں میں ملبہ ہٹانے کے لیے جے سی بی کے ساتھ انجینئرنگ ٹیمیں، ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکس میڈیکل ٹیمیں، کوئیک رسپانس ٹیمیں اور آگ بجھانے والے آلات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آرمی اسپتال کو بھی مدد کے لیے تیار رکھا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ احمد آباد سے لندن جانے والا ایئر انڈیا کا ڈریم لائنر بوئنگ 787-8 طیارہ جمعرات کی دوپہر کو سردار پٹیل بین الاقوامی ہوائی اڈے سے اڑان بھرتے ہی گر کر تباہ ہوگیا۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق طیارے میں 230 مسافر، دو پائلٹ اور عملے کے 10 دیگر ارکان سوار تھے۔

اسمارٹ فون استعمال کریں، اس کے پیروکار نہ بنیں

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے طلباء کو قیمتی مشورہ دیا

لکھنؤ: 12 جون (پی این ایس) ایک ہندی روزنامہ کی طرف سے منعقدہ میٹرک اسٹوڈنٹ ایوارڈ تقریب میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے طلباء کو قیمتی مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہونہار طلباء میں اسمارٹ فون تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ٹیبلٹ تقسیم کی جاتی ہیں لیکن ذہن میں رکھیں کہ اسے اپنے تجسس کو پورا کرنے کے لیے استعمال کریں اور اس پر مکمل انحصار نہ کریں۔ آج کل دیکھا جارہا ہے کہ لوگ مسلسل اسمارٹ فونز میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ فون کا زیادہ استعمال بچوں کو اداس کر دیتا ہے۔ یادداشت کو کمزور کرتا ہے۔ آدھے گھنٹے تک استعمال کریں، تاکہ آپ کا کام ہو جائے۔ چار پانچ گھنٹے نہ دیں۔ انہوں نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ ڈیجیٹل لائبریری کے لیے اسمارٹ فون کا استعمال اپنے علم میں اضافہ کریں۔ اگر آپ اسمارٹ فون کے پیروکار بن جاتے ہیں تو جس طرح اس کی بیٹری نیچے جاتی ہے اسی طرح آپ کی بیٹری بھی نیچے جاتی ہے۔ ہمارے زمانے میں طلباء کو ضرب کی میزیں یاد کرنے کے لیے بنائی جاتی تھیں۔ طلباء بہت مشق کرتے تھے اور ریاضی کے مشکل ترین سوالات منٹوں میں حل کرتے تھے۔ وہ بہت مشق کرتے تھے۔ ٹیکنالوجی کے نام پر صرف کیلکولیٹر تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج بچے آسان سوالات حل نہیں کر پا رہے۔ اس لیے محنت کریں اور اسمارٹ فون کا استعمال سمجھداری سے کریں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے طلباء سے کہا کہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ یہ یقینی طور پر ادائیگی کرتا ہے، لہٰذا زندگی میں کبھی بھی شارٹ کٹ تلاش نہ کریں، سخت محنت کریں۔ محنت سے حاصل ہونے والی کامیابی استحکام لاتی ہے۔ خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ حساسیت اور غیر جانبداری لاتا ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثہ پر وزیر اعلیٰ کا اظہار تاسف و تعزیت

لکھنؤ: 12 جون (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے احمد آباد سے لندن جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز AI171 کے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس دلخراش حادثے میں جان کی بازی ہارنے والے مسافروں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ احمد آباد میں طیارے کے حادثے کی افسوسناک خبر انتہائی تکلیف دہ ہے۔ کئی مسافر جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ ایشور سے دعا ہے کہ سب محفوظ رہیں اور ایسے واقعات میں کوئی جانی نقصان نہ ہو۔ سوگوار خاندانوں کے لیے صبر اور طاقت کی دعا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت غم کی اس گھڑی میں متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ باتیں راجدھانی میں اندرا گاندھی پرتشٹھان میں ایک ہندی اخبار کے پروگرام کے دوران کہیں۔

ہندوستان کا آئین سیاہی میں رقم کیا گیا ایک خاموش انقلاب ہے: چیف جسٹس بی آر گوئی

ہندوستان کے چیف جسٹس، جسٹس بی آر گوئی نے بدھ کو آکسفورڈ یونین میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں عدالتی فعالیت (جیوڈیشل ایکٹیوزم) کی اپنی اہمیت ضرور ہے لیکن عدلیہ کو اپنی حدود کا بخوبی خیال رکھنا چاہیے تاکہ مداخلت وہاں نہ ہو جہاں اس کی ضرورت نہ ہو۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا، ”عدالتی فعالیت کو عدالتی دہشت گردی میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔“ جسٹس گوئی آکسفورڈ یونین میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ عدلیہ اپنی حدود پار کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان دائرہ کاروں میں داخل ہو جاتی ہے جہاں اسے عام طور پر نہیں جانا چاہیے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اس طرح کا رجحان جمہوری توازن کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اگرچہ عدلیہ کو اپنے دائرے میں کام کرنا چاہیے لیکن جب مقننہ یا انتظامیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں ناکام ہو جائیں تو عدلیہ کو مداخلت کرنی پڑتی ہے۔ تاہم، اس مداخلت کو محدود اور غیر معمولی حالات تک محدود رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ”اگر کوئی قانون آئین کی بنیادی ساخت کے خلاف ہو، یا بنیادی حقوق سے براہ راست ٹکراتا ہو، یا اگر وہ قانون سراسر امتیازی اور من مانا ہو تو ایسی صورت میں عدالتوں کو مداخلت کا حق حاصل ہے اور عدلیہ نے ایسا کیا بھی ہے۔“ اپنے ذاتی تجربے کا ذکر کرتے ہوئے چیف جسٹس گوئی نے کہا کہ ہندوستانی آئین نے ہی انہیں اس مقام تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا، ”میں ایک دلت ہوں، ایک ایسی ذات سے آتا ہوں جسے تاریخی طور پر اچھوت کہا جاتا تھا لیکن آج میں سپریم کورٹ کا چیف جسٹس ہوں اور آکسفورڈ یونین سے خطاب کر رہا ہوں۔ یہ ہندوستانی آئین کی دین ہے۔‘

عبداللہ اعظم پر 4 کروڑ 64 لاکھ روپے کا جرمانہ

اسٹامپ چوری کیس میں ریکوری سرٹیفکیٹ جاری

لکھنؤ: رامپور میں سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کے بیٹے اور سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم خان کو زمین خریداری میں اسٹامپ ڈیوٹی کی ادائیگی میں دھوکہ دہی پر 4 کروڑ 64 لاکھ روپے جرمانے کا سامنا ہے۔ یہ معاملہ بجل گھاٹم پور علاقے میں تین مختلف زمینوں کی خریداری سے جڑا ہوا ہے، جہاں عبداللہ اعظم نے مبینہ طور پر طے شدہ سرکل ریٹ سے کم اسٹامپ ڈیوٹی ادا کی۔ ضلع مجسٹریٹ رامپور کی جانب سے جب معاملے کا جائزہ لیا گیا تو اسٹامپ چوری اور اسٹامپ کمی کے الزامات پر عدالتی کارروائی شروع کی گئی۔ عدالت نے 3 اپریل 2025 کو فیصلہ سناتے ہوئے عبداللہ اعظم پر تقریباً 4.64 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا، تاہم وہ مقررہ مدت میں رقم جمع نہیں کر سکے۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق بار بار نوٹسز اور وارننگ کے باوجود جب جرمانے کی رقم جمع نہیں ہوئی تو اب قانونی کارروائی کے تحت ریکوری سرٹیفکیٹ (آرسی) جاری کر دیا گیا ہے، جس کے ذریعے تحصیل دار کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس رقم کی وصولی عمل میں لائیں۔ رامپور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس) کی جانب سے جاری کردہ آرسی کے مطابق، یہ رقم عبداللہ اعظم سے براہ راست یا ان کی جائیداد ضبط کر کے وصول کی جاسکتی ہے۔ اس عمل کو قانونی اصطلاح میں طلب نامہ ※ یا ریکوری سرٹیفکیٹ ※ کہا جاتا ہے جو اس وقت جاری کیا جاتا ہے جب کوئی فرد یا ادارہ مقررہ سرکاری واجبات ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اس معاملے پر سرکاری وکیل، پرم کشور پانڈے نے میڈیا کو بتایا کہ ابتدائی طور پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) صدر کی جانب سے جانچ کی گئی تھی، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ زمینوں کی خریداری میں جان بوجھ کر کم اسٹامپ دیا گیا تھا۔ بعد ازاں معاملہ ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں پہنچا جہاں عدالت نے عبداللہ اعظم کے خلاف فیصلہ سنایا۔ یاد رہے کہ عبداللہ اعظم خان حال ہی میں 17 ماہ کی قید کے بعد جیل سے رہا ہوئے ہیں اور ان پر پہلے بھی متعدد مقدمات زیر التوا ہیں۔ تازہ کارروائی ان کی قانونی مشکلات میں مزید اضافہ کر سکتی ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اگر جرمانہ جلد جمع نہیں کیا گیا تو مزید سخت اقدامات، جیسے بینک اکاؤنٹس منجمد کرنا یا املاک ضبطی کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

مودی نے 11 برسوں میں ہر وعدہ توڑا: راہل گاندھی

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی پر سیدھا حملہ کرتے ہوئے ان پر ہر وعدہ توڑنے کا الزام لگایا اور کہا کہ گزشتہ 11 سالوں میں انہوں نے ملک کے لوگوں سے بہت سے وعدے کیے لیکن ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا کانگریس لیڈر نے آج کہا کہ مسٹر مودی عوام کو لبھانے کے لئے بہت سے وعدے کرتے ہیں لیکن ایک بھی وعدہ پورا نہیں کرتے۔ وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لیے ان کا ہر وعدہ جملہ ہوتا ہے۔ ملک کے نوجوانوں کو قوم کی تعمیر میں حصہ دار بنانے کے بجائے ان کے خواب چکنا چور کر کے انہیں بے روزگار کر دیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ”وزیر اعظم نے 11 سالوں میں ہر وعدہ توڑا ہے، دو کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ جملہ بن گیا ہے۔ لوگوں کو پکوڑے تلوائے، فارم بھروائے، لیکن کوئی راہ نہیں دکھائی۔ ڈگری کے بعد بھی نوکری نہیں، تیاری کے بعد بھی بھرتی نہیں، محنت کے بعد بھی کوئی عزت نہیں، یہ صرف بیروزگاری نہیں ہے، یہ نوجوانوں کا خواب ہے، یہ نوجوانوں کا ملک بنانا ہے۔ وہ قوم کی تعمیر میں شراکت دار ہیں۔“ انہوں نے کہا، ”روزگار کرانتی“ (روزگار کا انقلاب) اب ضروری ہے یہ حکومت اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتی کیونکہ یہی اس کی وجہ ہے۔“

بی جے پی حکومت میں بدعنوانی، مہنگائی اور بے روزگاری شباب پر

ایس پی سربراہ سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے گومتی نگر وبھوتی کھنڈ واقع ہوٹل میں کیا خطاب

لکھنؤ: 12 جون (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) قومی صدر و سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے آج کہا کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی، مہنگائی، بے روزگاری شباب پر ہیں۔ بدعنوانی کی وجہ ناانصافی، ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ وصولی اور زمین کی لوٹ ہو رہی ہے۔ اس حکومت میں کسی کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ ہر طبقے کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ بی جے پی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ بے روزگاری حالات ہیں۔ ایس پی سربراہ آج یہاں گومتی نگر کے وبھوتی کھنڈ واقع ایک ہوٹل میں خطاب کر رہے تھے۔ ہوٹل بجٹ ان کے مالکین میں سردشری شروان یادو اور شیو داس رستوگی نے ایس پی سربراہ کا استقبال کیا۔ یادو نے کہا کہ کاروبار لوگوں کو جوڑتا ہے۔ نوکری اور روزگار دیتا ہے لیکن بی جے پی نفرت پھیلانے کا کام کرتی ہے۔ سماج میں دوسری پیدا کرتی ہے۔ بی جے پی کسان مخالف ہے۔ سماج وادی حکومت میں کسان بازار بنایا تھا وہاں کسانوں کی سہولیت ملتی تھی لیکن کسان بازار بی جے پی کو پسند نہیں آیا۔ آر ایس ایس اور اس کے سربراہ سمیت سنگھ کے لوگ سودیشی کی بات کرتے ہیں لیکن پورا ہندوستانی بازار چینی سامانوں سے بھرا پڑا ہے۔ بی جے پی حکومت چینی سامان کے ٹرانسپورٹ پر روک کیوں نہیں لگاتی ہے۔ یادو نے کہا کہ نوجوانوں کو نوکریاں نہیں مل رہی ہیں۔ چند ہزار نوکریوں کے لیے لاکھوں نوجوان فارم بھرتے ہیں۔ وہ تیاری کرتے ہیں۔ وہ انتظار کرتے ہیں۔ بی جے پی حکومت امتحانات کرانے کے قابل نہیں ہے۔ جب امتحانات ہوتے ہیں تو پیپرز لیک ہو جاتے ہیں۔ نوجوان بی جے پی حکومت سے ناخوش اور پریشان ہیں۔ بی جے پی حکومت نے نئی نسل کے لیے بحران پیدا کر دیا ہے۔ بی جے پی حکومت ترقی اور روزگار کو روکنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز میں بی جے پی حکومت کے 11 سال اور یوپی میں تقریباً 9 سال کی ان کی حکومت کے 20 سال میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ ریاست کی بجلی، صحت، امن و امان تباہ کر دیا گیا۔ اتر پردیش میں آٹھ سالوں میں بی جے پی حکومت نے بجلی کی پیداوار میں ایک یونٹ بھی اضافہ نہیں کیا۔ بجلی کا نظام جان بوجھ کر تباہ کیا گیا۔ اب بجلی کی نجکاری کی تیاری ہو رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی بجلی کی نجکاری کے خلاف ہے۔ بی جے پی بجلی کے محکمے کی نجکاری اور محکمے میں ملازمتوں میں ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی نے بجلی کی پیداوار میں اضافہ نہیں کیا لیکن صارفین کو مہنگے بجلی کے بل آتے ہیں۔ بجلی صارفین کے بل آدھے کیے جائیں۔ یادو نے مطالبہ کیا کہ ملک میں جلد از جلد ذات پات پر مبنی مردم شماری کرائی جائے اور کہا کہ نئی ٹیکنالوجی دستیاب ہے اور درست اعداد و شمار کے ساتھ ذات پر مبنی مردم شماری جلد کرائی جائے۔ مردم شماری کے بارے میں لوگوں کو محتاط رہنا ہوگا کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بی جے پی اعداد و شمار کے ساتھ کھیلتی ہے۔ جو مرنے والوں کی تعداد کے بارے میں جھوٹ بول سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ یادو نے کہا کہ جب سماج وادی حکومت اقتدار میں آئے گی تو گومتی ریور فرنٹ پر مہاراجہ سہیل دیو کا مجسمہ نصب کیا جائے گا اور ان کے ہاتھ میں سونے کی تلوار ہوگی۔

'ہندوستان-کینیڈا تعلقات کو معمول پر لانے کی امید

نئی دہلی، 12 جون (یواین آئی) ہندوستان نے جمعرات کو امید ظاہر کی ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا جی 7 سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے کینیڈا کا دورہ باہمی احترام، مشترکہ مفادات اور ایک دوسرے کے تحفظات کی حساسیت پر مبنی دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کو معمول پر لانے کا موقع فراہم کرے گا وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے آج یہاں ایک باقاعدہ بریفنگ میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے وزیر اعظم کے کینیڈا کے دورے کی اہمیت سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کو گزشتہ ہفتے کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی کا فون آیا۔ فون پر بات چیت کے دوران مسٹر کارنی نے مسٹر مودی کو کنانا سکس میں ہونے والی جی۔ 7 چوٹی کانفرنس میں مدعو کیا، جسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ دونوں رہنماؤں کو ہندوستان-کینیڈا تعلقات اور آگے بڑھنے کے راستے پر غور کرنے کا موقع بھی ملا۔ ہندوستان اور کینیڈا متحرک جمہوریتیں ہیں جو مشترکہ جمہوری اقدار، قانون کی حکمرانی کے لیے مضبوط وابستگی اور عوام کے درمیان متحرک تعلقات سے جڑے ہوئے ہیں۔

دہلی میں انہدامی مہم: بٹلہ ہاؤس کی دھڑکنیں تیز، کبھی بھی چل سکتا ہے بلڈوزر

دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (DDA) نے بدھ کو ہائی کورٹ کی ہدایات کے بعد دہلی کے کالکاجی علاقے میں واقع بھومیہین کیمپ میں انہدام کی مہم چلائی۔ ہائی کورٹ کے ڈی ڈی اے کے حکم پر روک لگانے سے انکار کے بعد بٹلہ ہاؤس کے علاقے میں بھی اسی طرح کی مہم چلائے جانے کی امید ہے۔ ڈی ڈی اے نے اس سے قبل بھومیہین کیمپ کے تمام رہائشیوں کو ایک سرکاری نوٹس جاری کیا تھا، جس میں انہیں غیر قانونی جھونپڑیوں کے انہدام کے پیش نظر اپنے احاطے خالی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اکنامک ٹائمس economics timems کی رپورٹ کے مطابق رہائشیوں کو اپنی جھونپڑیوں کو خالی کرنے کے لیے تین دن، 8، 9 اور 10 جون کا وقت دیا گیا تھا۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تعمیل نہ کرنے پر حکام کی جانب سے انہدام کی کارروائی کی جائے گی۔ ڈی ڈی اے کے نوٹس میں مزید لکھا گیا ہے کہ ”مسماری کے دوران جھونپڑیوں کے اندر جو بھی سامان بچ گیا ہے اسے ہٹا دیا جائے گا، اور ایجنسی ذاتی املاک کے کسی بھی نقصان یا نقصان کے لیے ذمہ دار نہیں ہوگی۔“ یہ آپریشن تنگ نالے کی وجہ سے پیدا ہونے والے سیلابی مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا گیا، جو کہ شدید بارشوں کے دوران پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ ہے۔ 1 جون کو، جنوبی مشرقی دہلی کے جنگپورہ میں واقع مدراسی کیمپ میں انہدامی مہم چلائی گئی۔

آئی اے ای اے کی تہران کے خلاف قرارداد منظور

ایران میں جنگی مشقیں قبل ازوقت شروع

ویانا/تہران، 12 جون (یو این آئی) عالمی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) نے 20 سال میں پہلی بار ایران کو قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف قرارداد منظور کرلی، دوسری جانب ایران کی فوج نے دشمن کی نقل وحرکت پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے اپنی فوجی مشقیں مقررہ وقت سے پہلے شروع کر دیں۔قطر کے نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق جمعرات کو آئی اے ای اے کے بورڈ آف گورنرز کی جانب سے ایران کے خلاف منظور کردہ قرارداد کے حق میں 19 اور مخالفت میں 3 ووٹ پڑے جبکہ 11 ارکان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔برطانوی نشریاتی ادارے 'بی بی سی' کی رپورٹ کے مطابق جوہری نگرانی کے عالمی ادارے نے 20 سال بعد پہلی بار ایران کو جوہری عدم پھیلاؤ کے وعدوں کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا ہے۔بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے بورڈ آف گورنرز کی منظور کردہ قرارداد میں اس بات کا امکان ہے کہ معاملہ آگے چل کر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو بھیجا جاسکتا ہے۔یہ قرارداد آئی اے ای اے کی گزشتہ ہفتے کی رپورٹ کے بعد منظور کی گئی ہے، جس میں ایران کی جانب سے عمومی طور پر تعاون کی کمی کا ذکر کیا گیا اور ان مقامات پر خفیہ سرگرمیوں اور غیر ظاہر شدہ جوہری مواد پر تشویش ظاہر کی گئی، جو عرصے سے تفتیش کے دائرے میں ہیں۔ایران کے وزیر خارجہ نے اسی ہفتے یورپی طاقتوں کو متنبہ کیا تھا کہ اس قرارداد کی حمایت کرنا ایک غلطی ہوگی اور اگر ایسا کیا گیا تو ایران سخت ردعمل ظاہر کرے گا۔یہ اقدام ایران اور امریکہ کے درمیان نئے جوہری معاہدے پر مذاکرات کو مزید پیچیدہ بنا سکتا ہے اور مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کو بھی بڑھا سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب امریکہ نے بعض شہریوں کو علاقہ چھوڑنے کا مشورہ دیا ہے اور اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج ایران کے جوہری مراکز پر حملے کے لیے تیار ہے۔ایران کا موقف ہے کہ اس کی تمام جوہری سرگرمیاں مکمل طور پر پُرامن مقاصد کے لیے ہیں اور وہ کبھی بھی جوہری ہتھیار بنانے یا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔سنہ 2015 میں ایران نے 6 عالمی طاقتوں کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کیا تھا، جس کے تحت ایران نے اپنی جوہری سرگرمیاں محدود کرنے اور آئی اے ای اے کو زیادہ رسائی دینے پر رضامندی ظاہر کی، جس کے بدلے میں اس پر عائد سخت بین الاقوامی پابندیاں ہٹائی گئیں۔تاہم، سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 2018 میں اپنے پہلے دورِ صدارت کے دوران اس معاہدے کو یہ کہہ کر ترک کردیا کہ یہ معاہدہ ایران کو جوہری ہتھیار بنانے سے روکنے کے لیے ناکافی ہے اور انہوں نے امریکہ کی تمام پابندیاں بحال کردیں۔جواب میں ایران نے بھی بالخصوص یورینیم کی افزودگی سمیت معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزیاں بڑھا دیں، یورینیم کی افزودگی جوہری بجلی گھروں کے ایندھن کے لیے تو استعمال ہوسکتی ہے لیکن اسی عمل سے جوہری ہتھیار بھی بنائے جاسکتے ہیں۔آئی اے ای اے کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ایران کے پاس اب 60 فیصد افزودہ یورینیم کا ذخیرہ 408 کلوگرام سے تجاوز کرچکا ہے، جو تقریباً ہتھیاروں کے معیار کے برابر ہے، اور یہ مقدار تقریباً 9 جوہری بم بنانے کے لیے کافی ہے۔دریں اثنا، سرکاری میڈیا کے مطابق ایران کی فوج نے دشمن کی نقل وحرکت پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے اپنی فوجی مشقیں مقررہ وقت سے پہلے شروع کر دی ہیں خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق یہ اقدام اس وقت سامنے آیا ہے جب واشنگٹن خطے سے اپنے اہلکاروں کو نکال رہا ہے اور صورتحال میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔

دباؤ کے آگے نہیں جھکیں گے: ایرانی صدر مسعود پزشکیان

تہران، 12 جون (یو این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ دباؤ کے آگے نہیں جھکیں گے۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق مسعود پزشکیان نے کہا کہ ہرگز قبول نہیں کہ اپنا پُرامن ایٹمی پروگرام بند کر کے صنعت، طب، زراعت اور دیگر علوم میں درکار جوہری مواد کے لیے مغرب کی منظوری کا انتظار کریں۔انہوں نے کہا کہ مغرب ایرانی جوہری پروگرام رول بیک کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔دوسری جانب ایرانی وزیر دفاع عزیز ناصر زادے نے کہا ہے کہ جوہری معاہدہ نہ ہونے پر امریکا نے حملہ کیا تو بغیر ہچکچائے خطے میں موجود تمام امریکی اڈوں کو نشانہ بنائیں گے۔انہوں نے کہا کہ جنگ مسلط کی گئی تو دشمن کے نقصانات ہمارے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوں گے، امید ہے نوبت یہاں تک نہیں پہنچے گی اور مذاکرات کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔خبر ایجنسی کے مطابق امریکا ایران جوہری مذاکرات کا چھٹا دور اتوار کو مسقط میں متوقع ہے۔

غزہ کے عوام کو سنگین قحط و بھوک مری کا سامنا ہے: اقوام متحدہ

غزہ کے شہدا کی تعداد 55000 سے تجاوز کر گئی

غزہ کے لیے عالمی یکجہتی مارچ، ہزاروں کارکن رفح کی جانب رواں دواں

تہران (ایجنسی) عالمی ادارہ خوراک نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انیس مئی سے اب تک ہم نہایت محدود پیمانے پر ہی انسانہ دوستانہ امداد غزہ پٹی میں بھیج سکے ہیں اس بین الاقوامی ادارے نے کہا کہ غزہ پٹی میں جب سے انسانہ دوستانہ امداد کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس وقت سے اب تک صرف سات سو امدادی ٹرک غزہ پٹی میں داخل ہو سکے ہیں۔عالمی ادارہ خوراک نے اپنے بیان میں تاکید کی ہے کہ قحط کو پیچھے چھوڑنے کے لئے ہم غزہ کے باشندوں کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی منظم حمایت کررہے ہیں اس بیان میں کہا گیا ہے کہ اس علاقے میں انسانہ دوستانہ امداد پہنچانے کے لئے کاروانوں کے راستوں کو محفوظ بنانے، لائسنس جاری کرنے کے عمل کو تیز کرنے اور گذرگاہوں کو کھولنے کی ضرورت ہے۔
غزہ پٹی میں فلسطینی وزارت صحت نے اپنے تازہ ترین اعداد وشمار میں بتایا کہ گذشتہ 24 گھنٹے کے دوران غزہ پٹی پر صیہونی حکومت کے حملوں میں مزید 123 افراد شہید اور 474 زخمی ہوئے ہیں۔فلسطینی وزارت صحت ک مطابق 7 اکتوبر 2023 کو صیہونی حملوں کے آغاز سے اب تک 55 ہزار سے زائد فلسطینی شہری شہید ہو چکے ہیں۔ بیان میں یہ کہا گیا کہ اب تک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کے کوشاں فلسطینیوں میں شہید 224 اور 1858 زخمی ہو چکے ہیں۔
دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کارکنوں اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کا غزہ کی پٹی کی جانب مارچ جاری ہے۔اس مارچ کو عالمی مارچ برائے غزہ (گلوبل مارچ ٹو غزہ) کا نام دیا گیا ہے جس کا مقصد اسرائیل کے تباہ کن اور غیر انسانی محاصرے کو ختم کروانا اور غزہ میں جاری نسل کشی کے خلاف عالمی ضمیر کو بیدار کرنا ہے۔مارچ کے ایک اہم قافلے صمود کارواں نے تیونس سے روانہ ہو کر لیبیا میں پڑاؤ کیا، اس قافلے میں ایک ہزار سے زائد افراد شامل ہیں جس کا تعلق شمالی افریقہ کے مختلف ممالک سے ہے، قافلہ 9 بسوں پر مشتمل ہے جو مصر کے دارالحکومت قاہرہ کی جانب رواں دواں ہے، جہاں دیگر 50 ممالک سے تعلق رکھنے والے کارکنان بھی شامل ہوں گے۔تیونس کے صحافیوں، وکلا، انسانی حقوق کے علمبرداروں اور مزدور یونینوں سمیت کئی اہم اداروں نے مارچ میں شمولیت اختیار کی ہے، مارچ کی قیادت جوائنٹ ایکشن فار فلسطین نامی اتحاد کر رہا ہے۔قافلے کی حتمی منزل مصر کے شمالی علاقے رفح کی سرحد ہے، جہاں سے وہ غزہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے، تاہم ابھی قافلے کو مشرقی لیبیا میں داخلے کی اجازت درکار ہے۔قاہرہ پہنچنے کے بعد یہ قافلہ 3 روزہ مارچ کے ذریعے رفح بارڈر کی جانب بڑھے گا لیکن اس راستے کو مصری حکام نے فوجی زون قرار دے رکھا ہے جہاں عام افراد کے داخلے پر پابندی ہے۔تیونس کی ایک نوجوان صحافی غایہ بن مبارک، جو اس مارچ کا حصہ ہیں، انہوں نے عرب میڈیا کو بتایا کہ اگر ہمیں سمندر، فضا یا زمین پر روک دیا جائے تب بھی ہم رُکیں گے نہیں، ہم ہزاروں کی تعداد میں آئیں گے، صحرا عبور کریں گے تاکہ بھوک سے مرتے بچوں کو بچا سکیں۔مارچ میں شامل کارکنوں کو توقع ہے کہ انہیں غزہ میں داخل ہونے کی اجازت شاید نہ ملے لیکن ان کا موقف ہے کہ یہ اقدام عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ضروری ہے، قافلے میں امریکا، برطانیہ، یورپ، شمالی افریقہ، ترکی اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک سے افراد شامل ہیں۔

اسرائیل کسی بھی وقت ایران کی جوہری تنصیبات پر حملہ کرسکتا ہے: امریکی میڈیا

واشنگٹن، 12 جون (یو این آئی) امریکی میڈیا نے خبر دی ہے کہ اسرائیل کسی بھی وقت ایران کی جوہری تنصیبات پر حملے کرسکتا ہے۔امریکی اخبار 'واشنگٹن پوسٹ' کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں اسرائیل کے ایران پر ممکنہ حملے کے پیش نظر ہائی الرٹ ہے اور اسی تناظر میں امریکی محکمہ خارجہ نے مشرق وسطیٰ سے اپنے سفارتی مشن کے عملے میں کمی کرنا شروع کردی ہے۔بحرین، کویت کے بعد عراق سے بھی کچھ عملے کے انخلا کی اجازت دے دی گئی ہے، جب کہ پینٹاگون نے مشرق وسطیٰ کے مختلف علاقوں سے فوجی اہلکاروں کے اہل خانہ کے انخلا کی منظوری دے دی ہے۔سکیورٹی کی اس بڑھتی ہوئی صورتحال کا پس منظر یہ ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے ساتھ ایسے کسی معاہدے کے امکانات کو کم ہوتا دیکھ رہے ہیں، جس کے تحت ایران کے جوہری پروگرام پر پابندیاں عائد کی جاتیں اور مشرق وسطیٰ میں ممکنہ تباہ کن فوجی تصادم کو روکا جاسکتا۔ٹرمپ نے 'نیویارک پوسٹ' کو بتایا تھا کہ میں اب اس معاہدے کے بارے میں اتنا پُرامید نہیں ہوں، جتنا کچھ مہینے پہلے تھا ان کے ساتھ کچھ ہوا ہے لیکن میں معاہدے کے ہونے کے بارے میں بہت کم پُرامید ہوں۔حالیہ مہینوں میں، امریکی انٹیلی جنس حکام کو اس بات پر شدید تشویش ہے کہ اسرائیل ممکنہ طور پر ایران کی جوہری تنصیبات پر امریکہ کی منظوری کے بغیر حملہ کرسکتا ہے، ایسا اقدام نہ صرف ٹرمپ انتظامیہ کی نازک جوہری سفارت کاری کو سبوتاژ کردے گا بلکہ ایران کی طرف سے مشرق وسطیٰ میں امریکی اثاثوں پر جوابی کارروائی کو بھی جنم دے گا۔تہران طویل عرصے سے یہ کہتا آیا ہے کہ اسرائیل کے سب سے بڑے فوجی اور سیاسی حامی کے طور پر امریکہ کو ایران پر کسی بھی اسرائیلی حملے کی صورت میں نتائج بھگتنا ہوں گے۔امریکی محکمہ خارجہ نے حال ہی میں ان تمام سفارت خانوں کو (جو ایرانی حملے کی زد میں آسکتے ہیں جن میں مشرق وسطیٰ، مشرقی یورپ اور شمالی افریقہ کے مشن شامل ہیں) ہدایت دی ہے کہ وہ ایمرجنسی ایکشن کمیٹیاں قائم کریں، اور واشنگٹن کو حفاظتی اقدامات سے متعلق رپورٹیں بھیجیں۔اسی عمل کے نتیجے میں بدھ کے روز وزیر خارجہ مارکو روبیو نے عراق سے غیر ضروری عملے کے انخلا کی اجازت دی تھی، محکمہ خارجہ کے ایک اہلکار نے بتایا کہ ہم ہر وقت اپنی سفارت خانوں کی افرادی قوت کے حوالے سے صورتحال کا جائزہ لیتے رہتے ہیں، ہماری تازہ ترین تجزیے کی بنیاد پر ہم نے عراق میں اپنے مشن کا دائرہ محدود کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔دوسری جانب 'ٹائمز آف اسرائیل' نے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ کشیدگی میں اضافے کے بعد امریکہ، مشرق وسطیٰ میں اپنے آپریشنز کے لیے غیر ضروری عملے اور فوجی اڈوں سے اہلکاروں کو واپس بلا رہا ہے۔صدر ٹرمپ اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو وہ ایران کے خلاف فوجی طاقت استعمال کر سکتے ہیں۔

اسرائیلی قانون سازوں نے پارلیمنٹ تحلیل کرنے کا بل مسترد کردیا

تل ابیب، 12 جون (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی اتحادی حکومت قانون سازوں کی اپوزیشن کی حمایت یافتہ کوشش سے بچ گئی جس کا مقصد پارلیمنٹ (کنیسٹ) کو تحلیل کرنا تھا۔خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق قانون سازوں نے اپوزیشن کے حمایت یافتہ اس بل کو مسترد کر دیا ہے جس سے فوری انتخابات کی راہ ہموار ہوسکتی تھی۔یہ ووٹنگ، جو ابتدائی انتخابات کی طرف پہلا قدم ثابت ہوسکتی تھی، جن میں رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو شکست کھا سکتے تھے، 53 ارکان کی حمایت کے مقابلے میں 61 ارکان کی مخالفت کے ساتھ مسترد کر دی گئی۔اسرائیلی پارلیمنٹ میں کل 120 نشستیں ہیں اور کسی بھی قرارداد کو منظور کرنے کے لیے کم از کم 61 ارکان کی حمایت درکار ہوتی ہے۔اپوزیشن نے یہ بل اس امید پر پیش کیا تھا کہ وہ نیتن یاہو سے ناراض انتہائی مذہبی جماعتوں (الٹرا آرتھوڈوکس) کی مدد سے حکومت کو گرا کر انتخابات کروانے پر مجبور کر سکے گی، یہ ناراضی بنیادی طور پر مذہبی یہودیوں کی لازمی فوجی بھرتی کے متنازع معاملے پر تھی۔تاہم مقامی میڈیا نے کل صبح رپورٹ کیا کہ زیادہ تر الٹرا آرتھوڈوکس ارکانِ پارلیمنٹ نے آخرکار حکومت کو تحلیل کرنے کی تجویز کی حمایت نہ کرنے پر اتفاق کرلیا۔اپوزیشن کی ووٹنگ میں ناکامی کے بعد اب انہیں دوبارہ ایسا بل پیش کرنے کے لیے 6 ماہ انتظار کرنا ہوگا۔

لاس اینجلس کی سڑکوں پر 2 روز میں میرینز تعینات ہوں گے

سویلینز کی گرفتاری کا اختیار ہوگا

لاس اینجلس، 12 جون (یو این آئی) امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس کی سڑکوں پر 2 روز میں میرینز تعینات ہوں گے، جنھیں سویلینز کی گرفتاری کا اختیار حاصل ہوگا۔روئٹرز کے مطابق بدھ کے روز حکام نے بتایا کہ امریکی میرینز دو دن کے اندر لاس اینجلس کی سڑکوں پر نیشنل گارڈ کے سپاہیوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے، اور انھیں کسی بھی ایسے شخص کو حراست میں لینے کا اختیار دیا جائے گا جو امیگریشن افسران کے چھاپوں کے دوران مداخلت کرے گا، وفاقی ایجنٹوں سے الجھنے والے مظاہرین کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کیلیفورنیا کے گورنر گیون نیوسم کے اعتراضات کے باوجود میرینز کی تعیناتی کا حکم دیا ہے، تاہم امریکی سرزمین پر فوج کے استعمال کے اس قدم نے قومی بحث کو جنم دے دیا ہے، اور لاس اینجلس سمیت دوسرے بڑے امریکی شہروں بشمول نیویارک، اٹلانٹا اور شکاگو میں مظاہرے ہوتے لگے ہیں۔لاس اینجلس میں گزشتہ 7 دنوں سے پر امن احتجاج ہو رہا ہے، یہ احتجاج گزشتہ جمعہ کو امیگریشن چھاپوں کے بعد شروع ہوا ہے، اس کے جواب میں امریکی صدر ٹرمپ نے پہلے تو ہفتے کے روز نیشنل گارڈ کو سڑکوں پر تعینات کیا، اور پھر پیر کو میرینز کو بھی طلب کر لیا۔انھوں نے ایک پروگرام میں کہا کہ اگر انھوں نے فوری اقدام نہ کیا ہوتا تو ابھی لاس اینجلس جل رہا ہوتا۔تاہم، دوسری طرف ریاستی اور مقامی رہنماؤں کی جانب سے اس پر شدید تنقید ہو رہی ہے کہ صدر ٹرمپ نے وفاقی فوجیوں کی غیر ضروری اور غیر قانونی طور پر سڑکوں پر تعینات کیا، جس سے صرف تناؤ ہی میں اضافہ ہوا ہے۔ڈیموکریٹس نے اس اقدام کو آمرانہ قرار دیا اور قومی سطح پر اس کی شدید مذمت کی۔وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ نے کہا "صدر ٹرمپ نے امریکی تاریخ کے بڑے پیمانے کی ملک بدری کی مہم چلانے کا وعدہ کیا تھا، اور بائیں بازو کے فسادی اس کوشش میں رکاوٹ نہیں ڈال سکیں گے۔" دوسری طرف امریکی فوج نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا کہ 700 میرینز کی ایک بٹالین نے 'لاس اینجلس مشن' کے لیے مخصوص ٹریننگ پوری کرلی ہے، جس میں حالات کو معمول پر لانا اور ہجوم پر قابو پانا بھی شامل ہے۔فوج نے وضاحت کی کہ وہ 48 گھنٹوں کے اندر Title 10 کے وفاقی قانون کے تحت نیشنل گارڈ کے ساتھ شامل ہوجائیں گے، اور ان کا کام سویلین پولیسنگ نہیں ہوگا، بلکہ وفاقی افسران اور املاک کی حفاظت کرنے کے لیے۔ناردرن کمانڈ نے کہا ٹائٹل 10 فورسز مخصوص حالات میں کسی فرد کو عارضی طور پر حراست میں لے سکتی ہیں، جیسا کہ دوسروں کو پہنچنے والے نقصان کو روکنے کے لیے کسی حملے کو روکنا، یا وفاقی اہلکاروں کے کام میں مداخلت کرنے والوں کو روکنا۔امریکی فوج کے میجر جنرل اسکاٹ شرمین نے صحافیوں کو بتایا کہ میرین اپنی رائفلوں میں لائیو ایمونیشن نہیں رکھیں گے تاہم ان کے پاس لائیو ایمونیشن موجود ہوگا۔

مسجد نبویؐ کی دیواروں پر خطاطی تہذیبی ورثے کی عکاس

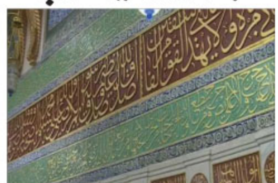

مدینہ منورہ، 12 جون (یو این آئی) مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیواروں پر نقش ونگار اور خوشخطی کا حسین امتزاج منفرد فنی جمال اور عربی زبان کی بلاغت کو مجسم کرتا ہے جو اسلامی فن کے حسن اور اس کے تہذیبی ورثے کی عظمت کا دائمی گواہ ہے۔سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مسجد نبویؐ کی دیواروں پر کندہ یہ کلمات عربی خطاطی کے فن کا بہترین مظہر ہیں، جنہیں بہت ہی خوبصورتی، نفاست اور ترتیب کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ان نقش ونگار میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اور اسمائے حسنیٰ شامل ہیں جو اس مقدس مقام کی روحانیت کو اجاگر کرتے اور دلوں میں اس کی عظمت کو مزید راسخ کرتے ہیں۔
یہ متون نہایت باریک بینی سے معمارانہ ترتیب میں تقسیم کئے گئے ہیں جو نہ صرف فنِ تعمیر سے ہم آہنگ ہیں بلکہ متن اور تزئین کے درمیان ایک دلکش بصری توازن پیدا کرتے ہیں۔سعودی حکومت نے حج سیزن 2025 کے اختتام پر غیر ملکیوں کو نئے عمرہ سیزن کیلیے ویزے جاری کرنے کا اعلان کردیا ہے۔سعودی وزارت حج وعمرہ نے بتایا کہ نئے عمرہ سیزن کا آغاز کردیا گیا، 11 جون بروز بدھ سے (Nusuk) ایپلیکیشن کے ذریعے اجازت نامے جاری کیے جائیں گے۔یہ ایپلیکیشن نہ صرف عمرہ کا بہترین تجربہ پیش کرتی ہے بلکہ آسانی سے اجازت نامے کی بکنگ اور اجازت نامے حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔حج سیزن 2025 کے آغاز کے ساتھ ہی سعودی حکومت نے اپریل 2025 میں عمرہ اجازت نامے جاری کرنا بند کردیے تھے اور 29 اپریل کو غیر ملکیوں کی روانگی کی آخری تاریخ مقرر کی تھی۔وزارت نے بتایا کہ نئے عمرہ سیزن کیلیے تکنیکی اور آپریشنل تیاریوں کا آغاز ہموار طریقہ کار اور مستقل بہتری کو یقینی بنانے کیلیے متعلقہ حکام کے ساتھ کردیا گیا۔متعدد زبانوں میں ڈیجیٹل اور آگاہی کی خدمات کو بڑھانے کے ساتھ عمرہ کیلیے حفاظت اور اعلیٰ ترین معیارات کی فراہمی کیلیے کوششیں جاری ہیں۔

جنوبی افریقہ میں سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد 49 ہوگئی، درجنوں لاپتہ

جوہانسبرگ، 12 جون (یو این آئی) جنوبی افریقہ کے مشرقی صوبے میں سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد 49 ہوگئی جبکہ درجنوں لاپتہ ہوگئے۔مشرقی اور جنوبی افریقہ میں شدید بارشوں اور برفباری کے باعث تباہ کن سیلاب نے مشرقی کیپ (Eastern Cape) صوبے کو بری طرح متاثر کیا ہے، جہاں اب تک کم از کم 49 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق ہوچکی ہے۔صوبائی وزیر اعلیٰ آسکر مابویانے نے ایک پریس بریفنگ میں کہا کہ یہ تعداد مزید بڑھ سکتی ہے کیونکہ امدادی ٹیمیں اب بھی لاپتہ افراد کی تلاش میں مصروف ہیں، جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے، لاشیں برآمد ہو رہی ہیں۔سب سے افسوسناک واقعہ منگل کے روز پیش آیا جب اسکول کے 6 طلبہ سیلابی ریلے میں بہہ گئے تھے، طلبا کی بس ایک دریا کے قریب پانی میں پھنس گئی تھی جس کے باعث 4 طلبہ اب بھی لاپتہ ہیں۔سیلاب سے کم از کم 58 اسکول اور 20 اسپتال متاثر ہوئے، تقریباً 500 افراد کو عارضی شیلٹرز میں منتقل کیا گیا ہے، بجلی کی فراہمی بھی سیکڑوں ہزاروں گھروں میں معطل ہے۔جنوبی افریقی صدر سیرل رامافوسا نے ہلاک افراد کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ سینٹر صوبائی حکومت کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں میں بحالی کا کام کررہا ہے۔محکمہ موسمیات نے پہلے ہی خبردار کردیا تھا کہ یہ سرد موسم کی ایک شدید لہر ہے جس کے نتیجے میں تباہ کن بارشیں اور بعض علاقوں میں برفباری متوقع ہے۔

شہباز شریف ایک روزہ دورے پر متحدہ عرب امارات پہنچ گئے

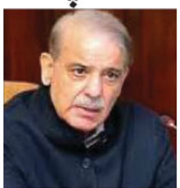

ابوظہبی، 12 جون (یو این آئی) وزیر اعظم شہباز شریف وفد کے ہمراہ ایک روزہ دورے پر متحدہ عرب امارات پہنچ گئے، وزیر اعظم دورے کے دوران متحدہ عرب امارات کی قیادت سے ملاقاتیں کریں گے۔ڈان نیوز کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف متحدہ عرب امارات کے صدر اور ابوظہبی کے فرمانروا شیخ محمد بن زاید النہیان کی دعوت پر متحدہ عرب امارات کے ایک روزہ سرکاری دورے پر ابوظہبی پہنچ گئے۔ابوظہبی کے البطین ہوائی اڈے پر متحدہ عرب امارات کے صدر کے بھائی اور قومی سلامتی کے مشیر شیخ طحنون بن زاید النہیان نے وزیر اعظم کا پرتپاک استقبال کیا اور وزیر اعظم کے ہمراہ گاڑی میں صدارتی محل کی جانب روانہ ہوئے۔ہوائی اڈے پر متحدہ عرب امارات سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل علی احمد الشمسی، یو اے ای میں پاکستان کے سفیر فیصل نیاز ترمذی اور پاکستانی سفارتی عملہ بھی وزیر اعظم کے استقبال کیلیے موجود تھا۔وزیر اعظم وفد کے ہمراہ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان سے ملاقات کریں گے۔نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ محمد اسحٰق ڈار، چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، وفاقی وزیر داخلہ سید محسن رضا نقوی، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا اللہ تارڑ اور معاون خصوصی طارق فاطمی بھی پاکستانی وفد میں شامل ہیں۔دورے کے دوران وزیر اعظم متحدہ عرب امارات کی قیادت سے ملاقاتیں کریں گے، ان اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں کے دوران دوطرفہ، علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔دفتر خارجہ کے مطابق وزیر اعظم کا یہ دورہ پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دیرینہ برادرانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے، اقتصادی روابط کو گہرا کرنے اور کثیر جہتی تعاون کو فروغ دینے کا باعث بنے گا۔واضح رہے کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے ترکیہ، ایران، آذربائیجان اور تاجکستان کے دورے کیے تھے جبکہ عیدالاضحی کے موقع وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل عاصم منیر نے سعودی عرب دورہ کیا تھا جہاں انہوں نے عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات بھی کی تھی۔

شام میں خواتین کیلئے ساحلوں پر باحجاب لباس لازم قرار

دمشق، 12 جون (یو این آئی) شام میں نئے ڈریس کوڈ کا اعلان کردیا گیا، خواتین کے لیے ساحلوں پر باحجاب لباس لازم قرار دے دیا گیا۔شام کی عبوری حکومت نے ملک بھر کے ساحلوں پر خواتین کے لیے مکمل باحجاب تیراکی کے لباس برقینی کو لازمی قرار دے دیا ہے، یہ اقدام سیاحتی وزارت نے عوامی مفاد اور سماجی حساسیت کے پیش نظر کیا ہے۔سیاحت کے وزیر مازن السلحانی کی جانب سے جاری کردہ ہدایت نامے میں کہا گیا ہے کہ عوامی ساحلوں اور سوئمنگ پولز پر آنے والے تمام افراد، خواہ مقامی ہوں یا سیاح کو ایسے لباس کا انتخاب کرنا ہوگا جو عوامی ذوق اور معاشرتی روایات سے مطابقت رکھتا ہو۔خواتین کو ساحل اور دیگر مقامات کے درمیان آتے جاتے وقت ڈھیلا ڈھالا عبایا یا چادر پہننا لازم ہوگا، مردوں کے عوامی مقامات پر نیم برہنہ رہنے پر پابندی ہوگی، قمیض پہننا لازمی قرار دیا گیا ہے، فور یا فائیو اسٹار ہوٹلز اور نجی کلبز میں مغربی لباس کی مشروط اجازت ہوگی۔وزارت کے مطابق ان ہدایات پر عمل درآمد کی نگرانی لائف گارڈز اور ساحلی نگران عملہ کرے گا تاہم، ہدایات کی خلاف ورزی پر سزا سے متعلق کوئی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔

کیا اسرائیل غزہ میں نسل کشی کررہا ہے؟ کینیڈا اور امریکہ میں شہریوں کا جواب

اوٹاوا/واشنگٹن، 12 جون (یو این آئی) امریکہ اور کینیڈا کے شہریوں نے گواہی دے دی ہے کہ اسرائیل غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہا ہے، اس حوالے سے ایک سروے میں کینیڈا کے نصف شہریوں نے کہا کہ ہاں، اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔لیجر کمپنی کے سروے کے مطابق 49 فی صد کینیڈین شہریوں نے اسرائیل کو نسل کشی کا مرتکب قرار دیا، ادھر امریکہ میں بھی 38 فی صد افراد نے اسرائیل کو نسل کشی کا مرتکب قرار دے دیا ہے۔سروے کے مطابق امریکی ڈیموکریٹس میں 52 فی صد، اور ریپبلکنز میں 30 فی صد افراد اس رائے کے حامی ہیں۔امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق کینیڈا اور امریکہ پر اسرائیل کی حمایت ختم کرنے کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ادھر فلسطینی وزیر اعظم نے یورپی یونین سے اسرائیل پر دباؤ بڑھانے کی اپیل کی ہے، وزیر اعظم محمد مصطفیٰ اور یورپی ایلچی نگوٹ کے درمیان جنگ بندی پر بات چیت ہوئی، یورپی یونین کے نمائندے نے دو ریاستی حل اور جنگ بندی پر زور دیا۔فلسطینی وزیر اعظم نے مطالبہ کیا کہ اسرائیل سے روکے گئے ٹیکس ریونیو کی واپسی یقینی بنائی جائے، نمائندہ یورپی یونین کا کہنا تھا کہ غزہ میں انسانی امداد کی رسائی اور تعمیر نو اولین ترجیح ہونی چاہیے۔واضح رہے کہ اقوام متحدہ کی امن کانفرنس آئندہ ہفتے نیویارک میں ہوگی۔وائٹ ہاؤس کے ترجمان سے جب فلسطینی ریاست سے متعلق اقوام متحدہ کے کانفرنس کے سلسلے میں سوال کیا گیا کہ کیا اس کانفرنس سے قبل اقوام متحدہ پر دباؤ ڈالا جارہا ہے؟ تو ترجمان نے جواب دینے سے گریز کیا، اور سوال پر براہ راست جواب دینے سے انکار کیا، سوال کیا گیا تھا کہ امریکا نے اینٹی اسرائیل اقدامات پر ممالک کو سفارتی نتائج کی دھمکی دی ہے، ترجمان نے کہا صدر ٹرمپ کا اولین ہدف غزہ سے تمام یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ کا خاتمہ ہے۔

شمالی کوریا نے ڈونلڈ ٹرمپ کا خط وصول کرنے سے انکار کردیا

واشنگٹن، 12 جون (یو این آئی) وائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ شمالی کورین ہم منصب کے ساتھ خط وکتابت کے خواہاں ہیں، تاہم دوسری طرف شمالی کوریا نے خط وصولی ہی سے انکار کردیا ہے۔این کے نیوز نے باخبر ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ نیویارک میں شمالی کوریا کے سفارت کاروں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایک خط کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے، جس کا مقصد واشنگٹن اور پیانگ یانگ کے درمیان رابطے کا ایک در دوبارہ وا کرنا ہے۔روئٹرز کے مطابق وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ نے بدھ کو این کے نیوز کی رپورٹ پر ردعمل میں کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت کے دوران کم کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے تھے، اب بھی وہ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کے ساتھ بات چیت کا خیر مقدم کریں گے۔انھوں نے کہا صدر ٹرمپ 2018 کے سنگاپور سمٹ کی پیش رفت کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔غیر فوجی زون میں ٹرمپ کا پہلی صدارتی مدت کے دوران کم کے ساتھ ڈرامائی مصافحہواضح رہے کہ ٹرمپ کی 2017-2021 کی پہلی صدارتی مدت کے دوران دونوں رہنماؤں میں میں 3 بار ملاقات ہوئی تھی، اور متعدد خطوط کا تبادلہ کیا گیا تھا، جسے ٹرمپ نے "خوب صورت" خطوط کہا۔جون 2019 میں ٹرمپ نے ایک غیر فوجی زون میں کم کے ساتھ ڈرامائی مصافحہ کیا تھا، اور ٹرمپ نے مختصر طور پر شمالی کوریا میں قدم رکھا، اور ایسا کرنے والے وہ پہلے امریکی صدر بنے۔امریکا کے برعکس شمالی کوریا کے سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ خط وکتابت سے متعلق فیصلے شمالی کورین صدر کم جونگ ان خود کریں گے۔

عالمی برادری کو اتر پردیش کے اٹل رہائشی اسکول ماڈل کو اپنانا چاہیے: راج بھر

وزیر انل راج بھر نے جنیوا میں منعقدہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں شرکت کی

جنیوا/لکھنؤ: 12 جون۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کے ویژن سے متاثر ہو کر، ہندوستان نے گزشتہ 11 سال میں سماجی تحفظ کے شعبے میں عالمی سطح پر بے مثال کامیابی حاصل کی ہے۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) نے ہندوستان میں سماجی تحفظ کی کوریج میں تاریخی اضافے کو تسلیم کیا ہے، جو سال 2015 میں صرف 19 فیصد تھا، اب یہ 2025 میں بڑھ کر 64.3 فیصد ہو گیا ہے۔ ہندوستان اب 94 کروڑ سے زیادہ شہریوں کو سماجی تحفظ فراہم کر کے دنیا میں دوسرے نمبر پر آگیا ہے۔ یہ اطلاع اتر پردیش حکومت کے محنت اور روزگار کے وزیر انل راج بھر نے جنیوا میں منعقدہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس کے دوران دی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں سماجی تحفظ کی یہ توسیع وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں غریبوں، مزدوروں اور غیر منظم شعبے کے مفادات پر مرکوز پالیسیوں کا براہ راست نتیجہ ہے۔ انل راج بھر نے بتایا کہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) نے ہندوستان کی اس کامیابی کو اپنے آفیشل ILOSTAT ڈیش بورڈ پر شائع کیا ہے۔ آئی ایل او کے ڈائریکٹر جنرل

مسٹر گلبرٹ ایف ہونگبو نے بھی وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں غریبوں اور مزدوروں کے تئیں ہندوستان کی پرعزم فلاحی پالیسیوں کی تعریف کی ہے۔ جناب انل راج بھر نے جنیوا میں گِگ اور پلیٹ فارم کارکنوں کے سماجی تحفظ کے حقوق پر منعقد ایک خصوصی سیشن میں بھی شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیشن تمام ممالک کے لیے ایک اہم پیغام لے کر آیا ہے کہ عالمی سطح پر گِگ اور پلیٹ فارم ورکرز کی فلاح و بہبود پر سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام ممالک کے لیے آنکھ کھولنے والا سیشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے محکمہ نے ان کارکنوں کی ضروریات کی نشاندہی کرنا شروع کر دی ہے اور حکمت عملی اور طریقہ کار پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ 12 جون کو 'چائلڈ لیبر پریوینشن ڈے' کے موقع پر فیکٹری مالکان سمیت ہم سب کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ گھر سے لے کر فیکٹری تک کہیں بھی بچوں سے کام نہیں لگایا جائے گا۔ انہوں نے یوگی حکومت کے ذریعہ قائم کیے گئے اٹل رہائشی اسکولوں کو مزدوروں کے بچوں کے لیے بین الاقوامی سطح کی اسکولی تعلیم فراہم کرنے کی ایک بہترین مثال قرار دیا اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اتر پردیش کے اس اختراعی ماڈل کی پیروی کریں اور دنیا بھر میں ایسے اسکول قائم کریں۔ ایسی کوششیں بچوں کو چائلڈ لیبر بننے سے روکیں گی۔ جناب انل راج بھر نے بتایا کہ اتر پردیش میں 12 سے 19 جون تک 'چائلڈ لیبر پریوینشن ویک' منایا جا رہا ہے۔ یہ ہفتہ 19 جون کو لکھنؤ میں اختتام پذیر ہوگا، جس میں وہ خود شرکت کریں گے اور اتر پردیش میں چائلڈ لیبر کے مکمل خاتمے کی ضرورت اور کوششوں کا اعادہ کریں گے۔ یونیسیف اس ایک ہفتے کی مہم میں اتر پردیش حکومت کا شراکت دار ہوگا۔ اس کانفرنس میں اتر پردیش حکومت کے پرنسپل سکریٹری (محنت اور روزگار) ڈاکٹر ایم کے۔ شانموگا سندرم، ہندوستانی سفیر اور مستقل نمائندے جناب ارندم بخشی، آجر اور ملازمین کے نمائندے اور دیگر عہدیدار ہندوستانی وفد کے ارکان کے طور پر موجود تھے۔

راشٹریہ لوک دل کسانوں، مزدوروں کی پارٹی ہے: امیر صابری

فرخ آباد۔ 11 جون: راشٹریہ لوک دل کی ایک اہم علاقائی میٹنگ نگر پنچایت شمس آباد کے گاؤں گدن پور یک میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی سکریٹری امیر صابری نے کہا کہ آزادی کے بعد اگر کسی نے کسانوں اور مشتعل کسانوں کے بارے میں بات کی اور کسانوں کے لیے کام کیا تو صرف ایک ہی شخصیت تھی اور وہ تھی بھارت رتن مرحوم چودھری چرن سنگھ جی۔ یہ بات راشٹریہ لوک دل کے ریاستی سکریٹری نے آج یہاں شمس آباد میں راشٹریہ لوک دل کے پروگرام چلو گاؤں کی اور اور رکنیت سازی مہم کے ایک اجلاس سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی سے قبل سردار ولبھ بھائی پٹیل کے بھائی وٹھل پٹیل نے اہم کردار ادا کیا تھا، جو کسانوں کے لیے تحریک چلاتے تھے۔ گاندھی جی کے کہنے پر سردار پٹیل جو وکالت کرتے تھے، کسانوں کی وکالت کرنے لگے، جس کی وجہ سے انگریز سرکار جھک گئی، لیکن آزادی کے بعد چودھری چرن سنگھ جی نے کسانوں کی بات کی۔ راشٹریہ لوک دل کسانوں، مزدوروں اور پسماندہ لوگوں کی پارٹی ہے، اس لیے ہمارے پاس کسانوں کی تحریک کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہیے۔ شری صابری نے کہا کہ جب چودھری صاحب حکومت میں تھے، وہ وزیر اعظم مرار جی دیسائی سے لڑے تھے۔ انہوں نے ہی 80-20 کا مسئلہ اٹھایا کہ 80 فیصد خرچ شہروں میں ہوتا ہے جبکہ 20 فیصد دیہات میں ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وقت 80-20 ذات پات کی بنیاد پر تقسیم ہو چکے ہیں۔ خواتین کے کھیتوں میں شوچ کے لیے جانے کا مسئلہ بھی چودھری چرن سنگھ نے اٹھایا کہ گاؤں میں بیت الخلاء بنائے جائیں۔ یہی نہیں بلکہ منموہن حکومت میں جو نریگا اسکیم نافذ کی گئی تھی، یہ فوڈ فار ورک اسکیم چودھری صاحب کی شروع کردہ اسکیم کا ایک حصہ ہے۔ اپنے خطاب میں شری صابری نے اپنے طور پر پنچایت الیکشن لڑنے کا اعلان کیا۔ شری صابری نے کہا کہ مسلمانوں کی نام نہاد دوست پارٹیاں صرف مسلمانوں کے ووٹ لیتی ہیں لیکن ان کے لیے کچھ نہیں کرتیں۔ اس موقع پر آر ایل ڈی کے ضلع صدر سورج سنگھ کو سلام کیا گیا اور ان کی محنت اور پارٹی کی توسیع کے لیے شکریہ ادا کیا گیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر سورج سنگھ چوہان نے کہا کہ ہم متحد رہیں گے تو آپ کے سارے کام ہو جائیں گے۔ شری سنگھ نے پارٹی کو مضبوط کرنے اور لوک دل میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ اس اجتماع کو ضلع نائب صدر یوگیندر سنگھ، انیل سنگھ چوہان، شیلیندر سنگھ بھدوریا وغیرہ نے خطاب کیا۔ پروگرام کی صدارت چھوٹے سنگھ نے کی اور نظامت اونیش سنگھ تومر نے کی۔ اس موقع پر عادل خان کے ساتھ دھن پال سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

صحابہ ایکشن کمیٹی کا دسواں جلسہ عام سنی انٹر کالج میں منعقد

لکھنؤ: 12 جون۔ آج جب کہ پوری دنیا دہشت گردی سے پریشان ہے خاص طور سے مسلمان اس کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ اج ضرورت ہے اس بات کی ہے کہ صحابۂ کرام کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور ان کی غلامی کو اپنا شیوہ بنایا جائے۔ صحابہ کرام کی غلامی سے ہی دہشت گردی کا خاتمہ ممکن ہے پوری دنیا جتنی جلدی یہ بات سمجھ لے کہ اسلام کے دامن میں ہی امان ممکن ہے۔ مولانا کفیل اشرف لکھنوی نے مذکورہ بالا خیالات کا اظہار صحابہ ایکشن کمیٹی کے جانب سے سنی انٹر کالج میں منعقد دسویں عظیم الشان اجلاسِ عام سے مقرر خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صحابہ ایکشن کمیٹی ٹرسٹ ٹرسٹ کے صدر عبدالوحید فاروقی کی صدارت میں منعقد اس عظیم الشان جلسہ عام میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مبلغ مولانا افتاب عالم خیر آبادی کا اہم خطاب ہوا۔ اس کے علاوہ نوجوان عالم دین دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد مولانا فرمان ندوی صاحب نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے ملک کی تعمیر و ترقی میں بڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ دار القران شاہین اکیڈمی کے ناظم مولانا محمد مصطفی مدنی ندوی نے بتایا کہ پورے عالم میں کس طرح سے ایمان والے دہشت گردی کا شکار ہیں آج اس بات کی ضرورت ہے کہ صحابہ کرام کے دامن کو تھام کر دہشت گردی کا مقابلہ کیا جائے۔ صحابہ ایکشن کمیٹی کے جنرل سکریٹری مولانا زید عبدالرحیم فاروقی نے کمیٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کی، نئے عزائم اور نئے ارادوں کو عوام کے سامنے رکھا۔ اس کے علاوہ مولانا محمد مزمل ندوی اور مسلم یوتھ بردرس اتر پردیش کے بانی و جنرل سکریٹری حافظ سید محمد وصی نے بھی جلسہ عام کو خطاب کیا۔ جامعہ حفصہ للبنات کے ناظم اعلی الحاج قاری رضی الدین صدیقی کو ملی و سماجی خدمات کے اعتراف میں رہبر ملت ایوارڈ پیش کیا گیا۔ صحابہ ایکشن کمیٹی کے صدر پروگرام کے کنوینر اور جلسے کے روح رواں الحاج عبدالوحید فاروقی صاحب نے جلسہ عام عام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ ایکشن کمیٹی شہر میں امن و امان قائم کرنے کے مشن میں کامیاب ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ نظامت کے فرائض قاری شاہ فیصل نے ادا کیے جبکہ مفتی لئیق احمد قاسمی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

محکمہ زراعت کی جانب سے چلائی جا رہی اسکیموں کی جانکاری دی گئی

ایڈوانس ایگریکلچر ریزولوشن مہم 2025 کا ضلع کے مختلف دیہاتوں میں شاندار انعقاد

بلند شہر 12 جون (پریس ریلیز) ایڈوانس ایگریکلچر ریزولوشن مہم 2025 کا انعقاد آج ما لاگڑھ، گٹھاؤلی، سیکلی، بیچ، جلالپور کٹورہ، نگلہ علی پور، گنگاؤلی، کیولی خورد، کریاؤلی دیہی علاقوں میں کامیابی کے ساتھ انجام دیا گیا۔ سیمینار میں ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر ببلو کمار نے محکمہ زراعت کی جانب سے چلائی جا رہی اسکیموں کے بارے میں جانکاری دی۔ جس میں وزیر اعظم کسان سمان ندھی یوجنا اور کسان رجسٹری اسکیم کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ ضلع زراعت افسر رام کمار یادو نے فصل بیمہ کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ ویٹرنری آفیسر نے بتایا کہ جانوروں کی اچھی نسل رکھی جائے اور انہیں وقتاً فوقتاً ٹیکے لگوائے جائیں۔ دیگر دیہاتوں میں متعلقہ ترقیاتی بلاک کے اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر زراعت، ٹیکنیکل اسسٹنٹ، بی ٹی ایم، اے ٹی ایم، کرشی وگیان کیندر اور ریاستی حکومت کے افسران بشمول آئی سی اے آر کی ایک ٹیم۔ ضلع کوآرڈینیٹر ڈاکٹر نوید صابر، پرنسپل سائنسدان آئی اے آر آئی نئی دہلی اور ساتھی سائنسدان ٹیم لیڈر ڈاکٹر پروین اپادھیائے، کرشی وگیان کیندر کے تین سائنسدان ڈاکٹر ریشو سنگھ اور ڈاکٹر وویک راج کی قیادت میں تین ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور ہر ٹیم نے تین گاؤں میں پروگرام منعقد کیے۔ تقریباً 740 کسانوں نے پورے خطوں میں جامع پروگراموں میں حصہ لیا۔ خواتین کسانوں نے بھی پروگراموں میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مہم میں کسانوں کو سوائل ہیلتھ کارڈ، فارمر رجسٹری، پی ایم کسان یوجنا، زرعی میکانائزیشن اسکیم، بیجوں پر سبسڈی، بائیو فرٹیلائزر وغیرہ جیسی اسکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ کسانوں نے اسکیموں سے متعلق سوالات بھی کیے اور ان کے سوالات کا موقع پر ہی حل کیا گیا۔ زرعی سائنسدانوں نے کسانوں سے براہ راست رابطہ کیا۔ سیمینار میں اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ آفیسر زراعت، ٹیکنیکل اسسٹنٹ، بی ٹی ایم، متعلقہ ترقیاتی بلاک کے اے ٹی ایم، متعلقہ گرام پنچایت گاؤں کے سربراہ، بی ڈی سی ممبران نے بھی شرکت کی۔

منیر عالم منیر لکھنوی کی رحلت پر تعزیتی جلسہ

لکھنؤ۔ ۱۱ر جون۔: بزم زینت مرثیہ کا ایک تعزیتی جلسہ خورشید رضا فتح پوری کے مکان حسینستان، سلطان بہادر روڈ، کاظمین، لکھنؤ میں صدر ادارہ جناب علی امام زیدی گوہر لکھنوی (جانشین انیس و شدید) منعقد ہوا۔ جس میں شاعر اہلبیت منیر عالم منیر لکھنوی کے سانحہ انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے خورشید رضا فتح پوری نے کہا کہ منیر عالم منیر صاحب صرف ایک بہترین شاعر ہی نہیں ایک بہترین انسان بھی تھے۔ انتہائی منکسر مزاج، بااخلاق اور مخلص شخص تھے۔ شاعری میں انہوں نے شہرت حاصل کر رکھی تھی۔ ساتھ ہی ایک اچھے مرثیہ خواں (تحت اللفظ) بھی تھے۔ بڑے جوش اور دبدبے کے ساتھ مرثیہ پڑھتے تھے۔ مرحوم نے انتہائی فعال زندگی گزاری۔ مختلف سماجی و مذہبی اداروں اور تنظیموں سے وابستہ رہے۔ مرحوم امام موسیٰ کاظم اکادمی کے نائب صدر تھے۔ اکادمی نے ابھی حال ہی میں ۲۴ر مئی کو انھیں ایوارڈ سے بھی نوازا تھا۔ چوں کہ وہ خود بستر علالت پر تھے لہٰذا انکے فرزند نے ان کا ایوارڈ حاصل کیا تھا۔ معاشی اعتبار سے وہ لکھنو یونورسٹی میں ملازم تھے اور یونیورسٹی کے ملازمین یونین کے بھی لیڈر تھے۔ انھوں نے قومی و ملی خدمات بھی انجام دئے۔ دریا والی مسجد کے متولی ہو گئے تھے۔ جہاں انھوں نے سلیقگی کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ اس مسجد میں انھوں نے ایک لائبریری بھی قائم کی جو ان کی علم دوستی و ادب نوازی کا روشن ثبوت ہے۔ پرانا روضہ نجف کی تعمیر جدید بھی کرائی۔ غرض کہ منیر عالم کے انتقال سے قوم و ملت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا جلد پر ہونا بظاہر نظر نہیں آتا ہے خداوند عالم مرحوم کے درجات عالی کو بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس جلسہ تعزیت میں سید منظور حسن نقوی، سید ہادی حسن رضوی، سید ہاشم زیدی، حامد علی خاں عرف عذ و ضیا کاظم، مرزا مظہر امیر اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ آخر میں مرحوم کی روح کو سورہ فاتح ارسال کیا گیا۔

ندی میں نہاتے ہوئے دو نوجوان ڈوبے

لکھنؤ: 12 جون (پی این ایس) بدھ کو گھر سے نکلنے والے نوجوانوں کی لاشیں جمعرات کو سئی ندی سے برآمد ہوئیں۔ پولیس نے لاشوں کو ندی سے نکال لیا ہے۔ نوجوان کے اہل خانہ نے ابھی تک کوئی الزام نہیں لگایا ہے۔ پولیس کے مطابق اسوہ اناؤ کے جبریلا گاؤں کے گووند پرساد لودھی کا بیٹا رونک (15) اور لالہ کا بیٹا شیو (15) بدھ کی دوپہر گھر سے نکلے تھے، لیکن جب دیر شام تک دونوں گھر واپس نہیں آئے تو دونوں کے گھر والے ان کی تلاش کر رہے تھے۔ جمعرات کی صبح دونوں نوجوانوں کے گھر والے گاؤں سے کچھ فاصلے پر واقع موہن لال گنج علاقے میں سئی ندی پر پہنچے اور دونوں کے کپڑے ندی کے کنارے سے ملے۔ اطلاع ملتے ہی موہن لال گنج اور اسوہ کی پولیس پہنچی اور دونوں کی لاشوں کو ندی سے باہر نکالا۔ اے سی پی موہن لال گنج رجنیش ورما نے بتایا کہ دونوں لاشوں کو ندی سے نکال لیا گیا ہے۔ پولیس پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے، کسی نے کوئی الزام نہیں لگایا۔

سکندر آباد میں 'ملو غازی چوک' کے نام کا پتھر لگنے سے مخصوص طبقہ ناراض

بلند شہر 12 جون (پریس ریلیز): سکندر آباد کے محلہ بھابیہ واڑہ میں کسان لیڈر انیس غازی کے ذریعہ ایک عوامی سڑک پر غیر قانونی طریقہ سے اپنے والد کے نام کا پتھر لگانے کا معاملہ پھر ایک مرتبہ سرخیوں میں ہے۔ آج جمعرات کو شہر کے مخصوص طبقے کے لوگوں نے اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے ایس ڈی ایم کو میمورنڈم دے کر نصب کرائے گئے پتھر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ غور طلب ہے کہ گذشتہ دنوں شہر کے محلہ گدی واڑہ/بھابیہ واڑہ چوک پر کسان لیڈر انیس غازی ایڈوکیٹ نے اپنے والد ملو غازی چوک کے نام سے ایک پتھر نصب کرایا تھا۔ جس کا افتتاح سکندر آباد نگر پالیکا چیئر مین ڈاکٹر پردیپ دیکشت نے کیا تھا۔ افتتاحی تقریب میں شہر کے سرکردہ اور کسان یونین امبادنا کے درجنوں کارکن اور عہدیداروں نے شرکت کی تھی۔ اس سے ناراض ہو کر شہر کے کچھ لوگوں نے اعتراض جتایا تھا۔ اسی سلسلے میں آج جمعرات کو ہندو جاگرن منچ کے ضلع صدر رویندر شرما کی قیادت میں خاصی تعداد میں لوگ ایس ڈی ایم دفتر پہنچے اور مذکورہ معاملہ کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے ایس ڈی ایم کو میمورنڈم سونپ کر مذکورہ پتھر کو فوری ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ کسان لیڈر کے ذریعہ نصب کرائے گئے پتھر کو میونسپلٹی کی بغیر اجازت کے تعمیر کرایا گیا ہے جو کہ غیر قانونی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کام سے علاقہ کا امن اور سماجی ہم آہنگی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس غیر قانونی تعمیرات اور نام سازی کو فوری بند کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایسی سرگرمیوں کو دوبارہ ہونے سے روکنے کے لیے مناسب انتظامی کارروائی کی جانی چاہیے۔ اس احتجاج میں رویندر شرما، نوین شرما، گگن شرما، انکت پرمار، گوتم دیو، تنیش شرما، امت نروان، موہن سینی، سریندر کمار، پرشانت سنگھ، للت شرما، ماہی، پرینکا، ہمت سینی، پچن سینی، ہرش یادو، دھرمیندر شرما، امن پال، ویریندر کمار، گڈو پنڈت، مینک، کرم ویر بھائی، رتیش کمار وغیرہ نے حصہ لیا۔

آئی ٹی آئی لکھنؤ روزگار میلہ: 17 امیدواروں کا انتخاب

لکھنؤ: 12 جون۔ وزیر اعلیٰ مشن روزگار اسکیم کے تحت سرکاری صنعتی تربیتی ادارہ (آئی ٹی آئی)، علی گنج لکھنؤ میں ایک روزگار میلے کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ پرنسپل راج کمار یادو نے کہا کہ سام سنگ انڈیا الیکٹرانکس پرائیویٹ سمیت کل چار نامور کمپنیاں۔ لمیٹڈ، آواز وینچرز، وی ون لمیٹڈ اور سوزلون انرجی نے جاب فیئر میں حصہ لیا۔ انتخابی عمل کی تکمیل کے بعد پرنسپل کی جانب سے منتخب امیدواروں میں آفر لیٹر بھی تقسیم کیے گئے۔ ایم اے خان، ٹریننگ، کونسلنگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر نے بتایا کہ میلے میں 55 امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے 35 امیدوار اہل پائے گئے۔ سام سنگ انڈیا کے انٹرویو کے بعد 17 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ منتخب امیدواروں کو دیگر سہولیات کے ساتھ ماہانہ 13000 روپے اعزازیہ بھی دیا جائے گا۔ مقبول قادر، زیڈ رحمان، ریجنل ایمپلائمنٹ آفس اور گرے سم فاؤنڈیشن نے روزگار میلے کے کامیاب انعقاد میں نمایاں تعاون فراہم کیا۔ انتخاب سے محروم امیدوار 21 جون 2025 کو منعقد ہونے والے روزگار میلے میں دوبارہ شرکت کر سکتے ہیں۔

مشاہیر ادب کے خطوط بہ نام عبید اللہ چودھری کا لکھنؤ میں اجراء

مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی نے مشاعرے کی میزبانی

لکھنؤ 12 جون 2025 {پریس ریلیز} مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی نے بہرائچ کے ڈاکٹر سفیان انصاری کی مرتب کردہ کتاب "مشاہیر ادب کے خطوط ڈاکٹر عبید اللہ چودھری کے نام" کی رونمائی مفکرین ادب کی موجودگی میں سینٹ روز پبلک اسکول، گڑھی پیر خاں، ٹھاکر گنج میں کی۔ مشاعرے کا اہتمام رہا۔ منثور و منظوم تاثرات پیش کئے گئے۔ نظامت شاعر و ادیب رضوان احمد فاروقی نے کی۔ بطور مہمان خصوصی ڈاکٹر سنجے مصرا شوق شریک تقریب رہے۔ آغاز معروف شاعر و نثر نگار منظور بہرائچی نے نعت نبی کریم سے کیا۔ رضوان فاروقی نے کتاب کی اہمیت، ڈاکٹر سفیان انصاری کے جذبے اور ڈاکٹر عبید اللہ چودھری کی ادبی خدمات کو اجاگر کیا اپنی دلنشیں تحریر سے۔ صدر ذی وقار احمد ابراہیم علوی نے فرمایا۔ کتاب میں شامل مشاہیر کے خطوط عبید اللہ چودھری کی ادبی حیثیت کو آئینہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سفیان انصاری کے جذبے، خلوص۔ اور لگن کی تعریف و تحسین لازم ہے۔ انھوں نے مزید کہا۔ خطوط کی اہمیت غالب سے قبل بھی تھی اور آج بھی ہے۔ ڈاکٹر سنجے مصرا شوق کے مطابق ڈاکٹر سفیان انصاری نے مشاہیر کے 110 خطوط کی ترتیب و تدوین کے ذریعے ڈاکٹر عبید اللہ چودھری کی عظمت میں ایک استار کا اضافہ کر دیا ہے۔ معروف قلم کار خلیل احسن نے کہا۔ ڈاکٹر سفیان انصاری خالص علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ وہیں عبید اللہ چودھری کو دانشوری کا زعم بیجا نہیں ہے۔ نیز کتاب کی حسن ترتیب لائق تحسین ہے۔ ڈاکٹر سید عباس رضوی نے ڈاکٹر سفیان انصاری کی ذہانت و فطانت اور ادبی سرفرازیوں کو قابل صد رشک بتایا۔ نفیس وارثی نے کہا۔ بہرائچ اور بگورکھ پور کے قلم کاروں کی لکھنؤ میں پذیرائی معمولی بات نہیں ہے۔

معراج احمد صدیقی کی رائے میں ڈاکٹر سفیان انصاری نے اپنے کام سے بہرائچ کے نام کو اس دور میں روشن کیا ہے۔ جس کے ان کی تحسین ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر عبید اللہ چودھری نے کہا۔ مشاہیر کے خطوط کے بین السطور میں تلاش کیجئے کہ مجھ سے بلیوں بڑے لوگوں نے یہ خطوط کیوں لکھے؟ ۔ مرتب کتاب ڈاکٹر سفیان انصاری نے لکھنؤ والوں کی فراخ دلی، فیاضی و ادب نوازی کی تعریف کرتے ہوئے کنوینر پروگرام اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

قبل محشر ہے حشر کا ماحول
میں بھی مظہر یہ کس فضا میں ہوں
مظہر سعید علی گڑھ

یہ نیا دور ہے اس دور کا انسان ہر اک
دین رکھتے ہوئے دولت کا طلب گار بھی ہے
محمد رضا لکھنوی

محبت نام ہے قربانیاں دینے کا، مت ڈریئے
ارادہ کیجئے ہر کام پھر آسان ہوتا ہے
مسرور شاہ جہاں پوری

جلا دو میرے نشیمن کو غم نہیں لیکن
خدا کے واسطے قسطوں میں امتحان نہ لو
رئیس صدیقی

عبید اللہ کی عظمت بیاں کی
مبارک ڈاکٹر سفیان صاحب
عزم گونڈوی

مذکورہ شعراء کے علاوہ شاہد جمیل، محمود بلرام پوری، ڈاکٹر ثروت تقی، حافظ محی الدین، ڈاکٹر نسیم احمد، صائمہ انصاری، اسرار احمد، فیضان خان، ایم علی مدہوش، امام الدین، اور لکھنوی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالرس نے پروگرام کی رونق بڑھائی۔

شمال مشرقی ریلوے

کھلا ای۔ٹینڈر نوٹس
66-63-2025-LJN-NER سے
95-68-2025-LJN-NER

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریلوے مینیجر/انجینئرنگ، شمال مشرقی ریلوے/لکھنؤ مندرجہ ذیل کاموں کے لیے آن لائن 'اوپن' ای۔ٹینڈر مدعو کرتے ہیں، جن کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں۔

ای ٹینڈر نمبر: 94-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زونل ورکس ٹائم جون 2026 کے اختتام تک زون نمبر 1 میں زونل ورک ایریا لکھنؤ جنکشن اسٹیشن ایریا کے کام، اسٹیشن بلڈنگ، پلیٹ فارم، کلومیٹر 1.0 تک دیگر سروس بلڈنگز اور کانپور انور گنج کے دیگر اثاثے، تخمینہ لاگت: روپے۔ 1,84,49,629.68، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,42,300.00 تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈ نمبر: 63-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زونل ورکس جون 2026 کے آخر میں: زون نمبر 2 میں زونل کام کا دائرہ: چارباغ لوکو کالونی، لکھنؤ جنکشن پی جی واشنگ کمپلیکس، ریلوے اسٹیڈیم، آر پی ایف بیرک، ریلوے کالونی کے ساتھ سروس بلڈنگ، تخمینہ لاگت: روپے۔ 2,74,38,900.26، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,87,200.00، تکمیل کی مدت 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 64-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زونل ورکس جون 2026 کا اختتام: زون نمبر 3 میں زونل کام کا دائرہ: عیش باغ کالونی، پولی کلینک اور سروس بلڈنگ، عیش باغ ریلوے اسٹیشن، اسٹیشن سروس بلڈنگ، لکھنؤ سٹی اسٹیشن بلڈنگ اور ریلوے اسٹیشن کالونی (لیول کراسنگ اور پلوں کے علاوہ)، تخمینہ لاگت: روپے۔ 2,53,76,014.05، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,76,900.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای۔ٹینڈر نمبر: 65-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زونل کام وقت کے آخر میں جون 2026 زونل کام زون نمبر 4A میں، B باغ آفیسر کالونی میں بشمول آفیسرز کلب، سوئمنگ پول اور اسٹاف کوارٹرز اور DRM آفس بلڈنگ B/W/SSE کے دائرہ اختیار میں۔ باغ، تخمینہ لاگت: روپے 1,43,90,783.54، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,22,000.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 66-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زونل کام وقت کے آخر میں جون 2026 زونل کام زون نمبر 4B، B باغ آفیسر کالونی میں بشمول آفیسرز کلب، سوئمنگ پول اور اسٹاف کوارٹرز اور DRM آفس کی عمارت، ڈی آر ایم آفس، اشوک مارگ لکھنؤ، ریلوے کالونی اور باغ کے دائرہ اختیار میں ڈی آر ایم آفس کی عمارت، تخمینہ لاگت: روپے۔ 88,01,758.94، ارنسٹ منی روپے۔ 1,76,000.00، تکمیل کی مدت: 30.06.26 کا اختتام۔ ای ٹینڈر نمبر: 95-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام فیلڈ ورکس کا وقت جون 2026 کا اختتام: زون نمبر 5 کا علاقہ: دلی گنج (بغیر) سے بدھوال (بشمول) کلومیٹر سے 774/4 سے 763/4 اور 745/0 سے 718/0 اور ڈالی گنج (بغیر) سے اناریا (بغیر) اور کلومیٹر 1/0 سے 38/0 اور لیول کراسنگ نمبر 2A سے کلومیٹر 4/0 مانک نگر (بغیر)، بادشاہ نگر میں تمام دفتر، اسٹیشن کی عمارت اور رہائشی کمپلیکس کے کام، تخمینہ لاگت: روپے۔ 3,64,24,351.10، ارنسٹ منی: روپے۔ 3,32,100.00، تکمیل کی مدت: وقت کی حد

30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 68-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 5A میں تمام زونل کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ علاقہ: بادشاہ نگر ڈویژن ریلوے ہسپتال اور عیش باغ ہیلتھ یونٹ کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,80,30,779.10، ارنسٹ منی: روپے 2,40,200.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 69-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 6 ایریا میں تمام زونل کام کا وقت جون 2026 کا اختتام: بدھوال (بغیر) سے گونڈہ کچہری (بغیر) کلومیٹر تک کام۔ 718/0 سے کلومیٹر 663/5-6 تک کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,17,62,136.70، ارنسٹ منی: روپے 2,08,800.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 70-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کاموں کا وقت جون 2026 کا اختتام: زون نمبر 7 میں۔ ایریا: گونڈہ ہیڈ کوارٹر ایریا 'A' روڈ نمبر 1 سے 18 تک کا کام اور صاحب گنج کالونی، بیسرہ، گرجا کا کام، تخمینہ لاگت: روپے۔ 2,24,96,269.71، ارنسٹ منی روپے۔ 2,62,500.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 71-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کام کا وقت جون 2026 کا اختتام: زون نمبر 'A'7 میں۔ انجینئرنگ کالونی، اسٹیشن کالونی، G.R.P. کا علاقہ گونڈا ورک۔ بیرک اور کالونی، آفیسرز ریسٹ ہاؤس، آفیسرز کی رہائش، کمانڈنٹ آفس، ڈیزل ٹریننگ سینٹر، سوئچ روم وغیرہ کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 2,07,71,247.69، ارنسٹ منی: روپے 2,53,900.00، تکمیل کی مدت ختم 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 72-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 8 میں جون 2026 کے تمام زونل کام کا وقت ختم۔ ایریا: گونڈہ ہیڈ کوارٹر ایریا 'B' کے کام (نقشہ کے مطابق)، تخمینہ لاگت: روپے 2,29,61,907.19، ارنسٹ منی روپے۔ 2,64,800.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 73-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 8A میں تمام زونل کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ R.O.H کا کام عمارت اور R.O.H ایریا گونڈا میں واقع شیڈ کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 67,31,982.67، ارنسٹ منی: روپے 1,34,600.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 74-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 9 میں تمام ایریا کے کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ ایریا: گونڈا اسٹیشن اور گونڈہ کچہری (بشمول) سے موتی گنج (بغیر) تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 2,09,70,826.35، ارنسٹ منی: روپے 2,54,900.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 75-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 9A میں تمام ایریا ورکس کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ گونڈا ڈیزل شیڈ میں ایریا ورکس کام، تخمینہ لاگت: روپے۔ 83,85,621.67، ارنسٹ منی: روپے۔ 1,67,700.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 76-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کام جون 2026 کو ختم: زون نمبر 10۔ ایریا میں: مسکانوا (بغیر) سے بارہ چک (بغیر) کلومیٹر تک کا کام 616/0 سے 644/0 اور مانکاپور (بشمول) سے اودھیا (بغیر) کلومیٹر 0/0 سے 36/8-9 تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,31,31,743.82، ارنسٹ منی روپے۔ 2,15,700.00، تکمیل مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 77-2025-LJN-NER،

کام کا نام: زون نمبر 11 میں تمام فیلڈ ورکس کا وقت جون 2026 کے اختتام پر۔ ایریا: منڈیرو (سوائے) سے مسکانوا (بشمول) کلومیٹر تک کام۔ 557/0 سے کلومیٹر 616/0، تخمینہ لاگت: روپے 2,24,56,171.30، ارنسٹ منی: روپے 2,62,300.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 78-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 12 میں جون 2026 کے تمام فیلڈ ورکس کا وقت ختم۔ ایریا: منڈیرو سے گورکھپور تک کام (بشمول)، تخمینہ لاگت: روپے۔ 1,68,56,090.35، ارنسٹ منی روپے۔ 2,34,300.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 79-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 13 میں تمام فیلڈ ورکس کا وقت جون 2026 کو ختم۔ ایریا: گورکھپور ایریا 'A' کے کام (نقشہ کے مطابق)، تخمینہ لاگت: روپے 1,03,06,378.96، ارنسٹ منی: روپے 2,01,500.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 80-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 14 میں تمام فیلڈ ورکس جون 2026 کو ختم ہونے کا وقت۔ ایریا: گورکھپور ایریا 'B' کے کام (نقشہ کے مطابق)، تخمینہ لاگت: روپے 1,07,83,438.46، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,03,900.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 81-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 14'A' میں تمام فیلڈ ورکس کا وقت جون 2026 کو ختم۔ ایریا: گورکھپور ایریا 'C' کے کام (نقشہ کے مطابق)، تخمینہ لاگت: روپے 96,92,738.46، ارنسٹ منی: روپے 1,93,900.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای۔ٹینڈر نمبر: 82-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 14'B' میں تمام فیلڈ ورکس کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ ایریا: گورکھپور ایریا 'D' کے کام (نقشہ کے مطابق)، تخمینہ لاگت: روپے 1,04,72,738.46، ارنسٹ منی: روپے 2,02,400.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 83-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 14'C' میں تمام زونل کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ ایریا: گورکھپور الیکٹرک لوکو شیڈ کے کام، تخمینہ لاگت روپے۔ 1,42,58,130.50، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,21,300.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 84-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 15 میں تمام زونل ورکس کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ علاقہ: منیرم (بشمول) سے نوتنوا تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,36,25,273.70، ارنسٹ منی: روپے 2,18,100.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 85-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 16 میں تمام علاقائی کاموں کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ علاقہ: آنند نگر کلومیٹر 45/0 سے گیسنڈی (بغیر) تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,74,87,870.62، ارنسٹ منی: روپے 2,37,400.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 86-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کام کا وقت جون 2026 کو زون نمبر 17 میں ختم۔ ایریا: گیسنڈی (بشمول) سے گونڈا (بغیر) کلومیٹر 135/2-218/0 اور گیسنڈی۔ جرواں، تخمینہ لاگت۔ روپے۔ 1,43,78,116.12، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,21,900.00، تکمیل کی مدت کا اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 87-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام فیلڈ ورکس

وقت کی حد جون 2026: زون نمبر 18 میں۔ علاقہ: اناریا (بشمول) سے سیتا پور (بشمول) کلومیٹر 95/500 تک کام، تھامسن گنج سائڈنگ اور سیتا پور یارڈ کلومیٹر 100/400 تک (سیتا پور سٹی چھوڑ) کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 2,48,27,972.36، ارنسٹ منی: روپے 2,74,100.00، تکمیل مدت: 30.06.26 کا اختتام۔ ای۔ٹینڈر نمبر: 88-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 19۔ ایریا میں جون 2026 کے اختتام پر تمام زون کے کام: سیتا پور کینٹ سے بڑھول (بغیر) تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,89,31,254.46، ارنسٹ منی: روپے 2,44,700.00، تکمیل کی مدت 30.06.26 کا اختتام۔ ای۔ٹینڈر نمبر: 89-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 20 میں تمام علاقائی کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ علاقہ: سیتا پور (مشتمل) کلومیٹر 95/500 سے گولا گوکرناتھ (شامل) کلومیٹر تک 170/0 کا کام، تخمینہ لاگت: روپے 1,46,99,173.90، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,23,500.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 90-2025-LJN-NER، کام کا نام: زون نمبر 21 میں تمام علاقائی کام کا وقت جون 2026 کا اختتام۔ ایریا گولا گوکرناتھ (سوائے) پالیا کلاں (سوائے) کلومیٹر 170/0 کا کام، تخمینہ لاگت: روپے۔ 1,25,10,042.43، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,12,600.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 91-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کام جون 2026 کے اختتام پر: زون نمبر 22 میں۔ ایریا: پالیا کلاں (بشمول) سے نشاتادہا (بشمول) تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 92,98,703.39، ارنسٹ منی روپے۔ 1,86,000.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای۔ٹینڈر نمبر: 92-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام علاقائی کام جون 2026 کو ختم: زون نمبر 23 میں۔ ایریا: رسیا (سوائے) سے نشاتادہا (سوائے) اور نیپال گنج روڈ نانپارہ تک کام، تخمینہ لاگت: روپے 82,09,322.85، ارنسٹ منی روپے 1,64,200.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔ ای ٹینڈر نمبر: 93-2025-LJN-NER، کام کا نام: تمام زون کا کام جون 2026 کو ختم: زون نمبر 24 میں۔ ایریا گونڈا (بشمول) سے رسیا (بشمول) تک کام، تخمینہ لاگت: روپے۔ 1,08,94,273.85، ارنسٹ منی: روپے۔ 2,04,500.00، تکمیل کی مدت: اختتام 30.06.26۔

1۔ مذکورہ ای۔ٹینڈر نمبر 66-63-2025-LJN-NER سے 95-68-2025-LJN-NER کے لیے ای ٹینڈر 02.07.2025 کو 15.00 بجے تک اپ لوڈ کیا جا سکتا ہے اور اسی دن 15.00 بجے کے بعد ای۔ٹینڈر کھولے جائیں گے۔ 2۔ مذکورہ ای۔ٹینڈر سے متعلق تمام معلومات، کم از کم اہلیت، شرائط و ضوابط کی مکمل تفصیلات شمال مشرقی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں۔ ای۔ٹینڈر فارم اپ لوڈ کرنے سے پہلے، ٹینڈر کو اس ای۔ٹینڈر نوٹس سے متعلق ویب سائٹ پر دستیاب درستگی (اگر کوئی ہے) کا بھی نوٹس لینا چاہیے۔
ڈویژنل ریلوے مینیجر/انجینئرنگ
شمال مشرقی ریلوے، لکھنؤ
जनसंपर्क/कवच-109

ٹرینوں میں آتش گیر اشیاء کے ساتھ سفر نہ کریں

اودھ نامہ

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ہمارے بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی جی نے اپنے اقتدار کے گیارہ برس مکمل ہونے پر کہا ہے کہ ان کی حکومت کے 11 سال میں ملک نے 140 کروڑ لوگوں کی اجتماعی شراکت داری سے بہتر حکمرانی کی طاقت سے مختلف شعبوں میں تیزی سے تبدیلی دیکھی ہے، اور جس سے تیزی سے ترقی ہوئی اور سبھی کی 'زندگی میں آسانیاں' پیدا ہوئیں۔ مودی جی نے اپنی حکومت کے 11 سال مکمل ہونے پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر سلسلہ وار ترسیلات میں کہا کہ ہندوستان نہ صرف تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت بن گیا ہے، بلکہ موسمیاتی تبدیلی اور ڈیجیٹل اختراع جیسے اہم معاملے میں ایک نمایاں عالمی آواز بھی بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان آج نہ صرف تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت ہے، بلکہ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے اقدامات اور ڈیجیٹل جدت جیسے اہم امور پر ایک نمایاں عالمی آواز بھی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کو اپنی اجتماعی کامیابی پر فخر ہے لیکن اس کے ساتھ ہی، ہم امید اور اعتماد کے ساتھ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

یہ جان کر یا سن کر ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے بہت خوشی ہوتی ہے کہ ہمارا ملک ہندوستان تیزی سے دنیا کی بڑھتی ہوئی بڑی معیشت بن گیا ہے، ابھی حال ہی میں نیتی آیوگ اور وزیر اعظم نریندر مودی نے اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ہندوستان نے جاپان کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی چوتھی بڑی معیشت کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ یہ دعویٰ آئی ایم ایف کے 2025 کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جن کے مطابق ہندوستان کی جی ڈی پی جاپان سے محض 0.586 ارب ڈالر یا 0.014 فیصد زیادہ ہو سکتی ہے لیکن ہندوستان کے اپنے معاشی اعداد و شمار پر عدم اعتماد کے باعث یہ خوشی قبل از وقت اور گمراہ کن بھی بتائی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے گاندھی نگر کی ایک ریلی میں اعلان کیا تھا، ''ہم (معیشت میں) جاپان کو پیچھے چھوڑ چکے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔'' سوال کیا جا رہا ہے کہ اتنی عجلت میں دعویٰ کیوں کیا گیا۔ کیا یہ 'آپریشن سندور' کے بعد حکومت کی شبیہ بہتر بنانے کی کوشش ہے۔ (تو کیا آپریشن سندور کے بعد حکومت کی شبیہ میں کچھ منفی چیزیں آ گئی تھیں) اگرچہ ہندوستان اس بات پر مصر ہے کہ پاکستان سے جنگ بندی دونوں ممالک کا اپنا فیصلہ تھا اور پاکستان کی تجویز پر ہی یہ فیصلہ کیا گیا تھا، مگر عالمی سطح پر یہ تاثر ہے کہ ہندوستان نے امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دباؤ میں جنگ بندی قبول کی جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جنگ بندی کا اعلان ہندوستان سے پہلے خود ٹرمپ نے کیا تھا۔ یہی وجہ کہ ٹرمپ کا مؤقف زیادہ قابلِ اعتبار بن گیا اور ہماری طرف سے اس بات کا کوئی واضح جواب نہیں آ سکا کہ ٹرمپ نے اعلان دوپہر میں کیسے کر دیا جب کہ جنگ بندی کا باقاعدہ اعلان شام پانچ بجے کے آس پاس کیا گیا۔ اور سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ جنگ بندی محض فوجی فیصلہ نہیں بلکہ ایک سیاسی اقدام بھی ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ ہندوستان واقعی 2025 میں جاپان کے برابر جی ڈی پی حاصل کر لے تو بھی یہ عام ہندوستانی کے لیے کچھ خاص معنی نہیں رکھتا۔ کیونکہ ہندوستان کی متوقع آبادی 146 کروڑ ہوگی، جب کہ جاپان کی صرف 12 کروڑ، یعنی فی کس آمدنی اب بھی ہندوستان کی نسبت جاپان میں 12 گنا زیادہ ہوگی۔ جب آبادی میں اتنا زیادہ فرق ہے تو آپ اعداد و شمار کچھ بھی بتائیں زمینی سطح پر وہ درست ثابت نہیں ہوں گے اسی کے ساتھ دیکھیں کہ ہندوستان اور جاپان کی عالمی درجہ بندی میں بھی یہی فرق نظر آتا ہے۔ ہندوستان فی کس جی ڈی پی میں 140 ویں جب کہ جاپان 34 ویں نمبر پر ہے۔ مزید یہ کہ ہندوستان میں شدید معاشی ناہمواری ہے۔ جاپان میں سرفہرست ایک فیصد افراد کی آمدنی کا حصہ 8.44 فیصد ہے، جب کہ ہندوستان میں یہ 22.6 فیصد ہے۔ جاپان کے نچلے 50 فیصد افراد کی آمدنی کا حصہ 20 فیصد ہے، جبکہ ہندوستان میں صرف 15 فیصد۔ مطلب یہ کہ جاپان کا ایک عام فرد اسی سماجی درجے کے ہندوستانی سے بارہ گنا بہتر زندگی گزار رہا ہے، جیسا کہ تعلیم، صحت اور متوقع عمر جیسے اشاریے ظاہر کرتے ہیں۔

اگر ہم اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ غریبی اور بے روزگاری کا مطلب ہے کہ خاندان کے کم افراد کما رہے ہیں، اور اس سے غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جاپان میں لیبر فورس میں شمولیت کی شرح تقریباً 63 فیصد ہے جب کہ ہندوستان میں 56 فیصد۔ ہندوستان میں خواتین اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ملازمت کی صورتحال خاصی خراب ہے۔ چھوٹے کاروبار، کسان، اور مائیکرو انٹرپرائز جیسے غیر منظم شعبے نوٹ بندی، جی ایس ٹی جیسے غیر دانش مندانہ اقدامات اور جبری ڈیجیٹل پالیسیوں سے بدحال ہو چکے ہیں۔ یہی وہ شعبے تھے جو بڑی تعداد میں روزگار فراہم کرتے تھے۔ 'سدھار' کے نام پر ان شعبوں کو رہی بنا کر ختم کیا جا رہا ہے۔ سرمایہ کاری بنیادی ڈھانچے جیسے ہائی وے، ریلوے اور بجلی میں تو بڑھ رہی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ شعبے روزگار بہت کم دیتے ہیں۔ اس کے برعکس منریگا، تعلیم اور دیہی ترقی جیسے پروگراموں کے بجٹ میں کٹوتی کی گئی ہے، جس سے غریبوں کی حالت مزید بگڑ گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

بیج سے بازار تک: حکومت کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہے

کسانوں کی پیداوار کی مناسب قیمت؛ مودی سرکار کی ضمانت

شیوراج سنگھ چوہان

ہندوستان ایک زرعی ملک ہے، جہاں کسان نہ صرف ملک کے لوگوں کے لئے خوراک فراہم کرتے ہیں، بلکہ ملک کی معیشت اور سماجی ڈھانچے کا ایک مضبوط ستون بھی ہیں۔ جب کسان مٹی کو جوتتا ہے تو وہ نہ صرف فصلیں بوتے ہیں بلکہ ملک کے کروڑوں شہریوں کی زندگی اور خوشحالی کے بیج بھی بوتے ہیں۔ زراعت کا شعبہ کروڑوں لوگوں کو روزی روٹی فراہم کرتا ہے۔ یہ قومی غذائی تحفظ اور دیہی ترقیات کی بنیادی بنیاد بھی ہے۔ ایسے میں ہمارے کسان بھائیوں اور بہنوں کی ترقی ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

قابل احترام وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قابل اور دور اندیش قیادت میں مرکزی حکومت نے پالیسی سازی میں زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کو اولین ترجیح دی ہے۔ مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ کسانوں کی محنت کو مناسب احترام ملے، ان کی فصلوں کی صحیح قیمت ملے اور ان کی زندگی خوشحالی سے بھر جائے۔ آج پورا ملک ایسی پالیسیوں اور کوششوں کا مشاہدہ کر رہا ہے، جو کسانوں کی خوشحالی اور خود انحصاری کے لیے غیر متزلزل عزائم کو ظاہر کرتی ہیں۔

وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت کا ہر قدم، ہر اسکیم، ہر فیصلہ کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف ہے۔ گزشتہ دہائی میں مرکزی حکومت نے کسانوں کی بہبود کے لیے تاریخی اقدامات کیے ہیں، جس سے نہ صرف کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ ان کا اعتماد بھی مضبوط و مستحکم ہوا ہے۔ خواہ وہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں غیر معمولی اضافہ ہو، فصلوں کی خریداری میں ریکارڈ اضافہ ہو یا تکنیکی اختراعات کے ذریعہ کاشتکاری کو جدید بنانے کی کوشش ہو۔ مرکزی حکومت نے کسانوں کے لیے ہر میدان میں دن رات کام کیا ہے۔ کسان دوست پالیسیوں، ٹیکنالوجی کے استعمال، اختراعات اور منڈیوں تک آسان رسائی کے ذریعے ہندوستان ایک ایسے زرعی نظام کی طرف بڑھ رہا ہے جو پائیدار، جامع اور مستقبل پر مبنی ہو۔

پہلے ہمارے کسان فصل کی لاگت سے برائے نام منافع کماپاتے تھے لیکن محترم وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے واضح پالیسی بنائی کہ ہر فصل پر اس کی لاگت سے زیادہ منافع کم از کم 50 فیصد یقینی بنایا جائے گا۔ آج خریف اور ربیع کی بڑی فصلوں کے ایم ایس پی میں 1.8 سے 3.3 گنا اضافہ کیا گیا ہے۔ دھان کی کم از کم امدادی قیمت 14-2013 میں 1310 روپے فی کوئنٹل تھی جو 26-2025 میں بڑھ کر 2369 روپے ہو گئی ہے۔ اسی طرح جوار کا ایم ایس پی 1500 سے بڑھ کر 3699 روپے، باجرہ 1250 سے بڑھ کر 2775 روپے، راگی 1500 سے بڑھ کر 4886 روپے، مکئی 1310 سے بڑھ کر 2400 روپے، تور (ارہر) 4300 سے بڑھ کر 8000 روپے، مونگ 4500 سے 8768 روپے، اڑد 4300 سے 7800 روپے، مونگ پھلی 4000 سے 7263 روپے، سورج مکھی بیج 3700 سے 7221 روپے، سویابین (پیلا) 2560 سے 5328 روپے، تل 4500 سے 9846 روپے، رام تل 3500 سے 9537 روپے، کپاس 3700 سے 7710 روپے فی کوئنٹل کر دی گئی ہے۔ ربیع کی فصلوں میں گندم کی ایم ایس پی 1400 روپے سے بڑھا کر 2425 روپے، جو 1100 روپے سے بڑھا کر 1980 روپے، چنا 3100 روپے سے بڑھا کر 5650 روپے، مسور 2950 سے 6700 روپے، ریپسیڈ / سرسوں کی 3050 روپے سے 5950 روپے، کسمھ 3000 سے 5940 روپے، پٹسن 2400 سے 5650 روپے اور کوپرا کی قیمت 5250 سے 11582 روپے فی کوئنٹل کر دی گئی ہے۔ ان تمام فصلوں کے ایم ایس پی میں تاریخی اضافہ ہوا ہے، جس سے کسانوں کو ان کی محنت کی پوری قیمت ملنے کو یقینی بنایا گیا ہے۔

14-2004 کے مقابلہ 2025-2014 کے دوران ایم ایس پی پر خریدی گئی فصلوں کی مقدار اور ادائیگی میں بھی ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ دھان کی خریداری 45 کروڑ 90 لاکھ میٹرک ٹن سے بڑھ کر 76 کروڑ 8 لاکھ میٹرک ٹن) اضافہ 1.7 گنا)، گندم 22 کروڑ 54 لاکھ سے بڑھ کر 33 کروڑ 37 لاکھ (اضافہ 1.4 گنا)، دلہن 6 لاکھ 29 ہزار سے بڑھ کر 1 کروڑ 80 لاکھ) اضافہ 28.6 گنا)، تلہن 47 لاکھ 75 ہزار سے ایک کروڑ 27 لاکھ (اضافہ 2.7 گنا)، تجارتی فصلیں 35 لاکھ 27 ہزار سے 80 لاکھ 83 ہزار (اضافہ 2.3 گنا)۔ ان تمام ایم ایس پی فصلوں کو ملا کر 69 کروڑ 87 لاکھ سے بڑھ کر 113 کروڑ 92 لاکھ میٹرک ٹن) اضافہ 1.6 گنا (ہو گئی ہے۔ کسانوں کو ادا کی گئی ایم ایس پی کی رقم بھی تمام فصلوں کے لیے 7 لاکھ 41 ہزار کروڑ روپے سے بڑھ کر 23 لاکھ 61 ہزار کروڑ روپے) اضافہ 3.2 گنا (ہو گئی ہے۔ دھان کے لیے 4 لاکھ 44 ہزار کروڑ روپے سے 14 لاکھ 16 ہزار کروڑ روپے) اضافہ 3.2 گنا۔) گیہوں کے لیے 2 لاکھ 56 ہزار کروڑ سے 5 لاکھ 65 ہزار کروڑ روپے (اضافہ 2.2 گنا)، دلہن کے لیے 19 سو کروڑ روپے سے 98 ہزار کروڑ روپے (اضافہ 51 گنا)، تلہن کے لیے 9 ہزار کروڑ سے 65 ہزار کروڑ روپے (اضافہ 7.1 گنا)، تجارتی فصلوں کے لیے 25 ہزار کروڑ ایک لاکھ 33 ہزار کروڑ روپے (اضافہ 5 گنا) کی ادائیگی کی گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار کسانوں کے تئیں مودی حکومت کی وابستگی، کسانوں کی محنت کے احترام اور ان کی معاشی طاقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ دالوں، تلہنوں کے بیجوں اور تجارتی فصلوں جیسے تل، مونگ پھلی اور سورج مکھی میں ایم ایس پی میں ریکارڈ اضافہ ہو، تاکہ کسانوں کو فصلوں کے تنوع کا فائدہ ملے اور ان کی آمدنی مستحکم ہو۔ مرکزی حکومت نے خود کو صرف ایم ایس پی بڑھانے تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ یہ بھی یقینی بنایا ہے کہ یہ فائدہ براہ راست کسانوں کے کھاتوں تک پہنچے۔ ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) کے ذریعے ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ کسانوں کو شفافیت اور رفتار کے ساتھ ان کی محنت کی پوری قیمت ملے۔ یہ ایک ایسا زرعی انقلاب ہے، جو ہمارے کسان بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں اور کاشتکاری کی حالت کو بدل رہا ہے۔ اب کسان بغیر کسی فکر کے کھیتی باڑی کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے اس کی فصل کی مناسب قیمت اور وقت پر ادائیگی ملے گی۔

آج مرکزی حکومت بیج سے لے کر مارکیٹ تک ہر قدم پر کسانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ 'مردا سواستھیہ کارڈ' کسانوں کو اپنی مٹی کی صحت جاننے اور صحیح فصل کا انتخاب کرنے میں مدد کر رہا ہے۔ پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا) پی ایم ایف بی وائی (قدرتی آفات سے مالی تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ کسانوں کو ای-نام کے ذریعہ ڈیجیٹل مارکیٹ سے جڑ کر بہتر قیمت مل رہی ہے۔ ڈرون اور اسمارٹ آب پاشی ٹیکنالوجی کاشتکاری کو آسان اور جدید بنا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے قدرتی کاشتکاری، فصلوں کے تنوع اور زرعی آلات پر سبسڈی کے ذریعے کسانوں کو خود کفیل بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ حکومت نے کسانوں کو 3 لاکھ روپے تک کا قلیل مدتی قرض سود پر سبسڈی کے تحت کسان کریڈٹ کارڈ (کے سی سی) کے ذریعے 7 فیصد سود پر دستیاب کرایا ہے، بروقت ادائیگی پر 3 فیصد اضافی رعایت دستیاب ہے، جس سے مؤثر شرح سود 4 فیصد تک کم ہو جاتی ہے۔ ملک میں 7.75 کروڑ سے زیادہ کے سی سی اکاؤنٹس ہیں، جس کی وجہ سے کسانوں کو سستے اور قابل رسائی قرض مل رہے ہیں۔ 'مردا سواستھیہ کارڈ'، 'ای-نام'، 'ڈرون'، 'اسمارٹ آب پاشی' اور زرعی آلات پر سبسڈی وغیرہ کے ذریعے کاشتکاری کو جدید اور پائیدار بنایا جا رہا ہے۔

چنا، مسور، اُڑد اور ارہر جیسی فصلوں کی خریداری اور ادائیگی کے نظام کو مزید مضبوط کیا گیا ہے تاکہ کسانوں کو ان کا پورا حق بروقت مل سکے۔ پرائس سپورٹ اسکیم (پی ایس ایس)، قیمت میں کمی کی ادائیگی کی اسکیم (پی ڈی پی ایس)، مارکیٹ انٹروینشن اسکیم (ایم آئی ایس) اور پرائس اسٹیبلائزیشن فنڈ (پی ایس ایف) کو 'پردھان منتری انیہ داتا آئے سنرکشن ابھیان' (پی ایم - اے اے ایس ایچ اے) کے تحت لاگو کیا گیا ہے۔ پی ایس ایس کے تحت دلہن، تلہن کے بیج اور کھوپرا براہ راست کسانوں سے ایم ایس پی پر خریدے جاتے ہیں۔ 25-2024 میں 19.97 لاکھ میٹرک ٹن سویابین اور 17.73 لاکھ میٹرک ٹن مونگ پھلی کی خریداری کی گئی جو کہ اب تک کی سب سے زیادہ ہے۔ تور، اُڑد اور مسور کی 100 فیصد خریداری کو یقینی بنایا گیا ہے، جس سے ان فصلوں کی کاشت کو فروغ ملا ہے۔ پی ڈی پی ایس کے تحت ایم ایس پی اور بازار کی قیمت کے درمیان فرق کی تلافی تلہن کے کسانوں کو براہ راست ان کے اکاؤنٹس میں کی جاتی ہے۔

ریاستوں کو خریداری کے لیے مناسب مقدار کی منظوری دے دی گئی ہے اور ضرورت کے مطابق وقت کی حد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ ایم آئی ایس کے تحت کرناٹک میں ادرک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں لال مرچ، مدھیہ پردیش، اڈیشہ، چھتیس گڑھ اور آندھرا پردیش میں این سی سی ایف اور این اے ایف ای ڈی کے ذریعے ٹماٹر کی خریداری کی گئی ہے۔ گجرات کو چنے کی خریداری کے لیے 3.27 لاکھ میٹرک ٹن کی منظوری دی گئی ہے۔ مہاراشٹر میں تور اور آسام میں سرسوں کی خریداری کی مدت بڑھا دی گئی ہے۔ کرناٹک میں ادرک کی خریداری کے لیے ایم آئی ایس کا نفاذ کیا گیا ہے۔ حکومت نے دالوں میں مشن آتم نربھر بھارت کے تحت پی ایس ایس کے لیے سرکاری گارنٹی کو 45,000 (پینتالیس ہزار) کروڑ روپے سے بڑھا کر 60,000 (ساٹھ ہزار) کروڑ روپے کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے تاکہ خریداری اور ذخیرہ کرنے کے عمل کو مزید مستحکم کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ خریدی گئی فصلوں کو فوری طور پر ٹھکانے لگانے کے لیے رہنما خطوط جاری کیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم کی قیادت میں مرکزی حکومت نے ٹی او پی (ٹماٹر، پیاز، آلو) (فصلوں کے ذخیرہ اور نقل و حمل کے اخراجات کی ادائیگی کے لیے ایک نیا نظام بھی نافذ کیا ہے۔

آج سائنس اور ٹکنالوجی کا دور ہے۔ ہمارے سائنسدان کاشتکاری کو ترقی یافتہ اور ترقی یافتہ بنانے کے لیے بہت سے تجربات کر رہے ہیں۔ لیب میں کی جانے والی تحقیق کو زمین تک پہنچانے اور کسانوں کو سائنس سے براہ راست جوڑنے کے لیے ملک بھر میں 'وکست کرشی سنکلپ ابھیان' شروع کیا گیا ہے۔ اس کے تحت 29 مئی سے 12 جون تک ملک کے 700 سے زائد اضلاع میں 16 ہزار سائنس داں گاؤں گاؤں جا کر کسان بھائیوں اور بہنوں کو کاشتکاری کی جدید تکنیکوں، بہتر بیجوں، نامیاتی کھادوں اور آب و ہوا کے موافق کھیتی کے طریقوں کے بارے میں جانکاری دے رہے ہیں، جس سے نہ صرف پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ ہندوستانی معیشت کو بھی ترقی ملے گی۔ ان تمام اقدامات اور کامیابیوں کے ساتھ مودی حکومت نے کسانوں کے مفاد میں تاریخی اور فیصلہ کن قدم اٹھایا ہے۔ تکنیکی اختراعات کے ساتھ ساتھ یہ اقدامات کسانوں کو خود انحصار اور خوش حال بنانے کی سمت میں سنگ میل ہیں۔ یہ عزم مستقبل میں بھی اٹل رہے گا، تاکہ ہمارے کسان بااختیار ہوں اور ملک زرعی سپر پاور بننے کی طرف بڑھے۔

(مرکزی وزیر برائے زراعت و بہبود کسان)

نظامتِ مظاہر علوم: دیواریں خاموش، سوالات گویا

مولانا قاری اسحاق گورا

ہمیں اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند کے بعد کہیں نا کہیں مدارسِ دینیہ کی دنیا میں اگر کسی ادارے کو فکری اور تعلیمی مرکزیت حاصل ہے تو وہ جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور ہے۔ یہ صرف ایک مدرسہ نہیں بلکہ ایک روایت، ایک مزاج اور ایک علمی تسلسل کا نام ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب کوئی عظیم شخصیت رخصت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ صرف ایک فرد نہیں، بلکہ ایک عہد، ایک طرزِ فکر، ایک سکوت اور ایک وقار بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ مظاہر علوم وقف کی فضا بھی حالیہ دنوں کچھ اسی طرح کی ایک پرانی روشنی کو الوداع کہہ چکی ہے

مرحوم مولانا محمد سعیدی کی رحلت نے اس مدرسہ کی پیشانی پر ایک سوالیہ لمحہ رقم کر دیا۔ یہ سوال کہ اب نظامت کا یہ بوجھ کس کاندھے پر رکھا جائے؟ اور کیا وہ کندھا صرف عمر، نسبت اور توقع کا مجموعہ ہوگا یا تدبر، تجربے اور طرزِ قیادت کا مرقع؟

بزرگ عالم دین مولانا اسلام الحق کو قائم مقام ناظم مقرر کیا گیا۔ یہ بات تدبر سے بھرپور تھی، کہ بعض منازل عارضی قدموں سے عبور کی جاتی ہیں۔ ان کی علمی قامت، فکری استحکام اور بردباری اس ذمہ داری کے لیے ایک فطری انتخاب تھے۔ ساتھ ہی مرحوم ناظم کے فرزند مولانا بدران سعیدی کو نائب ناظم مقرر کیا گیا۔ ایک نوجوان، ایک متحرک شخصیت، اور شاید ایک ایسی علامت جو تسلسل اور وراثت کی آمیزش سے قائم کی گئی۔

لیکن بعض سوالات، جو برسرِ زبان نہیں، مگر فضا میں تحلیل ہیں، وہ یوں ابھرنے لگے جیسے کوئی پرانا کتب خانہ خاموشی سے کسی پرانی تحریر کو دہرا رہا ہو:

کیا نظامت جیسا منصب، جو ایک پورے ادارے کا اخلاقی توازن سنبھالتا ہے، کسی ایسے فرد کو سونپا جا سکتا ہے جس کے تجربات ابھی تعلیمی مراحل سے گزر رہے ہوں؟

اگر نوجوان قیادت کی حوصلہ افزائی مقصود تھی، تو کیا مظاہر کے دیگر فضلاء یا سینئر اساتذہ اس اعتماد کے مستحق نہ تھے؟

نائب ناظم کی تقرری میں جو رفتار اختیار کی گئی، وہ عمومی تعلیمی اداروں میں مشورہ و وقار سے گزرنے والا عمل نہیں لگتی ہی تو کیا یہ "اعلان" پہلے سے طے شدہ تھا؟

کیا تدبیر کا دائرہ صرف قرابت اور نسبت کے ارد گرد محدود ہو گیا ہے؟

یہ بات قابلِ فہم ہے کہ ہر تبدیلی پر سوال اٹھتے ہیں۔ مگر ہر سوال بغاوت نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی سوال محض چراغ کی لو کو محفوظ رکھنے کی کوشش ہوتی ہے۔ مدرسے کے فضلاء، متعلقین، اور وہ خاموش مخلصین جو ہر دینی ادارے کو دل سے عزیز رکھتے ہیں، ان کے ذہن میں اگر کوئی سوال ابھرا ہے تو وہ صرف اسی خوف کے زیرِ اثر ہے کہ "کہیں یہ علمی ادارہ بھی رفتہ رفتہ ایسی سمت نہ بڑھ جائے جہاں فیصلے دلیل سے کم اور تعلق سے زیادہ چلیں۔"

کوئی بھی قوم تبھی آگے بڑھتی ہے جب وہ نوجوانوں کو قیادت کے لیے تیار کرے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ لیکن "تیاری" کا مطلب صرف عہدہ دینا نہیں ہوتا، بلکہ تجربے، مشاہدے، اور تدریجی ترقی کے مراحل سے گزارنا ہوتا ہے۔

کیا نائب ناظم کا عہدہ بھی تربیتی مرحلے میں آتا ہے؟

یا یہ خود ایک ایسا مقام ہے جس پر پہنچ کر دوسروں کی تربیت کی جاتی ہے؟

یہ وہ بنیادی سوال ہے جسے بے شمار تعلیم یافتہ اذہان اپنی نجی محفلوں میں دہرا رہے ہیں، مگر ادب اور احترام کے باعث کھلے لفظوں میں نہ کہہ سکے۔

یہ ادارہ "وقف" ہے یعنی کسی فرد، خاندان یا نسل کی ملکیت نہیں۔ یہ امانت ہے، اعتماد ہے، اور قوم کی طرف سے عائد کردہ ایک ذمہ داری۔ اس امانت کی رکھوالی اگر محض رشتہ داری، جذبات یا تعجیل سے متاثر ہو جائے، تو گویا مستقبل کی بنیادیں کچھ نازک اینٹوں پر اٹھ رہی ہوں۔

لوگ پوچھتے ہیں، نہ زور سے، نہ غصے میں بلکہ تھوڑے دکھ سے:

کیا وقف کی روح یہ اجازت دیتی ہے کہ ایک اہم عہدہ "بلا اعلانِ عام" کسی ایسے ہاتھ میں دے دیا جائے جسے ابھی وقت نے پرکھا نہ ہو؟

یہ سب محض ایک مکالمہ ہے، کوئی منشور یا مطالبہ نہیں۔ نہ کوئی شکوہ ہے، نہ شکایت۔ صرف ایک نرمی سے لکھی گئی عرضداشت ہے جو ان اذہان سے نکل کر صفحۂ قرطاس پر آئی ہے جو اس ادارے کو صرف ایک مدرسہ نہیں، ایک فکر، ایک روایت اور ایک امید سمجھتے ہیں۔ اگر نوجوان قیادت کی تقرری فی الواقع باصلاحیت ہاتھوں میں ہوئی ہے، تو اللہ اسے بابرکت بنائے۔ مگر اگر اس فیصلے میں کوئی توازن، مشورہ یا غور و خوض کا پہلو کمیاب رہا ہو، تو آنے والے دن اس کی یاد دہانی خود بخود کروا دیں گے۔

جب کسی علمی ادارے میں تبدیلی آتی ہے تو اس کی گونج صرف چار دیواری تک محدود نہیں رہتی، بلکہ فضلاء، اہلِ علم، اور درد مند حلقے اس تبدیلی کو دل سے محسوس کرتے ہیں۔ مظاہر علوم وقف میں جو حالیہ تقرریاں ہوئیں، وہ بظاہر ایک ادارہ جاتی عمل ہے۔ مگر ایسے ادارے جہاں علم، تقویٰ، روایات اور قوم کی نظریاتی تربیت پروان چڑھتی ہو، وہاں ہر فیصلہ محض "انتظامی" نہیں ہوتا، بلکہ وہ ایک پیغام بن جاتا ہے۔ مرحوم مولانا محمد سعیدی کے جانے کے بعد یہ سوال فطری تھا کہ ان کی جگہ کون لے گا۔ ان کی نظامت کے اکیس سال نہ صرف طویل، بلکہ پُر حکمت بھی تھے۔ ان کے جانے کے بعد ادارہ جیسے ایک خالی کرسی کو نہیں، ایک مکمل عہد کو رخصت کر چکا ہو۔ ایسے میں اگر کوئی تبدیلی آتی ہے، تو اس کا جائزہ لینا، اس پر اظہارِ خیال کرنا یا نرمی سے سوال اٹھانا، نہ صرف علمی رویہ ہے بلکہ ادارے سے محبت کا تقاضا بھی۔

اس تحریر میں کسی شخصیت کو ہدف بنانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ نہ کسی کے کردار پر انگلی اٹھائی گئی، نہ فیصلوں کی نیت پر شبہ کیا گیا۔ بلکہ جو کچھ لکھا گیا وہ ایک فکری مکالمہ ہے، جو قوم کے اُن نوجوان ذہنوں، بزرگ فضلاء، اور خاموش محسنوں کی نمائندگی کرتا ہے جو ادارے کو فقط ایک "مدرسہ" نہیں بلکہ "تحریک" سمجھتے ہیں۔ مولانا اسلام الحق جیسے بزرگ کا قائم مقام ناظم بنایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ تدبر، تجربہ اور بردباری کو وقتی طور پر رہنمائی کا حق دیا گیا۔ یہ ایک خوش آئند پہلو ہے، جو کم از کم یہ تسلی ضرور دیتا ہے کہ انتظامیہ نے کچھ فیصلے نہایت متانت سے کیے۔ البتہ مولانا بدران سعیدی کی بطور نائب ناظم تقرری، اس پہلو سے سوالات کو جنم دیتی ہے کہ کیا واقعی اس وقت مظاہر میں کوئی اور ایسا فرد موجود نہ تھا جو تجربے، فکری پختگی اور علمی فراست میں بہتر ہوتا؟ یا پھر یہ تقرری ایک خاندانی تسلسل کی نمائندہ ہے، جس پر خاموشی سے سر ہلایا گیا؟ ان سوالات کو اٹھانا کوئی الزام نہیں، بلکہ ایک فکری امانت ہے جسے زبان دی گئی۔

اگر واقعتاً مولانا بدران کی ذات میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو ایک ادارے کے نائب ناظم کے لیے ضروری ہیں تو ان کا تقرر باعثِ فخر ہے۔ اور اگر انہیں وقت کے ساتھ اس قابل بنایا جا رہا ہے، تو یہ عمل شفافیت اور تدریج کا متقاضی ہے، تاکہ تعلیمی اداروں کے نظم و نسق کو شخصی تاثر سے بلند رکھا جا سکے۔

مدرسے وقف ہوتے ہیں، اور وقف کی بنیادی روح یہ ہے کہ اسے ذاتی مفادات، خاندانی تعلقات یا گروہی مفاہمتوں سے آزاد رکھا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آنے والے کل میں کوئی طالبعلم، کوئی استاذ یا کوئی محقق یہ لکھنے پر مجبور ہو کہ فیصلے نظریے سے نہیں، نسبت سے ہوئے تھے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ شوریٰ کے بعض معزز اراکین نے ان تقرریوں پر "اطمینان" ظاہر کیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ شاید فیصلوں کے پیچھے کوئی حکمت ہے، جو عام آنکھ کو فی الوقت نظر نہ آئے۔ مگر اس حکمت کو واضح کرنا، اس پر بات چیت کا ماحول پیدا کرنا، اور فکری حلقوں کے تحفظات کو نرمی سے سننا بھی ایک تعلیمی ادارے کا وقار بڑھاتا ہے۔

اختتام پر ہم پھر دہراتے ہیں کہ یہ تحریر کسی تحریک، کسی گروہ یا کسی اندرونی سیاست کا حصہ نہیں۔ یہ صرف ان سوالات کی بازگشت ہے جو دبی زبان سے کئی فضلاء، اساتذہ، اور اہلِ فکر کے دلوں میں گردش کر رہے ہیں۔ یہ سوال نہ مخالفت ہیں، نہ تردید؛ یہ صرف وہ دبے دبے جملے ہیں جو احترام اور درد کے درمیان کہیں کھڑے رہ جاتے ہیں۔

مظاہر علوم وقف ایک عظیم ادارہ ہے، اور اس کی عظمت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اس کے فیصلے علم، عدل، شفافیت اور تقویٰ پر مبنی رہیں گے۔ اگر نئی نسل کو قیادت دینی ہے، تو پہلے انہیں وقت کی سخت دھوپ میں کندن بنانا ہوگا۔ اگر تعلقات پر فیصلے کرنا ہیں تو پھر اداروں کو نجی خانقاہوں کا درجہ دے دینا چاہیے۔

ہمیں امید ہے، اور یہ امید بھی اسی مظاہر سے ہے، کہ وہاں علم کی روشنی، نسبت کی دھند کو چیرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ مگر اگر فیصلہ سازی کا چراغ صرف خاندانی ناموں کی روشنی سے جلایا جائے، تو پھر ایک دن کتابیں سوال کریں گی:

کیا یہ مدرسہ تھا یا موروثی مکتب؟

اگر تقویٰ، تجربہ اور تدبر کو چپ کرا کے صرف عمر اور نسبت کو بولنے دیا جائے، تو پھر نصاب میں قائدانہ اصول کے باب کو بے شک حذف کر دیا جائے۔

لیکن ہمیں یقین ہے، مظاہر علوم وقف جیسا ادارہ، تاریخ کے اس موڑ پر خود کو شخصیات کی جاگیر نہیں بننے دے گا۔ کیونکہ اگر یہ مدرسہ بھی نسبتی اہلیت کی راہ پر چل نکلا، تو آنے والی نسلیں شاید صرف "شجرہ" یاد رکھیں گی، علم کا شوق نہیں۔ بس دعا یہی ہے کہ فیصلہ سازوں کو وہی بصیرت عطا ہو، جو میراث میں نہیں، مجاہدے میں ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

محبت: مقدس جذبہ یا دہکتا جنون؟

مَسْعُود مَحْبُوب خان (ممبئی)

محبت ہو اگر ہو پاکیزہ جذبہ
تو بن جاتی ہے وہ جنّت کا رستہ

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو انسانی جذبات، تعلقات اور احساسات کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ ان کے لیے واضح حدود و قیود بھی متعین کرتا ہے۔ محبت، جسے قرآن نے "مودت" اور "رحمت" کے بلند عنوانات سے تعبیر کیا، دراصل ایک ایسی نعمت ہے جو انسان کو انسان سے جوڑتی ہے، دلوں میں سکون پیدا کرتی ہے، اور تعلقات میں وفا اور استحکام کا ذریعہ بنتی ہے۔ مگر جب یہی محبت شریعت کی رہنمائی سے آزاد ہو جائے، نفس کی پیروی کا شکار ہو جائے، اور ذمہ داری و طہارت سے خالی ہو کر فقط خواہشات کی تسکین کا ذریعہ بن جائے، تو یہ نعمت فتنہ بن جاتی ہے -- اور فتنہ، جیسا کہ قرآن کہتا ہے، اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" (فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے)۔

آج کا انسان جدیدیت اور آزادی کے نام پر محبت کو جس طرح کا کھیل بنا چکا ہے، وہ نہ صرف اخلاقی پستی کا مظہر ہے بلکہ معاشرتی تباہی کا پیش خیمہ بھی۔ قرآن و سنّت نے جس محبت کو نکاح کے بابرکت ادارے کے ذریعے تحفظ دیا، موجودہ معاشرے نے اسے حرام تعلقات، خیانت، اور نفس پرستی کی نذر کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب محبت کے قصے محبت کی تکمیل پر نہیں، بلکہ خون، بے وفائی، قتل اور بربادی پر ختم ہونے لگے ہیں۔

نکاح میں ہے راحتِ دل و جاں
یہی ہے سنّت، یہی ہے قرآں

یہ مضمون محض ایک جذباتی کہانی نہیں، بلکہ معاشرے کے اخلاقی زوال، بے راہ روی، اور اسلامی اقدار سے دوری کی ایک عبرت انگیز تصویر ہے۔ اسے صرف ایک فرد کا جرم سمجھ کر نظرانداز کر دینا کافی نہیں، بلکہ پوری قوم کو خود احتسابی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب معاشرہ اجتماعی طور پر محبت کو فحاشی، تعلقات کو بے قاعدگی، اور رشتوں کو وقتی تسکین کا نام دے دے، تو پھر ایسی محبت صرف تباہی لاتی ہے -- دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی۔

محبت ایک ایسا لطیف، نازک اور بلند مقام رکھنے والا جذبہ ہے، جو اگر خلوص، احترام اور ذمہ داری سے خالی ہو جائے، تو صرف تباہی لاتا ہے۔ یہ صرف دلوں کا کھیل نہیں، زندگیوں کا آئینہ ہے -- اور جب آئینہ جھوٹ کے غبار سے دھندلا جائے، تو چہرے پہچانے نہیں جاتے، اور انجام اندوہناک ہو جاتے ہیں۔ یہ کہانی صرف دو افراد کی نہیں، بلکہ ہمارے معاشرتی رویّوں کے بگاڑ اور اخلاقی قدروں کی شکست و ریخت کی آئینہ دار ہے -- وہ قدریں جو کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد ہوا کرتی ہیں۔ آج کا انسان، جذبات کی اندھی دوڑ میں، شاید یہ بھول بیٹھا ہے کہ انسانیت، عزّت، وفاداری اور خود زندگی، یہ سب کسی لمحاتی خواہش سے کہیں زیادہ قیمتی چیزیں ہیں۔ اور اگر ان سب کو داؤ پر لگا دیا جائے، تو اس کے انجام کے لیے کسی اور کو نہیں، خود معاشرے کو تیار رہنا ہوگا۔

یہی کچھ اُس عورت کے ساتھ ہوا -- جو تین بچّوں کی ماں تھی، عمر کی تیس سے زائد بہاریں دیکھ چکی تھی، مگر دل کے کسی کونے میں وہ محبت، وہ وارفتگی، وہ رنگینی، جسے فلمی دنیا میں رومان کا نام دیا جاتا ہے، اس کے لمس سے اب تک محروم تھی۔ وہ پیاس و لمس، وہ تشنگی اب بھی باقی تھی، جو محبت، وارفتگی، اور فلمی رومان کے تصور سے وابستہ ہوتی ہے۔ شاید وہ محبت کے اس ذائقے سے ناواقف تھی، جس کی رنگینیاں ہر طرف بکھری ہوتی ہیں، مگر اکثر محض خواب ہی ثابت ہوتی ہیں۔

ایک روز، ایک ہجوم سے بھرے میلے میں، اس کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی۔ وہ عمر میں اس سے دس برس چھوٹا تھا، اور شاید جذبات کے پہلے سفر کے لیے بے قرار بھی۔ چند رسمی جملے، چند نگاہوں کی جھجک، اور پھر فون نمبروں کا تبادلہ -- آغاز ہو چکا تھا۔ رابطے کا یہ سلسلہ تیزی سے آگے بڑھا۔ ملاقاتیں ہوئیں، قربتیں بڑھیں، اور رفتہ رفتہ وہ سب کچھ ہونے لگا، جو اکثر محبت کے نام پر جائز و ناجائز کی حدود کو مٹا دیتا ہے۔ ایک ایسی دنیا بسنے لگی تھی، جس کا دروازہ بند تھا مگر انجام کھلا۔ مگر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود تھی کہ محبت کی گلی بہت تنگ ہوتی ہے -- اتنی تنگ کہ ذرا سی لغزش بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔

جہاں جذبات ہوں بے لگام
وہاں بربادی ہو انجام

جلد ہی عورت کے شوہر کو شک ہونے لگا۔ وہ فاصلے اختیار کرنے لگی۔ ممکن ہے اس کے لیے یہ تعلق صرف ایک وقتی کشش تھا، ایک خلا جسے وقتی طور پر پُر کیا جا سکا۔ اب اسے اپنے اصل دائرے، اپنے خاندان، اپنے بچّوں، اور اپنی زندگی کی طرف لوٹ جانا تھا۔ لیکن نوجوان کے لیے یہ سب کچھ زندگی کا مرکز بن چکا تھا۔ وہ اس رشتے کو دل سے سچ مان بیٹھا تھا۔ جب فاصلوں نے شدت اختیار کی تو اس نے ایک "آخری ملاقات" کا وعدہ لیا -- شاید دل میں یہ امید لیے کہ کچھ واپس مل جائے، شاید رشتہ ایک نئی کروٹ لے۔ مگر اُس ملاقات کے اختتام پر عورت نے وہ فیصلہ کن جملہ کہا: "اب دوبارہ رابطہ مت کرنا"۔

یہ جملہ، نوجوان کے لیے گویا ایک زلزلہ تھا۔ اُس کے جذبات کی زمین ہل گئی۔ اس کے دل پر ایک ایسا نشتر چلا، جو نہ صرف جذبات کو زخمی کر گیا بلکہ عقل کو بھی مفلوج کر گیا۔ اور پھر وہ قدم اٹھا لیا گیا، جو صرف تباہی کا پیش خیمہ ہو سکتا تھا -- اُس نے جنون کی حالت میں اپنی محبوبہ کو قتل کر دیا۔ یوں محبت کا وہ خواب، جو وارفتگی سے شروع ہوا تھا، المیے پر ختم ہوا۔ یہ محض ایک کہانی نہیں، ایک نشانِ عبرت ہے۔ معاشرے کو سوچنا ہوگا کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ کیا ہم جذبات کو اصولوں سے بالا رکھ کر اپنی بنیادیں کھو رہے ہیں؟ اور اگر ہاں -- تو ہم سب اس زوال کے شریک مجرم ہیں۔

محبت ایک لطیف اور بلند جذبہ ہے -- ایسا جذبہ جو دلوں کو جوڑتا ہے، روحوں کو ہم آہنگ کرتا ہے، اور زندگی کو ایک نئے مفہوم سے آشنا کرتا ہے۔ مگر یہی محبت، اگر خلوص سے خالی ہو، احترام سے محروم ہو، اور ذمہ داری سے دامن بچاتی پھرے، تو پھر یہ محض ایک فریب بن جاتی ہے -- ایک ایسی آگ جو سب کچھ راکھ کر دیتی ہے: اعتماد، عزّت، رشتے، اور آخرکار زندگی خود۔ یہ کہانی صرف دو افراد کی جذباتی لغزش کی داستان نہیں، بلکہ ایک بڑے معاشرتی زوال کی عکاس ہے۔ یہ ان قدروں کی خاموش موت کی علامت ہے جن پر انسانیت کا قصر استوار ہوتا ہے -- وفاداری، حرمتِ تعلق، وفورِ احساس، اور قربانی۔

ہمارا معاشرہ، جو بظاہر ترقی کے سفر پر ہے، دراصل اخلاقی طور پر ایک ایسی گہری کھائی کی طرف بڑھ رہا ہے جہاں جذبات کا تقدّس پامال ہو رہا ہے، جہاں تعلقات محض وقتی تسکین کے کھلونوں میں بدل چکے ہیں، اور جہاں انسان کی وقعت، صرف ایک "لمحاتی تجربے" سے زیادہ نہیں رہی۔ محبت جب نفس کی تسکین، معاشرتی بندشوں سے فرار، یا فلمی رومانس کی نقل بن جائے، تو وہ اپنی اصل کھو دیتی ہے۔ پھر وہ وہی بنتی ہے جو اس کہانی میں بنی -- بے لگام خواہش کا شکار، یک طرفہ شدّت کا مظہر، اور آخر میں خوں آشام انجام کا پیش خیمہ۔

ہمیں سوچنا ہوگا -- سنجیدگی سے، دیانت داری سے -- کہ کیا واقعی ہم اس محبت کو سمجھتے ہیں جسے ہم ہر گیت، ہر کہانی، ہر فلم اور ہر خیال میں دہراتے رہتے ہیں؟ یا ہم صرف اس کے سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں؟ اگر محبت سے عزّت رخصت ہو جائے، اگر وہ فریب، خودغرضی اور غیر اخلاقی آزادی کا بہانہ بن جائے، تو پھر ہمیں کسی قاتل کو موردِ الزام نہیں ٹھہرانا چاہیے -- اس سانحے کے پیچھے صرف ایک شخص نہیں، ایک سوچ، ایک بے مہار رویہ اور ایک خاموش معاشرہ ہوتا ہے۔

ایسے میں اخلاقیات کے پرچارک اگر خاموش ہیں، یا طنز کا نشانہ بن رہے ہیں، تو یہ نہایت افسوسناک ہے -- کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو اندھیرے میں جلتے چراغوں کی مانند ہیں، جن کی روشنی کبھی راہ دکھا سکتی تھی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم محبت کو ایک ذمہ داری، ایک عہد، اور ایک صداقت سمجھیں۔ وگرنہ، یہ "محبت کی گلی" مزید تنگ ہوتی جائے گی -- اتنی تنگ کہ آخرکار صرف اندھیرا باقی رہ جائے گا، اور ایک اور لاش۔

نہ دل بچتا ہے، نہ جسم و جاں،
رہ جاتی ہے فقط اک خالی آغوشِ فغاں

اسلام، محبت کو فطری جذبہ مانتا ہے، لیکن اس کی رہنمائی میں محبت کو پاکیزگی، وفاداری اور طہارت کا پیکر بنایا گیا ہے۔ قرآن و سنّت کی تعلیمات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ہر جذبہ، خواہ وہ کتنا ہی فطری اور دلکش کیوں نہ ہو، اگر اس کی باگ نفس کے ہاتھ میں دے دی جائے اور شریعت کے اصولوں سے آزاد کر دیا جائے، تو وہ انسان کو حیوانی سطح تک گرا دیتا ہے۔

محبت، جب اللّٰہ کی رضا اور حلال دائرے میں ہو، تو یہ عبادت بن جاتی ہے۔ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: "لم یُرَ للمتحابین مثل النکاح"، محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (حلال) چیز کوئی نہیں دیکھی گئی" (سنن ابن ماجہ: 1847)۔

اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ محبت اگر حدود اللّٰہ کے تابع ہو، تو وہ خاندان کی بنیاد مضبوط کرتی ہے، نسلوں کو سنوارتی ہے، اور معاشرے میں سکون، عفّت اور رحمت کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر یہی محبت شہوت، خودغرضی اور معاشرتی بغاوت کا روپ دھار لے، تو پھر وہ نہ صرف فرد کو برباد کرتی ہے بلکہ پورے معاشرے کے لیے زہرِ قاتل بن جاتی ہے۔ لہٰذا، ہمیں ضرورت ہے کہ ہم محبت کو "مقدس جذبہ" کی حیثیت دیں -- ایسا جذبہ جو خلوص، وفا، اور شرعی حدود کے اندر پروان چڑھے۔ اس کے برعکس، اگر محبت کو "دہکتا جنون" بنا دیا جائے، تو وہ انسان کو ظالم، سفاک اور کبھی کبھار قاتل بنا دیتی ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں نفس کے فریب سے بچائے، ہمارے جذبات کو ایمان اور شریعت کے تابع کرے، اور ہمارے دلوں کو اُس محبت سے روشن کرے جو ہمیں اُس کی محبت تک لے جائے کیونکہ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ"

ایمان والے اللّٰہ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں" (سورہ بقرہ: 165)۔ آیئے ہم محبت کو پھر سے عبادت بنائیں، نہ کہ خواہشات کا کھلونا۔

اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ" یہ عشق کی معراج
باقی سب کچھ محض دھوکہ، فریب و سماج

☆☆☆☆

مومن لغویات اور لایعنی باتوں سے دور رہتا ہے

عبدالعزیز

سورہ مومنون میں فرد اور معاشرے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دس ایسی آیتیں نازل کی ہیں جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے "مجھ پر دس ایسی آتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔" ان آیتوں میں سے ایک آیت ہے جس کا ترجمہ ہے۔ "(مومن) لغویات سے دور رہتے ہیں۔" لغو ہر اس بات اور کام کو کہتے ہیں جو فضول، لایعنی اور لاحاصل ہو۔ جن باتوں یا کاموں کا کوئی فائدہ نہ ہو، جن سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہو، جن کی کوئی حقیقی ضرورت نہ ہو، جن سے کوئی اچھا مقصد حاصل نہ ہو، وہ سب "لغویات" ہیں۔

"معرضون" کا ترجمہ ہم نے "دور رہتے ہیں" کیا ہے۔ مگر اس سے بات پوری طرح ادا نہیں ہوتی۔ آیت کا پورا مطلب یہ ہے کہ وہ لغویات کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کی طرف رخ نہیں کرتے۔ ان میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے، جہاں ایسی باتیں ہو رہی ہوں یا ایسے کام ہو رہے ہوں وہاں جانے سے پرہیز کرتے ہیں، ان میں حصہ لینے سے اجتناب کرتے ہیں، اور اگر کہیں ان سے سابقہ پیش آہی جائے تو ٹل جاتے ہیں، کترا کر نکل جاتے ہیں، یا بدرجہ آخر بے تعلق ہو رہتے ہیں۔ اسی بات کو دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ (الفرقان۔ آیت: ۷۲) یعنی جب کسی ایسی جگہ سے ان کا گزر ہوتا ہے جہاں لغو باتیں ہو رہی ہوں، لغو کام ہو رہے ہوں وہاں سے مہذب طریقے پر گزر جاتے ہیں۔

یہ چیز، جسے اس مختصر سے فقرے میں بیان کیا گیا ہے، دراصل مومن کی اہم ترین صفات میں سے ہے۔ مومن وہ شخص ہوتا ہے جسے ہر وقت اپنی ذمہ داری کا احساس رہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا دراصل ایک امتحان گاہ ہے اور جس چیز کو زندگی اور عمر وقت کے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ درحقیقت ایک پنی تلی مدت ہے جو اسے امتحان کے لئے دی گئی ہے۔ یہ احساس اس کو بالکل اس طالب علم کی طرح سنجیدہ اور مشغول اور منہمک بنا دیتا ہے جو امتحان کے کمرے میں بیٹھا اپنا پرچہ حل کر رہا ہو، جس طرح اس طالب علم کو یہ احساس ہوتا ہے کہ امتحان کے یہ چند گھنٹے اس کی آئندہ زندگی کے لئے فیصلہ کن ہیں، اور اس احساس کی وجہ سے وہ ان گھنٹوں کا ایک ایک لمحہ اپنے پرچے کو صحیح طریقے سے حل کرنے کی کوشش میں صرف کرڈالنا چاہتا ہے اور ان کا کوئی سیکنڈ فضول ضائع کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا، ٹھیک اسی طرح مومن بھی دنیا کی اس زندگی کو انہی کاموں میں صرف کرتا ہے جو انجام کار کے لحاظ سے مفید ہوں۔ حتیٰ کہ وہ تفریحات اور کھیلوں میں سے بھی ان چیزوں کا انتخاب کرتا ہے جو محض تضیع وقت نہ ہوں بلکہ کسی بہتر مقصد کے لئے اسے تیار کرنے والی ہوں۔ اس کے نزدیک وقت "کاٹنے" کی چیز نہیں ہوتی بلکہ استعمال کرنے کی چیز ہوتی ہے۔

علاوہ بریں مومن ایک سلیم الطبع، پاکیزہ مزاج، خوش ذوق انسان ہوتا ہے۔ بیہودگیوں سے اس کی طبیعت کو کسی قسم کا لگاؤ نہیں ہوتا۔ وہ مفید باتیں کرسکتا ہے، مگر فضول گپیں نہیں ہانک سکتا۔ وہ ظرافت اور مزاح اور لطیف مذاق کی حد تک جا سکتا ہے، مگر ٹھٹھے بازیاں نہیں کر سکتا، گندہ مذاق اور مسخرہ پن برداشت نہیں کر سکتا، تفریحی گفتگوؤں کو اپنا مشغلہ نہیں بنا سکتا، اس کے لئے تو وہ سوسائٹی ایک مستقل عذاب ہوتی ہے جس میں کان کسی وقت بھی گالیوں سے، غیبتوں اور تہمتوں اور جھوٹی باتوں سے، گندے گانوں اور فحش گفتگوؤں سے محفوظ نہ ہوں۔ اس کو اللہ تعالیٰ جس جنت کی امید دلاتا ہے اس کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی بیان کرتا ہے کہ **لاتسمع فیھا لاغیہ**، "وہاں تو کوئی لغویات نہ سنے گا۔" (تفہیم القرآن، جلد سوم)

"یہ زندگی پر نماز کا اثر بیان ہوا ہے۔ لغو سے مراد ہر وہ قول و فعل ہے جو زندگی کے اصل مقصد رضائے الٰہی سے غافل کرنے والا ہو، قطع نظر اس سے کہ وہ مباح ہے یا غیر مباح۔ جس نماز کے اندر خشوع ہو اس کا اثر زندگی پر لازماً یہ پڑتا ہے کہ فضول، غیر ضروری، لایعنی، بے مقصد چیزوں سے آدمی احتراز کرنے لگتا ہے۔ اس کو ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ اگر میں نے کوئی فضول قسم کی حرکت کی تو اپنے عالم الغیب مالک کو ایک روز منہ دکھانا ہے اور اس چیز کی شب و روز میں کم از کم پانچ بار اس کو یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کا ضمیر اتنا بیدار اور حساس ہو کہ ہر غیر ضروری حرکت سے اس کی طبیعت انقباض محسوس کرے وہ کسی بڑے بے حیائی اور برائی کا مرتکب بھی مشکل ہی سے ہوگا۔ نماز کا زندگی پر یہی اثر سورۂ عنکبوت میں یوں بیان ہوا ہے۔ "نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔" روکنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ایک نہایت ہی موثر واعظ و زاجر ہے جو شب و روز میں پانچ مرتبہ انسان کو تذکیر کرتی رہتی ہے کہ دربارِ الٰہی کے شایانِ شان اعمال و کردار کیا ہیں اور انسان کو کہاں جانا ہے اور اس کے لئے اس کو کیا تیاریاں کرنی چاہئیں اور اپنے آپ کو کس سانچے میں ڈھالنا چاہئے۔

آیت کا اصل مفہوم تو یہی ہے لیکن موقع کلام ایک اور ضمنی مفہوم کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ اس میں مخالفین کی ان خرافات پر ایک تعریض بھی ہے جو وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر وقت بکتے رہتے تھے۔ یہ مفہوم سورہ قصص کی اس آیت سے نکل رہا ہے۔

"اور جب وہ کوئی فضول بکواس سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے ساتھ تمہارے اعمال۔" (قصص۔۵۵)

یہی مضمون دوسرے مقام میں "اور کسی باطل میں شریک نہیں ہوتے اور بے ہودہ چیز پر سے ان کا گزر ہوتا ہے تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔" (فرقان: ۷۲) کے الفاظ سے ادا ہوا ہے۔ ان آیات کی روشنی میں زیر بحث آیت سے یہ مدموم بھی نکلتا ہے کہ اللہ کے یہ بندے مخالفین کی ژاژ خائیوں میں اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے اپنے رب کے ذکر اور اس کی آیات کے فکر میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ (تدبرِ قرآن۔ جلد۔۵)

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

محکوم و مجبور، مسلم دنیا، "ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات"

رشید پروین سوپور

ٹرمپ کا استقبال سعودی حکومت نے شاندار طریقے سے کیا، اس والہانہ استقبال میں آقا اور فرمانبردار غلاموں کی جھلکیاں بڑی آسانی سے سمجھی اور دیکھی جاسکتی تھیں، جب مسلم ملک کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اپنے بال کھلے چھوڑ کر اپنے سروں کا رقص پیش کیا۔ (شیطان نجد سے ہی سر نکالے گا۔ حدیث مبارک) ریاض میں ایک کانفرنس کے دوران ۶۰۰ سو ارب ڈالر کے معاہدے پر دستخط ہوئے، اس بڑی اور خطیر رقم کو سرمایہ کاری کا نام دیا گیا، ۔ قطر میں شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے ٹرمپ کے ساتھ 2.1 ٹریلین ڈالرس کی سرمایہ کاری پر دستخط کئے اور ٹرمپ کو ۴۰۰ ملین ڈالرس کا بوئینگ جیٹ تحفے میں پیش کیا، متحدہ عرب امارات نے ٹرمپ کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز عطا کیا۔ اس کے بعد دوران ملاقات ۲۰۰ ارب ڈالرس کی سرمایہ کاری پر دستخط ہوئے، ان ڈالرس سے امریکی فیکٹریوں میں مسلم دنیا کو فنا کرنے کے لئے بم اور بارود بنایا جاتا ہے ، سب کچھ دینے کے بعد کسی بھی مسلم ملک کے سربراہ کے ہونٹوں پر کوئی ہلکی سی شکایت یا شکوہ فلسطین کی نسل کشی پر نہیں آسکا، یہ ڈر، یہ خوف اور یہ غیر مشروط سرنڈر، مرگ مفاجات کے علاوہ اس سے کیا نام دیا جاسکتا ہے) ''تم میں جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے ، ان سے اللہ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی (النور ۵۵) اور اس ایمانی بیانیہ کے ساتھ لازماً یہ شرط بھی عائد ہوجاتی ہے کہ '' قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی ،، یہ لوگ ایماندار نہیں ہوں گے ۔ جب تک آپسی جھگڑوں میں یہ لوگ آپ ﷺ سے تصفیہ نہ کرادیں ۔ پھر اس پر کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پورا پورا تسلیم نہ کریں'' (النساء ٦٥) ان دو آیت کریمہ میں مسلم امہ اور مسلم معاشروں کو بنیادی طور پر سمجھایا گیا ہے اور یہ احکامات دئے گئے ہیں کہ زمانے میں امامت کے لئے مختصر طور پر رکن اوصاف کا ہونا لازمی ہے اور، ہم حال کا جائزہ لیتے ہیں تو آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ اپنے ، انتشار، اضطراب، کمزوری، ضعیفی، انحطاط اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے راستے کو ترک کرنے کے صلے میں ہم کسی طرح امامت کے مستحق نہیں اور اگلے آنے والے ادوار میں بھی ہمارے لئے یہ مقام نظر نہیں آتا ، بے شک ہماری حالت مغرب سے بھی گئی گذری اور بدتر ہے کیونکہ اس دور میں بھی جب مغربی تہذیب اخلاقی طور پر دیوالیہ ہوچکی ہے، اور عملی طور پر مردوزن اور جنسی رجحانات میں قوم لوط سے بھی آگے بازی لے چکی ہے، اور ایک خدا بیزار معاشرے کی تشکیل میں بہت آگے بڑھ چکی ہے لیکن عملی اور زمینی سطح پر یہ لوگ معاشرتی اور انفرادی طور پر ابھی کئی خوبیوں کے حامل ہیں اور اپنے اس اخلاقی طور زوال پذیر، جنسی بے راہرو معاشرے میں کئی اچھے اعلیٰ اقدار کے حامل ہیں ۔ ابھی تک ، ان کے حاکم معمولی خطاؤں پر مستعفی ہوجاتے ہیں، ورک کلچر ان میں موجود ہے، عدالتیں آزاد ہیں اور مبنی برانصاف بھی فیصلے ہوتے ہیں اور کسی بھی طرح ابھی تک اپنی حکومتوں کے پیسے چوری چھپے ہڑپ نہیں کرتے ۔ تعلیم کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے اور نہ عوام کی صحت اور علاج معالجوں میں کسی طرح کا کوئی غیر ذمہ دارانہ ماحول پنپنے دیتے ہیں ، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے طرز معاشروں کے مطابق ابھی تک عدل و انصاف قائم کئے ہوئے ہیں اور کوئی بھی انسان قانون اور آئین سے بالاتر نہیں ، حضرت علیؓ کا قول ہے کہ کفر کے معاشرے چل سکتے ہیں عدل و انصاف سے عاری معاشرے نہیں چل سکتے' یہی وجہ ہے کہ یہ معاشرے ابھی زمین پر اپنی تمام تر خباثتوں اور اللہ سے بغاوتوں کے باوجود زندہ ہیں ، امامت کے درجے پر فائض ہیں ، اور ابھی آگے بھی مستقبل میں آگے ہی رہیں گی ، اور اب اوپر کے اقتباس کی روشنی میں ذرا یہ غور کریں کہ مسلم ممالک میں اجتماعی، یا انفرادی طور پر کیا باقی بچا ہے؟ ہمارے پاس سرے سے کوئی خوبی ہی نہیں، نہ کوئی اصل اسلامی خوبی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی مغربی بہتر خوبی ہے ، ۔ ہمارے مسلم ممالک کے شہنشاہ آج بھی اربوں اور کھربوں ڈالرز خرچ کر کے دنیا کی بہترین نشاط اور تفریح گاہیں تعمیر کر کے اپنے اور اپنے خاندانوں کے لئے سونے چاندی کے جہاز مہیا تو رکھتے ہیں لیکن امریکی اور مغربی قوتوں کے سنگ آستاں پر سجدہ ریز ہونے کے لئے مجبور ہیں، مسلم ممالک کی تعداد لگ بھگ ۵۷ ہے جن میں مسلم دنیا کا واحد ایٹمی پاور پاکستان آج کی دنیا کے دونوں معاشروں کے لئے بھی نشان عبرت بنا ہوا ہے،،، کیا یہ ایک انہونی نہیں؟ ، کسی مسلم ملک کا کوئی تابناک مستقبل نظر نہیں آتا اور یہ کہ سب اور ہر طرح کے جائزے بتا رہے ہیں کہ مسلم دنیا پر چھائی ہوئی سنگین رات کی سحر کا ابھی گمان بھی نہیں کیا جاسکتا ہے عراق کی تباہی کیمیکل ویپن کی آڑ میں ہوئی تھی ایران کو مسلم دہشت گردی کی آماجگاہ قرار دے کر پابندیوں کا سامنا ہے۔ مصر اسلامی انقلاب ، برپا کرنے اور اخوان المسلمون کو اقتدار میں لانے کی سزا ابھی تک بھگت رہا ہے۔ کشمیر، فلسطین، چیچینا یا، روہنگایائی مسلم ، ماضی قریب میں سلواکیہ، ہرزیگونہ اور اس کے بعد، لیبیا، شام، افغانستان، لگ بھگ ساری مسلم دنیا جس بے دردی سے کچلی جارہی ہے اور جن اندھیروں میں پھینک دی گئی ہے ہمیں اس کا یا تو ادراک ہی نہیں یا شتر مرغ کی طرح اپنے پنکھوں میں سر چھپا لیا ہے ، اسرائیل ایک چھوٹی سی ناجائز ریاست جس کا ۱۹۴۸ سے پہلے کوئی وجود ہی نہیں تھا، اس وقت ۵۷ مسلم ممالک کے سینے پر مونگ دل رہی ہے اور مسلسل گریٹر اسرائیل کو عملی شکل دینے پر تیز رفتاری سے گامزن ہے،، اور اس مقصد کے لئے ہمارے شہنشاہ انہیں ہر قسم کا تعاون دے رہے ہیں ۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غیر مسلم ممالک ہم سے کتنا آگے اور سائینسی آسمانوں میں کہاں تک اپنی کمندیں ڈال چکے ہیں لیکن مسلم ممالک کا اس ڈرامے کو خاموش تماشیوں کی حثیت سے دیکھنے کے سوا اور کوئی کردار نہیں کیونکہ وہ سائنسی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک اور اقوام سے صدیوں پیچھے ہیں ، جب کہ قرآن حکیم نے مسلم کو شروع سے ہی تحقیق اور علم حاصل کرنے کی بار بار تلقین کی تھی ۔ دنیا کی خلافت اور امامت سے مسلم دنیا محروم کیوں ہے؟ نہ صرف محروم ہے بلکہ اب دنیا کی مظلوم ترین قوم ہے باطل اور مشرک اقوام ۔ مسلم قوم اور مسلم ممالک کو سرے سے مٹانے کے منصوبے بہت پہلے ہی تشکیل دے چکے ہیں اور بغیر کسی لاگ لپٹ کے اعلانیہ ان منصوبوں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ اور اس ''کارخیر'' کے لئے سرمایہ بھی ان ہی ممالک سے حاصل کر رہے ہیں، ۔ یہ شب و روز اس بات کے گواہ ہیں کہ زمانے نے اسلام کے طلوع آفتاب سے اس بات کا پورا مشاہدہ کیا ہے کہ دین کی اصل اور اساس ہی انسانیت کی بلندی اور ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل ہے۔ ہمارا ماضی انتہائی شاندار رہا ہے اور اوائل صدیوں میں عالم اسلام نے کسی بھی شعبے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ، وہ سائنسی ہو، علمی ہو، تہذیبی اور تمدنی ہو غرض مسلم لشکروں نے صحرا اور سمندر دونوں پر محیط ہو کر دنیا کے بہت سارے حصے میں مسلم حکومتیں قائم کیں،،، اور زمینوں کو مسخر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اوصاف ، اور دین کی پیروی کرتے ہوئے قلوب کو تسخیر کیا جس کی وجہ سے اسلام کا آفاقی پیغام چہار دانگ عالم پہنچا اور سینکڑوں کی تعداد میں مسلم ریاستیں یا ممالک وجود میں آئے جن کی دھاک اور دبدبہ دور دور تک صحرا اور سمندر دونوں پر یکساں تھا، یہی وہ دور تھا جب عالم اسلام میں وہ عبقری شخصیات بھی پیدا ہوئیں جنہوں نے ساری دنیا کو علم و سائنس کی وہ روشنی دی۔ وہ نئی نئی ایجادات اور سائنسی انکشافات کئے۔ جس نے ساری دنیا کی امامت اور رہبری کے لئے عالم اسلام کو مستحق ٹھہرایا اور تب ہماری یونیورسٹیوں اور دانش گاہوں کی وہی قدر و منزلت تھی جو آج یورپی اور امریکی یونیورسٹیوں کی ہے ۔ لیکن اب حالات یکسر برعکس ہیں۔ کیا اب بھی ہمیں اس تنزلی کے اسباب پر تفکر نہیں کرنا چاہئے؟ کیا ہمیں ان عوامل کو کھوجنا نہیں چاہئے جن کی وجہ سے وسیع تر اور عظیم مادی وسائل کے باوجود ہم ایک غلامانہ، اور تحقیر آمیز زندگی گذارنے پر مجبور ہیں؟ ۔ اب بھی دنیا میں مسلم دیشوں اور مسلم ممالک کی تعداد ستاون ہے لیکن حالات یہاں تک خراب ہیں کہ مسلم جانوں پر کارپٹ بمباری کرنے والے بمباروں میں ایندھن بھی ہمارا ہی ہوتا ہے اس کا خرچہ بھی ہم ہی اٹھاتے ہیں؟ مسلم دنیا آسمانوں کی طرف دیکھتی ہے لیکن انہیں جو ہدایات آسمانوں سے آئی تھیں اور آئی ہیں کیا کبھی وہ ان پر تفکر کرتے ہیں؟ ، پھر آپ کی دعاؤں میں کیوں اثر ہو اور کیوں قبول ہوں؟

خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری

اقبال

☆☆☆☆

لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانا سرکاری ملازمین کا مقصد ہونا چاہئے

ایک بار پالیسیاں بنادی جائیں، یہ افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں مؤثر طریقے سے نافذ کریں: لوک سبھا اسپیکر

نئی دہلی/مسوری۔ (یواین آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج اس بات پر زور دیا کہ لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانا سرکاری ملازمین کا مقصد ہونا چاہیے انہوں نے آفیسرز ٹرینیز سے اپیل کی کہ وہ جدت اور شفافیت کو طرز حکمرانی کے طور پر اپنائیں تاکہ معاشرے کی بہتری کے ساتھ ساتھ عوام کی امیدوں اور امنگوں کو پورا کیا جاسکے۔ مسٹر برلا نے یہ باتیں لال بہادر شاستری نیشنل اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن (ایل بی ایس این اے اے)، مسوری کے زیر اہتمام 127ویں انڈکشن ٹریننگ پروگرام میں ٹرینی افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ اپنے ذاتی تجربات کی مثالیں دیتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ پسماندہ طبقات کے لوگ سرکاری ملازمین کی طرف امید کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے میں افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمدردی، غیر جانبداری اور فرض شناسی کے ساتھ کام کریں اور ان امیدوں کو پورا کریں اور معاشرے کے تمام طبقات کی فلاح وبہبود کے لیے بامعنی کردار ادا کریں۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ لال بہادر شاستری اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن (ایل بی ایس این اے اے)، مسوری جمہوری اقدار، سادگی اور سالمیت کی علامت ہے، مسٹر برلا نے قوم کی تعمیر میں اس اکیڈمی کے تعاون کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ افسران کو "کرم یوگی" کے طور پر بیان کرتے ہوئے، انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ ملک کی خوشحالی اور ترقی میں فعال طور پر حصہ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تربیتی پروگرام ان کے نقطہ نظر کو وسیع کرے گا اور انہیں حکمرانی کے حوالے سے ایک نیا نقطہ نظر رکھنے کی ترغیب دے گا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ جمہوریت کے تین ستون ہیں جن میں ایگزیکٹو کا کردار اہم ہوتا ہے، مسٹر برلا نے زور دے کر کہا کہ ایک بار پالیسیاں بنادی جائیں، یہ افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں مؤثر طریقے سے نافذ کریں۔ سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شاستری جی کی زندگی اور ان کے خیالات عوامی ملازمین کو عاجزی اور عزم کے ساتھ جمہوری نظریات کو برقرار رکھنے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔ ہندوستان کی لسانی، ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی تنوع کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اسپیکر نے کہا کہ تنوع کے باوجود، ملک نے اجتماعی شراکت اور تعاون پر مبنی ایک مضبوط جمہوری اور انتظامی نظام کو کامیابی سے بنایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان دنیا کے جمہوری ممالک میں نمایاں ہے۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ پبلک ایڈمنسٹریٹرز کی بنیادی ذمہ داری نہ صرف پالیسیوں کو نافذ کرنا ہے بلکہ سب سے زیادہ محروم شہریوں کی زندگیوں میں بامعنی تبدیلی لانا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک حساس، ہمدرد افسر معاشرے کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے طرز عمل، اس کی سوچ اور مقامی طرز حکمرانی۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ صرف قوانین اور اسکیموں پر عمل درآمد نہ کریں بلکہ تبدیلی کے ایجنٹ بنیں جو خاص طور پر بحران اور چیلنج کے وقت معاشرے کی بہتری کا کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ افسران کو انصاف اور معاشرے کے آخری آدمی تک کی خدمت کا عزم ہونا چاہیے۔ انہوں نے افسران کو یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ قانون کو نافذ کرنے اور سماج کے سب سے محروم طبقات کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لیے کام کریں۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ ہر معاملے کو اپنی ذاتی ذمہ داری کے طور پر لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی کی آواز نہ سنی جائے اور کسی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقی خوشی ذاتی فائدے سے نہیں بلکہ بامعنی کام کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی کا مسئلہ حل کرنے یا انصاف ملنے سے نہ صرف اس کی برکت ہوتی ہے بلکہ بامقصد کام کرنے کا جذبہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔

جھوٹ بولنے پر نوبل انعام دیا جائے تو پہلے دعویدار وزیر اعظم مودی ہوں گے

سنجے راؤت نے مرکز پر معیشت، بے روزگاری اور سکیورٹی معاملات میں ناکامی کا الزام لگایا

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر دنیا میں جھوٹ بولنے پر نوبل انعام دیا جانے لگے، تو سب سے پہلا نام نریندر مودی کا آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے گزشتہ گیارہ برسوں میں جھوٹ پر مبنی بیانیہ کے ذریعے نہ صرف اقتدار حاصل کیا بلکہ اسی جھوٹ کے سہارے برسر اقتدار بھی رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ مرکز نے عوام کو بے وقوف بنا کر ملک کو اقتصادی، سماجی اور سلامتی کے محاذ پر کمزور کر دیا ہے۔ سنجے راؤت نے کہا، "کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے نے جو کہا، وہ بالکل درست ہے۔ وزیر اعظم مودی نے جھوٹے وعدوں کے ذریعے پہلے اقتدار حاصل کیا، پھر گیارہ سال تک عوام کو گمراہ کرتے رہے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ ملک کا غریب اور زیادہ غریب ہو گیا ہے، جبکہ وزیر اعظم کے چند قریبی لوگ ارب پتی بن چکے ہیں۔ انہوں نے مہنگائی، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، تعلیم کے زوال اور دہشت گردی کے بڑھتے خطرے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چین اور پاکستان ہندوستان کو آنکھیں دکھا رہے ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک کی معیشت بری طرح لڑکھڑا چکی ہے، لیکن حکومت اس پر پردہ ڈالنے میں مصروف ہے۔ مہاراشٹر کی سیاست پر بھی سنجے راؤت نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی، اجیت پوار کی این سی پی اور ایکناتھ شندے کی شیوسینا تینوں دراصل امت شاہ کے اشارے پر چل رہی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا، "یہ تمام پارٹیاں بی جے پی کی شاخیں ہیں، اور امت شاہ ان کے اصل صدر ہیں۔" انہوں نے کہا کہ بی ایم سی اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اتحاد مضبوطی کے ساتھ اترے گا۔ "ہماری بات چیت چل رہی ہے، وقت آنے پر باضابطہ اعلان کیا جائے گا اور ہم پورے زور کے ساتھ الیکشن لڑیں گے۔ جب سنجے راؤت سے پوچھا گیا کہ این سی پی کی رکن پارلیمان سپریا سولے نے حالیہ دنوں وزیر اعظم مودی کی تعریف کی ہے، تو انہوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "سپریا سولے کو اگر مودی میں کوئی خوبی نظر آتی ہے تو وہ ان کا ذاتی نظریہ ہے، ہمیں ایسی کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ راؤت نے کہا کہ ملک اس وقت ایک غیر اعلانیہ ایمرجنسی سے گزر رہا ہے، حزب اختلاف کی جماعتوں کو توڑا جا رہا ہے، ایجنسیوں کا غلط استعمال ہو رہا ہے اور اقتدار کے بل پر مخالف لیڈروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

احمد نگر کے گوہا گاؤں میں شرپسندی، مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کا اعلان

مہاراشٹر میں فرقہ وارانہ سیاست کے تشویشناک عروج پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک مشاورتی میٹنگ منعقد کی جائے گی

ممبئی ۱۲ رجون (یواین آئی) احمد نگر سے ایک تشویش ناک خبر موصول ہوئی ہے۔ یہاں کا گوہا گاؤں بھائی چارے کی مثال بنا ہوا تھا لیکن اس کے بجائے اب نفرت کا شکار بن گیا ہے اس گاؤں میں کٹر ہندوتوا وادیوں نے مسلمانوں کے سماجی بائیکاٹ کا بھی اعلان کیا ہے۔ دراصل یہاں ایک بار پھر ایک تنازعہ پیدا ہوا ہے، جو ایک پرانی درگاہ اور ایک مندر کے جوابی دعووں کے درمیان پیدا ہوا ہے۔ ہم بھارت کے لوگ نامی این جی او کے ایک وفد نے حال ہی میں گوہا کا دورہ کیا اور ایک رپورٹ میں نتائج پیش کرے ہیں، زیادہ تشویشناک حقیقت یہ ہے کہ ہندوتوا تنظیموں کی جانب سے مسلم اقلیت کے سماجی اور معاشی بائیکاٹ کا اعلان ہی نہیں کیا بلکہ اسے نفاذ کیا گیا ہے۔ احمد نگر کے قریب واقع گوہا گاؤں کا دورہ کیا اور اس بارے میں ایک رپورٹ تیار کی ہے، جو اس ہفتے پیش کی جائے گی۔ ان کی کوشش ہے کہ ایک خوشگوار حل کی طرف کام کیا جائے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو ایک بار پھر بحال کیا جائے اور اس طرح اس میٹنگ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر میں فرقہ وارانہ سیاست کے تشویشناک عروج پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک مشاورتی میٹنگ منعقد کی جائے گی۔

حال میں کئی اہم شخصیات نے ہم بھارت کے لوگ کے عہدیداران نے گاؤں کا دورہ کیا۔ اس سلسلہ میں مشاورتی میٹنگ مولانا معین میاں کی صدارت میں ہوئی اور مہمان خصوصی تشار گاندھی اور علاؤالدین شیخ اور اسماعیل شیخ نے تفصیل پیش کی۔ اس موقع پر مقررین میدھا کلکرنی، فیروز مٹھی بور والا اور دیگر کے ساتھ ساتھ سابق ریاستی وزیر اور سینئر کانگریس لیڈر عارف نسیم خان اور ایم اے خالد نے خطاب کیا۔ جبکہ ایک وفد احمد نگر سے 15 کلومیٹر دور واقع گوہا گاؤں کا دورہ کیا اور متاثرین سے گفتگو کی۔ گوہا اور اس کے آس پاس کے لوگوں سے بات کرنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات ہمیشہ سے ہی دوستانہ رہے ہیں اور وہ ایک وسیع خاندان کی طرح رہتے تھے، جیسا کہ زیادہ تر گاؤں کی کمیونٹیز رہائش پذیر ہے۔ حالانکہ فرقہ وارانہ پولرائزیشن کے مرکز میں درگاہ بمقابلہ مندر تنازعہ ہے، لیکن زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ ہندو اور مسلم کمیونٹیز کے درمیان سماجی تعلقات مکمل طور پر ٹوٹ رہے ہیں، ہندو برادری کے اندر غالب ہندوتوا عناصر نے مسلم کمیونٹی کا مکمل سماجی اور معاشی بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس گاؤں میں حضرت رمضان شاہ بابا یا قنوبہ رمضان شاہ بابا کی درگاہ، اتحاد کا ایک مرکز، صوفی اور ناتھ روایات کی علامت، صدیوں سے بقائے باہمی کے دوران تیار ہونے والی ہم آہنگی والی ثقافت کو اب ہندوتوا تنظیموں کے فرقہ وارانہ فاشسٹ حملے کا سامنا ہے۔ یہ مزار 500 سال سے زیادہ عرصے سے موجود تھا، جس کی انگریز گزٹ میں 1854 میں اندراج ہوا تھا۔ ہندوؤں نے اسے کنیف ناتھ کے مندر کے طور پر دعویٰ کرنا شروع کیا، جو کہ کنوبہ رمضان شاہ کے بعد کی شخصیت تھی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی درگاہ اور متعلقہ اراضی کو احمد نگر وقف بورڈ (مہاراشٹر) کے پاس رجسٹر کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے تفصیل پیش کی کہ 2010 اور 2015 میں دو چھوٹی درگاہوں کو مندروں میں تبدیل کرنے کے بعد، پھر مرکزی درگاہ میں کنف ناتھ کی مورتی کو نصب کرنے کی بڑی جنگ ہوئی۔ جیسا کہ دسمبر 2023 میں فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہوا، پولیس نے مسلمانوں کو گھر کے اندر رہنے کو کہا، جب کہ ہندو جن آکروش مورچہ کے اراکین نے مرکزی درگاہ میں مظہر کے سامنے کنیفناتھ کی مورتی نصب کی۔ تب سے، کشیدگی اور پولرائزیشن جاری ہے، اب مکمل محاصرہ ہے، اور 4000 کی آبادی میں تقریباً 400 کی مسلم کمیونٹی کا سماجی واقتصادی بائیکاٹ ہے۔ علاؤالدین شیخ کے مطابق تنازعہ کا ایک اور زاویہ زمین کا مسئلہ ہے۔

سپریم کورٹ نے آندھرا پردیش میں اساتذہ کی تقرری کے عمل پر غور کرنے سے انکار کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو آندھرا پردیش میں 16347 اساتذہ کی بھرتی کے لئے جاری میگا ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی امتحان - 2025 کو چیلنج کرنے والی ایک رٹ درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس منموہن کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے درخواست گزار پوسینا آنند سائی کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور اسے آندھرا پردیش ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی اجازت دی۔ ہائی کورٹ اس وقت گرمیوں کی چھٹیوں پر ہے۔ اس کے بعد 16 جون سے عدالت دوبارہ کھل جائے گی۔ جب درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ (ڈاکٹر) چارو ماتھر کے ذریعہ معاملہ کا ذکر کیا گیا تو جسٹس منموہن نے ابتدائی طور پر ریمارکس دیئے کہ امتحان شروع ہو چکا ہے۔ عدالتوں کو ایسے مقدمات میں کوئی روک نہیں لگانی چاہیے۔ انہوں نے ایڈووکیٹ سے کہا کہ "میڈم، امتحان شروع ہو چکے ہیں، ہم انہیں درمیان میں نہیں روک سکتے۔ ہم امتحان کے انعقاد کے لیے کوئی طریقہ کار نہیں بناتے۔ یہ ہماری مہارت نہیں ہے۔" ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے بنچ کے سامنے عرضی کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں امیدوار پہلے ہی امتحان دے چکے ہیں۔ جسٹس مشرا نے سوال کیا کہ درخواست گزار نے ہائی کورٹ سے رجوع کیوں نہیں کیا؟ اس پر ایڈوکیٹ ماتھر نے کہا کہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ چھٹی پر ہے۔ اس لیے ہائی کورٹ متعلقہ کیس کی سماعت نہیں کر پا رہی ہے۔ تعطیلات کے بارے میں وکیل نے کہا کہ انہوں نے کچھ اضافی دستاویزات داخل کی ہیں، جن کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان دلائل کا بنچ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور اس نے یہ کہتے ہوئے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا کہ ہائی کورٹ 16 جون کو دوبارہ کھل رہی ہے۔ درخواست گزار کسی بھی ریلیف کے لیے ہائی کورٹ سے اپیل کر سکتا ہے۔ عرضی کے مطابق آندھرا پردیش کے سرکاری اسکولوں میں 16347 تدریسی اسامیاں پر کرنے کے لیے امتحان لیا جا رہا ہے۔ درخواست گزار کی شکایت یہ ہے کہ تقریباً 72.5 لاکھ امیدواروں کے لیے ایک ماہ کی مدت میں متعدد شفٹوں میں مختلف سوالیہ پرچے کے ساتھ امتحان لیا جاتا ہے۔ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ یہ طریقہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کے عمل میں ایک بنیادی خامی کو متعارف کراتا ہے، جس کے تحت اسی حیثیت کے امیدواروں کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جموں وکشمیر اسمارٹ میٹرز کی تنصیب میں دیگر ریاستوں سے آگے: مرکزی وزیر منوہر لال کھٹر

سری نگر (یواین آئی) مرکزی وزیر برائے توانائی ومکانات منوہر لال کھٹر نے کہا ہے کہ اسمارٹ میٹرنگ کے شعبے میں جموں وکشمیر دیگر ریاستوں کے مقابلے میں کہیں آگے ہے، تاہم 'اے ٹی اینڈ سی' نقصانات اب بھی قومی اوسط سے زیادہ ہیں، جن پر قابو پانے کی اشد ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے آج یہاں نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران کہا کہ جموں وکشمیر پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اسمارٹ اور پری پیڈ میٹروں کی تنصیب میں اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ بجلی کی ترسیل وتقسیم کے نظام میں کچھ وقت تک خامیاں رہیں، جس کی وجہ سے اے ٹی اینڈ سی نقصانات میں اضافہ ہوا، تاہم اب ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ کھٹر نے کہا، 'ہم نے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی اور پاور و ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹس کا جائزہ اجلاس منعقد کیا۔ دونوں شعبوں میں تسلی بخش ترقی ہو رہی ہے۔' مرکزی وزیر کے مطابق، گزشتہ چار برسوں میں اے ٹی اینڈ سی نقصانات میں بہتری تو آئی ہے، لیکن یہ اب بھی قومی اوسط سے زیادہ ہیں۔ 'ہمیں اس شعبے میں مزید بہتری لانے کے لیے سندھ طاس معاہدے کے تحت حاصل مواقع کا فائدہ اٹھانا ہوگا۔ منوہر لال کھٹر نے مزید بتایا کہ مرکز کی طرف سے جموں وکشمیر میں موجودہ اور نئے پن بجلی منصوبوں کی صلاحیت میں اضافے کے لیے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ خطے میں بجلی کی فراہمی مزید بہتر ہو اور نقصانات میں کمی آئے۔

ممتا نے گجرات میں طیارہ حادثہ پر رنج وغم کا اظہار کیا

کولکتہ۔ (یواین آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جمعرات کو احمد آباد طیارے کے حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ محترمہ بنرجی نے اپنے ایکس ہینڈل پر کہا، "آج احمد آباد میں ایئر انڈیا کے طیارے کے حادثے کی خبر سن کر میں گہرے صدمے میں ہوں۔ یہ ہم سب کے لیے سب سے افسوسناک خبر ہے۔ میں متاثرین کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتی ہوں۔ ہم زندہ بچ جانے والوں کے بارے میں معلومات کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں اور سب کے بچنے کی پرارتھنا کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا، "لندن جانے والے طیارے کے ٹیک آف کے دوران ہونے والے حادثے نے سب کو چونکا دیا ہے اور بہت دکھ پہنچایا ہے۔ اگرچہ ہمیں صحیح اعداد وشمار نہیں معلوم، لیکن میڈیا رپورٹس بتاتی ہیں کہ طیارے میں 242 مسافر سوار تھے۔ میں اس وقت بھگوان سے پرارتھنا کر رہی ہوں۔" وزیر اعلیٰ کے بھتیجے اور ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ وہ احمد آباد میں ایئر انڈیا کے ہوائی جہاز کے المناک حادثے سے بہت غمزدہ ہیں اور انہوں نے اس کی تفصیلی اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "اس دل دہلا دینے والے واقعے میں اپنے پیاروں کو کھونے والے کنبوں سے میری دلی تعزیت ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سانحے کے پیچھے کی وجوہات جاننے کے لیے مکمل اور شفاف تحقیقات کرائی جائیں۔" انہوں نے زخمیوں کی جلد صحت یابی اور سوگوار لوگوں کو اس بڑے نقصان پر قابو پانے کی طاقت کے لیے بھی پرارتھنا کی۔ خیال رہے کہ ایئر انڈیا کا ڈریم لائنر بوئنگ 787 طیارہ آج دوپہر احمد آباد سے لندن کے لیے ٹیک آف کے فوراً بعد گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں 230 مسافر، دو پائلٹ اور عملے کے 10 دیگر ارکان سوار تھے۔

مرشد آباد تشدد معاملہ، بی جے پی ایم ایل اے کا اسمبلی سے واک آؤٹ

کولکتہ (یواین آئی) مغربی بنگال اسمبلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اراکین اسمبلی نے جمعرات کو اس وقت ایوان سے واک آؤٹ کیا جب اسپیکر بیمان بنرجی نے جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے مرشد آباد اور مہیشتلہ میں تشدد کے واقعات پر پیش کی گئی دو تحریک التواء کو خارج کر دیا۔ قائد حزب اختلاف شوبھندو ادھیکاری نے مرشد آباد میں تشدد کے واقعات پر اور مہیشتلہ میں تشدد کے واقعات پر بی جے پی کے ساتھی رکن اسمبلی پونا بھینگرا نے الگ الگ تحریک التواء پیش کی۔ اسپیکر نے دونوں تحریکوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مرشد آباد کیس عدالتی کارروائی میں ہے جبکہ مہیشتلہ مسئلہ ایوان میں بحث کے لیے موزوں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلی تحریک جوڈیشل پروسیس میں ہے اس لیے اسمبلی کے قواعد کے تحت اس پر بحث نہیں ہو سکتی، حالانکہ دوسری تحریک مذکورہ مدت میں پیش کی جا سکتی تھی لیکن اس وقت اپوزیشن نے ایسا نہیں کیا۔ "بی جے پی ممبران اسمبلی نے اسپیکر کے فیصلے پر احتجاج کیا اور اسپیکر اور حکمران ترنمول کانگریس حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ بعد ازاں وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے اور احتجاجاً گورنر کی رہائش گاہ تک مارچ کیا۔ اسپیکر نے کہا، "انہوں نے شور مچایا اور مختلف غیر متعلقہ موضوعات کو اٹھایا، ان کا خیال تھا کہ وہ اسمبلی کو مفلوج کر سکتے ہیں، لیکن اسمبلی کو اس طرح بند نہیں کیا جا سکتا، مغربی بنگال کی اسمبلی کی روایت ہے، ہمارا کام مقننہ کو چالو رکھنا ہے۔

یو ایس آرمی ڈے پر عاصم منیر کو مدعو کرنا ہندوستان کیلئے سفارتی جھٹکا ہے: کانگریس

نئی دہلی۔ (آئی این ایس) کانگریس نے کہا ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے سے قبل اشتعال انگیز بیان دینے والے پاکستانی آرمی چیف جنرل عاصم منیر کو یو ایس آرمی ڈے میں شرکت کے لیے مدعو کرنا انتہائی تشویشناک اور ہندوستان کی اسٹریٹجک ناکامی کی علامت ہے۔ پارٹی نے کہا کہ امریکہ سے آنے والی ایسی خبریں ہماری سفارتکاری کی پوزیشن کے لیے حیران کن ہیں اور اس طرح مضبوط سفارت کاری کو کمزور ہوتے دیکھنا تشویشناک ہے، اس لیے حکومت کو اس معاملے میں فوری طور پر کل جماعتی میٹنگ اور پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانا چاہیے۔ کانگریس میڈیا ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے آج یہاں پریس بیان میں کہا، یہ خبر آئی ہے کہ پاکستانی آرمی چیف جنرل عاصم منیر کو واشنگٹن ڈی سی میں یو ایس آرمی ڈے (14 جون) کے موقع پر منعقد ہونے والی رسمی تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ یہ خبر سفارتی اور اسٹریٹجک نقطہ نظر سے ہندوستان کے لیے بڑا جھٹکا ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے پہلگام دہشت گردانہ حملے سے عین قبل اشتعال انگیز اور شر انگیز زبان استعمال کی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کی نیت کیا ہے؟ حال ہی میں امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ نے بھی یہ بیان دیا تھا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا بہادر شراکت دار ہے۔ مودی سرکار کہہ رہی ہے کہ آپریشن سندور ابھی جاری ہے، ایسے میں پاکستانی آرمی چیف کی یو ایس آرمی ڈے میں بطور مہمان شرکت یقیناً تشویشناک بات ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ مسلسل ایسے بیانات دے رہی ہے جس کا مطلب صرف یہ لیا جا سکتا ہے کہ امریکہ ہندوستان اور پاکستان کو ایک ہی سطح پر رکھ کر دیکھ رہا ہے۔ وزیر اعظم ابھی امریکہ سمیت پوری دنیا کو دہشت گردی کی حمایت میں پاکستان کے کردار سے آگاہ کرنے کے بعد واپس آنے والے کل جماعتی وفود کا خیر مقدم کر رہے ہیں اور اسی دوران واشنگٹن ڈی سی سے ایسی خبریں آرہی ہیں جس سے ہندوستان کی سفارتی پوزیشن مزید پیچ ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو اب اپنی ضد اور وقار کی فکر چھوڑ کر کل جماعتی اجلاس اور پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانا چاہیے تاکہ ملک واضح طور پر اپنی اجتماعی خواہش کا اظہار کر سکے اور ملک کے سامنے ٹھوس روڈ میپ پیش کیا جا سکے۔

ہندوستانی فکر وفلسفے کی گہرائی وگیرائی کا اردو میں منظم مطالعہ ہونا چاہیے: پروفیسر عین الحسن

ملکی ہم آہنگی اور ثقافتی تکثیریت کو فروغ دینے کے لیے قومی اردو کونسل پابندِ عہد: ڈاکٹر شمس اقبال، قومی اردو کونسل میں مذہب وثقافت پینل کی میٹنگ

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان میں آج 'مذہب وثقافت پینل' کی میٹنگ کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پدم شری پروفیسر عین الحسن نے کی اور ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی اہم علمی وثقافتی شخصیات نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ کے آغاز میں کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو اپنے مذہبی تنوع اور ثقافتی تکثیریت کے اعتبار سے دنیا کے نقشے پر ایک خاص امتیاز رکھتا ہے اس لیے ایک قومی اشاعتی ادارے کے طور پر قومی اردو کونسل ایسے مواد کی تیاری واشاعت کے لیے پابند عہد ہے جو ملک میں قومی آہنگی کے فروغ و استحکام میں اپنا رول ادا کرے، اسی مقصد سے مذہب وثقافت کا ایک خاص پینل بنایا گیا ہے، جس کے زیر اہتمام اب تک ہندوستانی مذاہب اور کلچر سے متعلق بہت سی اہم کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس نو تشکیل شدہ پینل میں ایسی اہم شخصیات شامل ہیں جو ملکی سطح پر اپنی شناخت رکھتی ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ان کی رہنمائی میں کونسل مزید بہتر کام کر سکتی ہے۔ پروفیسر عین الحسن نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج کے دور میں اگر ہم اپنی قومی ثقافتی شناخت وامتیاز کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہوگی اور اس مقصد سے ہمیں مختلف ہندوستانی مذاہب اور ثقافتوں سے متعارف کروانے والا لٹریچر تیار کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ قومی اردو کونسل اس حوالے سے عرصۂ دراز سے کام کر رہی ہے اور ڈاکٹر شمس اقبال کی متحرک سربراہی میں اس کی سرگرمیوں میں مزید سرعت ووسعت آئی ہے، لہٰذا ہم بجا طور پر امید کرتے ہیں کہ کونسل ہندوستان کے تہذیبی وثقافتی ورثے کے تحفظ اور اردو زبان میں اس کی اشاعت کے سلسلے میں مزید پختگی کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ انھوں نے اس کام کے لیے ادارہ جاتی اشتراک پر زور دیتے ہوئے کام کرنے والے باصلاحیت افراد کی تلاش، اسی طرح اہل علم خواتین کی حصے داری پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی فلسفے میں غیر معمولی گیرائی ہے، جس کا انکشاف کرنے کے ساتھ دنیا کو اس سے آشنا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

رضا لائبریری رامپور کے ڈائرکٹر ڈاکٹر پشکر مشرا نے کہا کہ اردو کی ادبی وشعری اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، مگر اس کے دائرے کو بڑھا کر اسے فکر و فلسفے اور معاشرتی حقائق کے شفاف اظہار کی زبان بنانے پر بھی توجہ دینا چاہیے۔ انھوں نے قومی ثقافتی ورثے کو مضبوط کرنے کے حوالے سے ہندوستان کے 'صوفی تھاٹ' پر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس حوالے سے کونسل کی جانب سے اگر کوئی پروجیکٹ تیار کیا جاتا ہے تو رامپور رضا لائبریری کونسل کے ساتھ اشتراک کے لیے تیار ہے۔ پروفیسر اقتدار محمد خاں (جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے کہا کہ اسلامیات کے موضوع پر غیر مسلم اہل علم کی خدمات اسی طرح دیگر مذاہب کے مطالعے میں مسلم اسکالرز کی کدوکاوش پر بھی تحقیقی واشاعتی کام ہونا چاہیے۔ پروفیسر زینت شوکت علی نے کہا کہ ہندوستانی فلسفے، تصوف یا قومی ثقافت کے موضوع پر ایسی کتابیں تیار کرنے کی ضرورت ہے، جو عام لوگوں کے لیے قابل فہم ہوں، تبھی ہم اپنے مقصد کو پاسکتے ہیں۔ پروفیسر شاہ حسین احمد (پٹنہ) نے کہا کہ مذہبی ہم آہنگی، ثقافتی تنوع اور تصوف وصوفیا پر کتابوں کی اشاعت کے ساتھ کونسل کے پلیٹ فارم سے ملک کے مختلف شہروں اور صوبوں میں سمینار اور سمپوزیم کا بھی انعقاد کیا جانا چاہیے تاکہ ان موضوعات پر مطالعے کا ایک عمومی رجحان پیدا ہو سکے۔ ڈاکٹر مبین زہرا (دہلی یونیورسٹی) نے ثقافتی موضوعات خصوصاً تصوف کے حوالے سے خواتین کی علمی وعملی سرگرمیوں پر تحقیق وتالیف پر توجہ دینے کی بات کہی۔ ڈاکٹر وارث مظہری (جامعہ ہمدرد، نئی دہلی) نے بھی ہندوستانی مذاہب پر تعارفی لٹریچر کی تیاری اور ہندوستان کے مذہبی تنوع کے خصوصی مطالعے پر زور دیا۔ ڈاکٹر حفیظ الرحمن (کنوینر خسرو فاؤنڈیشن، دہلی) نے ہندوستانی ثقافت اور تصوف پر لکھی گئی قدیم اور اہم کتابوں کے ترجمے اور ان کی اشاعت کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ میٹنگ کے دوران ممبران نے اس پینل کے تحت جاری اور مکمل شدہ مختلف پروجیکٹس کی صورتحال کا جائزہ لیا اور ان کے تعلق سے اہم فیصلے لیے گئے۔ اس موقعے پر کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال ودیگر شرکا نے باوقار شہری اعزاز 'پدم شری' سے نوازے جانے پر پروفیسر عین الحسن کا گلدستہ وشال پیش کر کے خصوصی استقبال کیا۔ آخر میں ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اکیڈمک) کے اظہار تشکر کے ساتھ میٹنگ کا اختتام عمل میں آیا۔ اس موقعے پر کونسل سے ڈاکٹر عبدالباری (اسسٹنٹ ایڈیٹر)، نایاب حسن (ریسرچ اسسٹنٹ) اور ڈاکٹر صائمہ ثمرین (پروجیکٹ اسسٹنٹ) وغیرہ بھی موجود رہے۔

آج کا ادب ایک آزاد ادب ہے: پروفیسر قدوس جاوید

آیوسا کے تحت "جدیدیت اور اردو ادب" موضوع پر آن لائن مذاکرہ

میرٹھ12/جون2025ء آج کا ادب ایک آزاد ادب ہے جس میں کسی طرح کا بوجھ نہیں ہے۔بس یہ خیال رکھنا ہوگا کہ ادب میں ادبیت کتنی ہے اور ادب کو شامل کرنا ضروری ہے۔"ماچس" ایک جدید افسانہ ہے۔ اقبال مجید، سریندر پرکاش وغیرہ نے بھی بہت سے افسانے لکھے۔ان میں افسانہ پن بھی ہے اور جدیدیت بھی۔ ہمارے یہاں افسانہ یا شاعری میں آزادی کے ساتھ آزاد ادب لکھ رہے ہیں۔ یہ ہی جدیدیت ہے۔یہ الفاظ تھے معروف ناقد پروفیسر قدوس جاوید کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "جدیدیت اور اردو ادب" موضوع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم جب بھی ادب کی بات کریں تو آج کو سامنے رکھیں۔جب ہم آج کو سامنے رکھ کر باتیں کریں گے تو یہ جدید ادبی کام ہوں گے۔اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر قدوس جاوید [سابق صدر شعبۂ اردو، کشمیر یونیورسٹی] نے آن لائن شرکت کی اور مہمان اعزازی کے بطور ڈاکٹر مشتاق احمد وانی [جموں] نے آن لائن شرکت کی۔ خصوصی مقرر کے بطور لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔مقالہ نگار کے بطور ڈاکٹر اختر آزاد، جمشید پور، ڈاکٹر فرحت خاتون، میرٹھ شریک ہوئے۔نظامت ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور شکریے کی رسم محمد ندیم نے ادا کی۔اس موقع پر موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ آج کا موضوع بہت اہم ہے اور آج کے موضوع سے ہمارے بہت سے طالب علم زیادہ واقف نہیں ہیں۔ ہمیں جدیدیت کو سمجھنے کے لیے ترقی پسند تحریک کو سمجھنا ہوگا تبھی جدیدیت بھی سمجھ میں آئے گی۔ترقی پسندی کے بعد جو نیا رجحان1960ء کے آس پاس آیا وہ جدیدیت تھا۔ جدیدیت میں لکھنے والوں کا اسلوب بڑا شاندار اور منفرد تھا۔ جدیدیت کے ذریعے ادب میں بڑی تبدیلی آئی۔ مصنفین نئے طور اور نئے انداز سے لکھنے لگے۔جدیدیت میں علامتوں، تجربات و مشاہدات کا زبردست استعمال ہونے لگا اور ان ہی کی زیادتیوں نے جدیدیت کو زوال پذیر بھی کیا۔ایو سا کے سیکریٹری ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ جب1936ء میں ترقی پسند تحریک وجود میں آئی تو کچھ وقت کے بعد یعنی1947ء میں تقسیم ہند کا واقعہ سامنے آ گیا۔سب کچھ تبدیل ہو گیا۔موضوعات میں ہجرت کا درد و کرب نظر آنے لگا۔جنگ، افرا تفری اور انقلاب نے انسانیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ایسے نازک حالات میں نئی نسل سامنے آئی پھر سب کچھ تبدیل ہو گیا اور نیا رجحان تلاش کیا جانے لگا اور اسی نئی تحریک یا رجحان کو جدیدیت کا نام دیا گیا۔اس موقع پر ڈاکٹر اختر آزاد، ڈاکٹر فرحت خاتون نے جدیدیت اور افسانے کے تعلق سے اپنے مقالوں میں بڑی سنجیدہ بحث کی وہیں جدیدیت کے تعلق سے پروفیسر اسلم جمشید پوری کا تحریر کردہ مضمون کی قرأت سعید احمد سہارنپوری نے کی۔ڈاکٹر مشتاق احمد وانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جدیدیت میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جن سے اردو ادب کو یقیناً بہت فائدہ ہوا۔سماج و معاشرہ کی تمام چیزوں کو جدیدیت نے کھلے دل سے قبول کیا۔1980ء کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ جدیدیت کے نام پر جو فیشن پرستی آئی تھی اس سے ادب کو خاص فائدہ نہیں ہوا۔ہمیں ادب کو ادب ہی رہنے دیا جانا چاہئے۔لکھنؤ سے پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ اس وقت ادب پر پھر زور دیا جا رہا ہے کیا ہم جدید ترقی پسندی کے حوالے سے کام کر رہے ہیں۔جدیدیت کے بعد جو لکھا جائے گا اسے ہم کیا نام دیں گے۔کیا کوئی ایسا ذریعہ ہمارے پاس موجود ہے جس کے ذریعے ہم اپنے طلبا کو سمجھا سکیں۔پروگرام کے آخر میں اپنے صدارتی خطبے میں پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ تحریکات یا محرکات میں الجھنے پر ہم بہت سی باتیں ایسی کہہ جاتے ہیں جو ادب سے باہر کی ہیں۔ پریم چند نے بہت پہلے کہا تھا کہ ہمیں حسن کا معیار بدلنا ہوگا۔اس جملہ میں بہت سی باتیں آجاتی ہیں جس طرح قرۃ العین حیدر نے ہمارے فکشن کو جو کچھ دیا اس نے ادب کا معیار بلند کیا۔جب جدیدیت کا ذکر آتا ہے تو شب خون اور شمس الرحمن فاروقی کا نام بھی آتا ہے، جدید ادب نے ہمیں علامات، تمثیلات دیے اور بیانیہ سے انحراف برتا۔ پروگرام سے ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر ارشد اکرام، ڈاکٹر ہارون رشید، محمد شمشاد اور طلبہ و طالبات جڑے رہے۔

شاعری دلوں کو جوڑنے میں سازگار ہوتی ہے: مست حفیظ رحمانی

(پریس ریلیز) سیتاپور، 12 جون۔شاعری دلوں کو جوڑتی ہے اور ایک اچھے معاشرے کی تعمیر میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔اچھے اشعار نہ صرف معاشرے کو سمت دیتے ہیں بلکہ ان میں وطن سے محبت کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔اچھا شاعر وہ ہے جو معاشرے کو جوڑنے، ملک سے محبت کرنے اور دلوں کو جوڑنے والی شاعری پیش کرے۔ یہ بات سینئر شاعر، سماجی کارکن، صدر ایوارڈ یافتہ استاد مست حافظ رحمانی نے یہاں برج کشور منٹو دیوی ٹرسٹ میں منعقدہ بزم اردو سیتاپور کی شعری نشست اور پروقار تقریب کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔اس موقع پر معروف شاعر اونیش کمار جو کہ دو شعری مجموعوں کے مصنف اور ضلع میں بلاک ایجوکیشن آفیسر کے عہدے پر تعینات ہیں کو بزم اردو کی جانب سے بطور سرٹیفکیٹ اور دو دوشالہ پیش کرتے ہوئے گلپوشی کے ساتھ اعزاز سے نوازا۔انہیں کنور سورج نارائن سنہا ادب سیتاپوری کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی سبک دوش ٹیچر انور علی کو کل خواندگی مہم میں بہتر کارکردگی کرنے اور بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اہم خدمات انجام دینے کے بعد ریٹائر ہوئے ہیں، کو بھی ان کی علمی ثقافتی اور ادبی کاوشوں پر خورشید افسر بسوانی ایوارڈ سے نوازا گیا۔پروگرام کے مہمان خصوصی اونیش کمار نے کہا کہ آج کا یہ پروگرام ایک شاندار ادبی ورثے کی شکل میں مکمل ہوا ہے جو نئی نسل کو روشن راہیں دکھا رہا ہے۔ بزم اردو سیتاپور کی سرگرمیاں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ادبی دنیا کے لوگ سیتاپور کے ادبی مشعل کی روشنی سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔پروگرام کا انعقاد بزم اردو سیتاپور کے کوآرڈینیٹر استاد و شاعر خوشتر رحمانی اور جنرل سیکرٹری منظر یاسین نے کیا، جبکہ نظامت کی ذمہ داری نوجوان شاعر اور صحافی الیاس چشتی نے نبھائی۔ٹرسٹ کے منیجر شوبھت ٹنڈن نے مہمانوں کا پرجوش استقبال کیا۔بزم اردو سیتاپور کے اس عظیم الشان پروگرام میں مست حفیظ رحمانی، اونیش کمار، کارتکیہ شکلا، منظر یاسین، ندیم سیتاپوری، انور علی، ڈاکٹر اخلاق احمد اخلاق، بشر ہگامی، یاسین ابن عمر، محفوظ رحمانی، ظفر سیتاپوری، ارپت مصرا، تشار مصرا، سمن مصرا وغیرہ نے اپنی خوبصورت شاعری پیش کر کے داد و تحسین۔کوآرڈینیٹر خوشتر رحمانی نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں باذوق حضرات کی کثیر تعداد موجود رہی۔

عارفی ٹرسٹ الہند کی شوریٰ کا اہم اجلاس منعقد

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) عارفی ٹرسٹ الہند کے دفتر میں شوریٰ کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ٹرسٹ کی تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں کو وسعت دینے کے لئے باہمی اتفاق رائے سے پانچ اہم تجاویز منظور کی گئیں۔اجلاس کی نظامت قاری محمد زبیر زاہدی نے اور صدارت مولانا شاکر عارفی نے کی۔اجلاس کا آغاز قاری محمد بلال فیضانوی کی دلنشین تلاوت کلام پاک سے ہوا، اجلاس میں پانچ اہم تجاویز منظور کی گئیں۔جن میں ٹرسٹ کی کارکردگی اور سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو شوریٰ کا اجلاس منعقد کیے جانے، دینی و عصری علوم کے فروغ کے لیے ایک ادارہ (کالج/یونیورسٹی) کے قیام کی تجویز منظور کی گئی، جس کے لیے تقریباً 20 تا 50 بیگھہ زمین کی خریداری کی تجویز بھی دی گئی۔مجوزہ ادارے کے قیام اور زمین کی خریداری کے لیے ملک بھر میں فنڈنگ مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ٹرسٹ کی تنظیمی وسعت اور انتظامی مضبوطی کے لیے تنخواہ دار ملازمین کی تقرری عمل میں لانے کی تجویز منظور کی گئی۔۔بے سہارا، مظلوم، غریب، یتیم اور نادار افراد کو حتی الوسعت مالی اور قانونی امداد فراہم کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا۔اس موقع پر مولانا واصف کاشفی، حافظ حسین، مولوی مکرم حسین، اور حافظ محمد عزیر شامل تھے۔

عبداللہ اعظم پر 4 کروڑ 64 لاکھ روپے کا جرمانہ

اسٹامپ چوری کیس میں ریکوری سرٹیفکیٹ جاری

رام پور:12 جون (پی این ایس) رامپور میں سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کے بیٹے اور سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم خان کو زمین خریداری میں اسٹامپ ڈیوٹی کی ادائیگی میں دھوکہ دہی پر 4 کروڑ 64 لاکھ روپے جرمانے کا سامنا ہے۔ یہ معاملہ بجل گھاٹم پور علاقے میں تین مختلف زمینوں کی خریداری سے جڑا ہوا ہے، جہاں عبداللہ اعظم نے مبینہ طور پر طے شدہ سرکل ریٹ سے کم اسٹامپ ڈیوٹی ادا کی۔ضلع مجسٹریٹ رامپور کی جانب سے جب معاملے کا جائزہ لیا گیا تو اسٹامپ چوری اور اسٹامپ کمی کے الزامات پر عدالتی کارروائی شروع کی گئی۔عدالت نے 3 اپریل 2025 کو فیصلہ سناتے ہوئے عبداللہ اعظم پر تقریباً 4.64 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا، تاہم وہ مقررہ مدت میں رقم جمع نہیں کر سکے۔ضلع انتظامیہ کے مطابق بار بار نوٹسز اور وارننگ کے باوجود جب جرمانے کی رقم جمع نہیں ہوئی تو اب قانونی کارروائی کے تحت ریکوری سرٹیفکیٹ (آر سی) جاری کر دیا گیا ہے، جس کے ذریعے تحصیل دار کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس رقم کی وصولی عمل میں لائیں۔رامپور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فائنس) کی جانب سے جاری کردہ آر سی کے مطابق، یہ رقم عبداللہ اعظم سے براہ راست یا ان کی جائیداد ضبط کر کے وصول کی جا سکتی ہے۔اس عمل کو قانونی اصطلاح میں 'طلب نامہ' یا 'ریکوری سرٹیفکیٹ' کہا جاتا ہے جو اس وقت جاری کیا جاتا ہے جب کوئی فرد یا ادارہ مقررہ سرکاری واجبات ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔اس معاملے پر سرکاری وکیل، پرم کشور پانڈے نے میڈیا کو بتایا کہ ابتدائی طور پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) صدر کی جانب سے جانچ کی گئی تھی، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ زمینوں کی خریداری میں جان بوجھ کر کم اسٹامپ دیا گیا تھا۔ بعد ازاں معاملہ ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں پہنچا جہاں عدالت نے عبداللہ اعظم کے خلاف فیصلہ سنایا۔یاد رہے کہ عبداللہ اعظم خان حال ہی میں 17 ماہ کی قید کے بعد جیل سے رہا ہوئے ہیں اور ان پر پہلے بھی متعدد مقدمات زیر التوا ہیں۔تازہ کارروائی ان کی قانونی مشکلات میں مزید اضافہ کر سکتی ہے۔انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اگر جرمانہ جلد جمع نہیں کیا گیا تو مزید سخت اقدامات، جیسے بینک اکاؤنٹس منجمد کرنا یا املاک ضبطی کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

ٹریڈ یونین ڈسٹرکٹ سیکریٹری کے بیٹے کا قتل

گولی گردن میں گھس کر پیچھے سے نکلی

مرادآباد :12 جون (پی این ایس) آل انڈیا یونائیٹڈ ٹریڈ یونین (AIUTU) کے ضلع سکریٹری سنجیو شکلا کے بیٹے امن شکلا (20) کی گردن میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔امن منگل کی شام سے لاپتہ تھی۔بدھ کی صبح اس کی لاش مجھولا علاقے میں ڈھاکہ روڈ پر شانتی نگر میں ایم ڈی اے کی رہائشی کالونی کے قریب ایک پلاٹ میں پڑی ہوئی ملی۔موقع پر نوجوان کا فون نہیں ملا تاہم اس پر مسلسل کالز کی جا رہی ہیں۔ پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔اصل میں شاہجہاں پور کے جلال نگر کے رہنے والے، سنجیو شکلا اپنے خاندان کے ساتھ پیت پورہ، ماجھولا میں رہتے ہیں۔ خاندان میں بیٹے کیشو، امان اور ایک بیٹی اور بیوی مینا شامل ہیں۔سنجیو شکلا ماجھولا علاقے میں ہی ایک فرم میں کام کرتا ہے۔ رپورٹ درج کراتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ منگل کی شام تقریباً 5 بجے کسی کا فون آنے پر ان کا چھوٹا بیٹا امان موبائل پر بات کرتے ہوئے گھر سے نکلا تھا۔اس کے بعد وہ واپس نہیں آیا۔کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی جب امان نہ آئی تو اس کے والد نے اسے اپنے موبائل پر کال کی، لیکن کال ریسیو نہیں ہوئی۔بدھ کی صبح تقریباً 6 بجے لوگوں نے مجھولا علاقے کے ڈھاکہ روڈ پر شانتی نگر میں ایک پلاٹ میں ایک نوجوان کی لاش پڑی دیکھی۔ اس کی اطلاع ملتے ہی ماجھولا تھانے کی پولیس موقع پر پہنچی اور فرانزک ٹیم کو بھی بلایا۔ایس پی سٹی کمار رنوجے سنگھ اور سی او سول لائنز کلدیپ گپتا بھی وہاں پہنچ گئے۔اطلاع ملنے پر سنجیو شکلا بھی موقع پر پہنچے اور اپنے بیٹے امان کی لاش کی شناخت کی۔امان ایک فرم میں کام کرتی تھی۔ بدھ کی شام آنے والی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ اماں کو سامنے سے گردن میں گولی ماری گئی تھی۔گولی گردن کو چھید کر پیچھے سے نکل آئی تھی۔

سماجی تنظیم راجپوت چیتنا منچ کی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) سماجی تنظیم راجپوت چیتنا منچ کی ایک میٹنگ کا انعقاد ویدوہار کالونی میں واقع منچ کے دفتر پر کیا گیا جس میں سول بار ایسوسی ایشن کے نومنتخب صدر ٹھاکر وندر پال سنگھ کو پھول مالائیں پہنا کر اور تحائف پیش کر ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔اس دوران ڈاکٹر بھانو پرتاپ سنگھ، ڈاکٹر سکھپال سنگھ، دنیش رانا، امیت سنگھ، منیندر پنڈیر، مہیش رانا، وکاس پنڈیر، بھوپندر رانا اور منیش چوہان وغیرہ موجود تھے۔

واٹر پارک میں نوجوان کی موت

لاش دیکھ کر لواحقین کا رو رو کر برا حال

شاہ جہاں پور 12 جون (پی این ایس) شاہجہاں پور کے کھٹر میں بغیر پرمٹ چل رہے شیواجی واٹر پارک میں نہاتے ہوئے بلسنڈہ کے ایک نوجوان کی موت ہو گئی۔ سی ایچ سی میں نوجوان کو مردہ قرار دیے جانے کے بعد روتے ہوئے اہل خانہ بھی اطلاع ملتے ہی کھٹر پہنچ گئے۔ لواحقین نے اس صورتحال پر دکھ کا اظہار کیا۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔26 سالہ شاہد خان ولد حبیب ساکن محلہ بھرت گنج بلسنڈہ بدھ کو اپنے دوستوں منا، عارف، احسان، ارمان، وسیم، ساحل، سمیر وغیرہ کے ساتھ شیواجی واٹر پارک آیا ہوا تھا کہ ٹکٹ خریدنے کے بعد نہاتے ہوئے تالاب میں ڈوب گیا۔ کچھ دیر تک شاہد اوپر نہ آنے پر اس کے دوستوں نے اسے پانی سے باہر نکالا اور واٹر پارک کے مالک کو اطلاع دی۔ اس کے بعد شاہد کو 108 سروس کی ایمبولینس میں بے ہوشی کی حالت میں سی ایچ سی لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس کی اطلاع پر فیلڈ یونٹ کی ٹیم بھی موقع پر پہنچ گئی اور تفتیش کی۔ اطلاع ملتے ہی تھانہ انچارج راجندر کمار راوت پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے اور تحقیقات کی۔ شاہد کے دوستوں کے بیانات بھی قلمبند کر لیے گئے ہیں۔ پولیس نے واٹر پارک کو بند کر دیا ہے۔ شاہد کی والدہ شمسہ بیگم، بھائی عزیز خان، ببلو خان، رئیس خان، روی خان، بہنیں مینا، سونی جو کھٹر پہنچ گئیں، بے ساختہ رو رہی ہیں۔ شاہد کے اہل خانہ نے موت کے حالات کو مشکوک قرار دیا ہے۔ واٹر پارک کے مالک دنیش ورما نے بتایا کہ شاہد پارک میں نہا رہا تھا۔ ملازمین نے شاہد کے اچانک بیہوش ہونے کی اطلاع دی تھی۔ انہوں نے شاہد کو سی ایچ سی بھیج دیا تھا۔ تھانہ انچارج راجندر کمار نے بتایا کہ واٹر پارک کے لائسنس سمیت تمام دستاویزات کی جانچ کی جائے گی۔ واٹر پارک کے مالک سے ابھی تک رابطہ نہ ہونے سے بہت زیادہ معلومات جمع نہیں کی جا سکی ہے۔

جھانسی میں دردناک حادثہ، کار ڈیوائیڈر سے ٹکرائی، چار ہلاک، بچوں سمیت چار زخمی

جھانسی :12 جون (پی این ایس) اتر پردیش کے جھانسی ضلع میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ مہاراشٹر کے سدھارتھ نگر سے موبرا جا رہے لوگوں کی کار حادثے کا شکار ہو گئی۔ دردناک حادثے میں چار افراد جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ چار افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ زخمیوں میں بچے بھی شامل ہیں۔ پولیس نے لاشوں کو تحویل میں لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ معلومات کے مطابق جمعرات کو جھانسی کے پونچھ تھانہ علاقے کے گاؤں کھلی میں ایک کار ڈیوائیڈر سے ٹکرانے کے بعد الٹ گئی۔ حادثے میں سدھارتھ نگر کے تین لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی اور پانچ لوگ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ایک اور بچہ دوران علاج دم توڑ گیا۔ پونچھ تھانہ انچارج نے بتایا کہ سدھارتھ نگر کے اتری بازار میں رہنے والے دو خاندانوں کے لوگ مہاراشٹر کے موبرا میں کام کرتے تھے۔ وہ اپنے گھر عید منانے آئے تھے۔ بدھ کی رات وہ کار سے موبرا جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ گاؤں کھلی کے قریب ڈرائیور نے کار پر سے کنٹرول کھو دیا اور یہ ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ اس حادثے میں عامر (45)، اسما (40)، اتری بازار کے اسنا پروین (15) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ شہاب الدین (70)، عبداللہ بہادر رحمان (10)، انیدق رحمان (آٹھ)، عشام (6) اور عبیدق الرحمان شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو علاج کے لیے میڈیکل کالج میں داخل کرایا، میڈیکل کالج میں علاج کے دوران عبیدق الرحمان (40) کی موت ہو گئی۔ اسما کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

سنبھل: روڈویز کی بس سڑک کنارے کھڑی ڈی سی ایم سے ٹکرائی، مسافروں میں چیخ و پکار، 14 مسافر زخمی، دو ریفر

سنبھل:12 جون (پی این ایس) بدھ کی دیر رات گنور کوتوالی علاقے میں مرادآباد- آگرہ ہائی وے پر رسول پور گاؤں کے قریب، ایک تیز رفتار روڈویز بس سڑک کے کنارے کھڑی ڈی سی ایم سے ٹکرا گئی۔ حادثے کے بعد مسافروں میں کہرام مچ گیا۔بس میں سوار 14 مسافر زخمی ہو گئے۔پولیس زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے سی ایچ سی لے گئی۔جہاں ڈاکٹر نے ان میں سے دو کی حالت تشویشناک ہونے پر ابتدائی طبی امداد کے بعد اعلیٰ مرکز ریفر کر دیا۔ بریلی ڈپو کی بس آنند بہار سے بدایوں جا رہی تھی۔بس میں صرف 20 کے قریب مسافر تھے۔زیادہ تر مسافر سو رہے تھے۔گنور کوتوالی علاقے میں مرادآباد- آگرہ ہائی وے پر رسول پور گاؤں کے نزدیک بس اچانک بے قابو ہو گئی اور ڈی سی ایم سے ٹکرا گئی۔تصادم کے باعث بس کا اگلا حصہ بری طرح تباہ ہو گیا۔تصادم کی وجہ سے مسافر اپنی نشستوں سے چھلانگ لگا کر ادھر ادھر ٹکرا گئے۔حادثے میں ڈی سی ایم ڈرائیور اور 14 دیگر افراد زخمی ہو گئے۔شور سن کر گاؤں والے موقع پر پہنچ گئے۔اطلاع ملنے پر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔پولیس نے ایمبولینس کو بلایا اور زخمیوں کو سی ایچ سی بھیج دیا۔جہاں زخمی ہارون ولد بدھی ساکن فقیرہ محلہ تھانہ بجوئی اور پروین ولد سوراج ساکن گتھونہ تھانہ اجھنی ضلع بدایوں کو حالت نازک ہونے پر اعلیٰ مرکز ریفر کر دیا گیا۔دیگر زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔

مولانا شہاب الدین رضوی نے اکھلیش یادو کو بتایا خودغرض

مسلمان سپا کی پی ڈی اے کو دیں گے شکست

بریلی :12 جون (پی این ایس) آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا مفتی شہاب الدین رضوی بریلوی نے کہا کہ اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت اور اقلیت) کی میٹنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو 2027 کے اسمبلی انتخابات میں پی ڈی اے کے ذریعے کامیابی پر فخر کر رہے ہیں۔لیکن ایس پی کے پی ڈی اے سے مسلمان غائب ہیں۔ اکھلیش یادو جب کسی میٹنگ سے خطاب کرتے ہیں یا پریس کانفرنس میں بولتے ہیں تو اس وقت ان کی زبان پر لفظ مسلم نہیں آتا۔ جب وہ بند کمرے میں مسلم لیڈروں سے ملتے ہیں تو بار بار لفظ مسلم استعمال کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اکھلیش یادو کے دو چہرے ہیں۔ مسلمان ایس پی کی پی ڈی اے کو شکست دیں گے۔ مولانا نے کہا کہ پرانی سماج وادی پارٹی اور نئی سماج وادی پارٹی میں بڑا فرق ہے۔ ملائم سنگھ یادو ایک چہرے والے لیڈر تھے، بند کمرے میں جو کچھ کہتے تھے، لوگ سڑک پر وہی کہتے تھے۔ وہ مسلمانوں کے خیر خواہ اور ہمدرد تھے۔ وہ سماج کے ہر طبقے کو اپنے ساتھ جوڑنے میں کامیاب رہے۔ وہ مسلم مذہبی رہنماؤں کا بہت احترام کرتے تھے، لیکن ایس پی کے موجودہ صدر اکھلیش یادو یہ نہیں جانتے کہ مسلم مذہبی رہنماؤں کا احترام کیسے کیا جائے۔ وہ مسلم کمیونٹی کے مسائل پر آواز نہیں اٹھاتے۔ اکھلیش اور ان کے لوگ لوک سبھا اور ودھان سبھا میں مسلم مسائل کی وکالت نہیں کرتے۔ ان کے پاس مسلم عوامی نمائندوں سے ملنے کا وقت نہیں ہے۔ مولانا نے اکھلیش یادو کو خودغرض بھی کہا۔ شہاب الدین رضوی نے کہا کہ مسلمان بی جے پی میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے کیونکہ اس کے کچھ لیڈر مسلمانوں کے خلاف غلط بیانات دیتے ہیں۔ اگر مسلم مخالف بیانات بند ہو جائیں اور بی جے پی مسلمانوں کے لیے اپنے بند دروازے کھول دے تو مسلمان بی جے پی میں شامل ہونے پر دوبارہ غور کر سکتے ہیں۔ وہیں دوسری طرف مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کی اسکیموں سے تمام طبقات کے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ ان سکیموں میں کوئی امتیاز نہیں برتا گیا۔ تمام ضرورت مندوں کو فائدہ پہنچایا گیا خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ مولانا نے کہا کہ ملک میں رہنے والے سماج کے ہر طبقے کی نمائندگی صرف ہندوتوا کے نقطہ نظر سے طے کرنے سے نہیں کی جا سکتی۔

راجیش پائلٹ کسانوں کے سچے ہمدرد تھے: ڈاکٹر بی پی سنگھ

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) سابق مرکزی وزیر آنجہانی راجیش پائلٹ کی برسی کے موقع پر سماجی تنظیم اتر پردیش جن کلیان منچ کے زیر اہتمام گاؤں مرگپور میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔جس میں راجیش پائلٹ کی تصویر پر گلپوشی کر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔اس موقع پر منچ کے سرپرست ڈاکٹر بی پی سنگھ اور منچ کے صوبائی صدر چودھری اومپال سنگھ نے کہا کہ راجیش پائلٹ کسانوں کے سچے ہمدرد تھے وہ چاہتے تھے کہ فصلوں کی پیداوار بڑھے اور کسانوں کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر اونچے عہدوں پر پہنچ کر ملک کی خدمت کریں۔چودھری کالو رام اور وکرم سنگھ پردھان نے کہا کہ راجیش پائلٹ سرو سماج کے لیڈر تھے انہوں نے ہمیشہ غریب اور پسماندہ لوگوں کی آواز پارلیمنٹ میں اٹھانے کا کام کیا، اگر آج راجیش پائلٹ زندہ ہوتے تو ملک کی نمائندگی کر رہے ہوتے۔اس دوران چودھری کالو رام، پروندر کمار، پروین پنوار، منوج پنوار، اجے پنوار، کھیم کرن کشیپ، وجے بجاج، ایشور پال، واجد علی، انگریش، راجپال، سلمان اور حاجی حنیف وغیرہ موجود تھے۔

مزدور کے ساتھ گالی گلوچ اور مارپیٹ کا الزام

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) گاؤں کھیڈا مغل کے رہائشی فقیر چند نے پولیس کو دی گئی تحریر میں ایک شخص پر اس کے ساتھ بلا وجہ گالی گلوچ کرنے اور مخالفت پر مارپیٹ کئے جانے کا الزام عائد کرتے ہوئے ملزم کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔کوتوالی میں دی گئی تحریر میں گاؤں کھیڈا مغل کے رہائشی فقیر چند نے پولیس کو بتایا ہے کہ وہ محنت مزدوری کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ گزر بسر کر رہا ہے، حسب معمول وہ مزدوری کرنے کے لئے گاؤں سے باہر گیا ہوا تھا، مزدوری کرنے کے بعد جب وہ اپنے گھر واپس لوٹ رہا تھا تو اسی درمیان راستہ میں پہلے سے موجود ایک شخص نے اس کے ساتھ بلا وجہ گالی گلوچ شروع کر دی جب اس نے اس پر اعتراض کیا تو ملزم نے اسے مارپیٹ کر زخمی کر دیا، فقیر چند نے ملزم کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔

لکھنوتی فائرنگ کیس میں ایک ملزم گرفتار

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں لکھنوتی میں اپنے پھوپھا اور پھوپھی پر فائرنگ کر دہشت پھیلانے کے معاملہ میں فرار چلے آرہے گاؤں ساکھن کلاں کے رہنے والے ملزم روہن عرف کلو کو پولیس نے قاسم پورہ ریلوے پھاٹک کے نزدیک سے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے ایک غیر قانونی طمنچہ اور ایک کارآمد کارتوس برآمد کرنے کا دعوہ کیا ہے۔دیوبند کوتوالی انچارج دھرمندر کمار سونکر نے بتایا کہ اس معاملہ میں اب تک سات لوگوں کو گرفتار کر جیل بھیج دیا گیا ہے۔واضح ہو کہ لکھنوتی گاؤں کے رہائشی سنجے تیاگی کے بھائی ستیہ وان نے گزشتہ 31 مئی کو کوتوالی دیوبند میں شکایت درج کرائی تھی۔شکایتی تحریر میں پانچ نامزد ملزمان سمیت نصف درجن نامعلوم افراد پر جان سے مارنے کی نیت سے فائرنگ کرنے اور لاٹھی ڈنڈوں سے بھائی سنجے اور بھابھی سنگیتا کو مارپیٹ کر زخمی کرنے کا الزام لگایا تھا۔

یوپی کا امن شکلا قتل معاملہ: رات میں دوستوں کے ساتھ تھا امن

صبح ملی لاش، تینوں ساتھی موبائل بند کر کے غائب

مرادآباد :12 جون (پی این ایس) ضلع کے امن شکلا کے قاتلوں کی تلاش میں پولس کی چار ٹیمیں لگی ہوئی ہیں۔ بدھ کو دن بھر پولیس نے شانتی نگر، ڈھاکہ، پائیپت پورہ اور آس پاس کے علاقوں میں سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی تلاش کی۔ کئی مشکوک افراد سے پوچھ گچھ کی گئی۔جس سے پولیس کو معلوم ہوا کہ منگل کی رات امان اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ تھی۔ بدھ کی صبح امن کی لاش ملی لیکن تینوں ساتھی موبائل بند کر کے غائب ہو گئے۔جس کی وجہ سے اس قتل کیس میں ان ساتھیوں پر شک مزید گہرا ہو گیا ہے۔ماجھولا کے پائیپت پورہ کے رہنے والے امن شکلا بھی اپنے والد سنجیو شکلا اور بھائی کیشو شکلا کی طرح ایک فرم میں کام کرتے تھے۔اس کے والد نے بتایا کہ وہ منگل کی شام 5 بجے کے قریب گندم رکھنے کے لیے مل گیا تھا۔ وہ کچھ دیر بعد واپس آیا۔اس نے آٹا رکھا اور پانی پینے لگا۔ اسی دوران اس کے موبائل پر کال آئی۔ کال موصول ہوتے ہی وہ گھر سے نکل گیا۔اس کے بعد وہ واپس نہیں آیا۔ بدھ کی صبح اس کی لاش شانتی نگر میں پڑی ہوئی ملی۔اس کے بعد ماجھولا پولیس اسٹیشن اور ایس او جی نے قاتلوں کی تلاش شروع کر دی۔

سڑک حادثہ میں دو افراد زخمی

دیوبند:12 / جون (فیروز خان) اسٹیٹ ہائیوے پر واقع ساکھن نہر کے نزدیک کار اور بائک کی ٹکر میں بائک سوار زخمی ہو گیا جسے علاج کے لئے پولیس نے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا۔اطلاع کے مطابق گاؤں شیتلا کھیڑی گاؤں کا رہنے والا راحت سنگھ بذریعہ بائک کسی کام سے دیوبند آ رہا تھا جیسے ہی وہ ساکھن نہر کی پلیا کے نزدیک پہنچا تو سامنے سے آنے والی کار نے اس کی بائک کو اپنی زد میں لے لیا جس کے سبب راحت سنگھ زمین پر گر کر شدید زخمی ہو گیا۔

2014 کے بعد کا ہندوستان باا‌ثر ہے: اے کے شرما

"پروفیشنل میٹ" پروگرام میں وزیر اعظم کے کاموں کو دکھانے کے لیے لگائی گئی نمائش کا وزیر شہری ترقیات نے کیا افتتاح

لکھنؤ: 12 جون۔ اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ 11 سال کی خدمات، گڈ گورننس اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے مکمل ہونے پر شرما جمعرات کو اپنے آبائی ضلع ماؤ پہنچے اور وہاں پر منعقدہ "پروفیشنل میٹ" پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر وہاں موجود لوگوں سے خطاب کیا اور مودی جی کے کاموں کو دکھانے کے لیے لگائی گئی نمائش کا افتتاح اور مشاہدہ کیا۔ شام کو شری اے کے۔ شرما نے نگر پالیکا پریشد ماؤ کے تحت کھا کھرد کے وارڈ نمبر 04 میں تقریباً 09 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے سیوریج اور ڈرینج کا سنگ بنیاد رکھا اور وہاں موجود لوگوں سے بات چیت کی اور علاقے کے مسائل بھی جانے۔ شہری ترقی کے وزیر اے کے شرما نے کہا کہ 2014 کے بعد کا ہندوستان باا‌ثر ہے، چاہے وہ ملک کے اندر کی بات ہو یا بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت بنانے کی، اور اس سے پہلے کے ہندوستان میں کمی تھی، جس میں بجلی، پانی، سڑک، سیکورٹی، ریل نیٹ ورک اور ہر جگہ ترقی کی کمی تھی۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم کی قیادت میں ہندوستان ایک خوشحال اور مضبوط ملک بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس سے پہلے دنیا کی سب سے بڑی اور بہترین چیزیں چین میں دیکھی جاتی تھیں لیکن محترم وزیر اعظم کی قیادت میں ہندوستان میں بے مثال کام ہوئے ہیں اور ہندوستان پوری دنیا میں اہم کاموں کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس میں سردار پٹیل جی کا دنیا کا سب سے بڑا مجسمہ، سٹیچو آف یونٹی، دنیا کا دوسرا سب سے بڑا قومی شاہراہ کا نیٹ ورک بنانا، مغربی بنگال کے ہوگلی میں دنیا کا سب سے بڑا ریلوے سٹیشن بنانا، جموں و کشمیر میں دنیا کا سب سے بڑا ریلوے پل بنانا، دہلی میں دنیا کا سب سے بڑا کنونشن سنٹر یشوبومی بنانا، گجرات میں دنیا کا سب سے بڑا پاور پلانٹ لگانا اور کوچ میں دنیا کا سب سے بڑا پاور پلانٹ لگانا وغیرہ شامل ہیں۔ مہا کمبھ میں 50.67 کروڑ عقیدت مندوں کے دنیا کے سب سے بڑے اجتماع کا انعقاد۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی کے کاموں سے دنیا میں ملک کی عزت بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ براہموس میزائل، ٹینک، بحری جہاز، ہوائی جہاز، جدید رائفلیں بنا کر ملک کو دفاعی شعبے میں خود کفیل بنایا گیا، جب کہ رام مندر، کاشی وشواناتھ راہداری، اجین مہاکلیشور مندر کوریڈور کی تعمیر سے ملک کی ثقافت اور ورثے کو تقویت ملی۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی وراثت کے ساتھ ترقی، خوشحالی اور ثقافت پر توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں انتہائی محنت اور شفافیت کے ساتھ کام کرنے اور بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل کرنے کا درس دیا۔ کانگریس کے دور حکومت میں ہر تیسرے مہینے گھوٹالے ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسا بھکاری ملک بھارت کو دھمکیاں دے رہا ہے، بھارت نے آپریشن سندھ کے دوران اپنی شرائط پر اسے سبق سکھایا۔ مودی جی تقریباً 81 کروڑ لوگوں کو مفت راشن فراہم کر رہے ہیں جو کہ پاکستان میں لوگوں کی تعداد سے ساڑھے تین گنا زیادہ ہے، 55 کروڑ لوگوں کو علاج کے لیے آیوشمان کارڈ دیے گئے۔ پی ایم آواس 4 کروڑ لوگوں کو دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اہل مغرب کی نظر میں ہندوستانیوں کی سوچ بہت چھوٹی ہے۔ مودی جی نے رفتار اور مہارت سے ہندوستانیوں کی سوچ کو بہت بڑا بنایا۔ انہوں نے ترقی کے عمل کو ہمہ جہت اور ہمہ گیر بنایا جس کی وجہ سے غریبوں کو ترقی کے دھارے میں لانے کے لیے بہت سی اسکیمیں شروع کی گئیں۔ مودی جی کی قیادت میں ہمارا ملک کاروبار کرنے میں آسانی کی درجہ بندی میں دنیا میں 142 ویں مقام سے 55 ویں نمبر پر آ گیا ہے۔ دنیا کی 11 ویں معیشت سے یہ چوتھی بڑی معیشت بن گئی ہے۔ مودی جی نے بھی 4 ہزار سے زیادہ فضول قوانین کو ہٹا دیا۔ انہوں نے ہوائی اڈے کے قریب بلڈنگ بائی لاز کو بھی بہتر کیا۔ گجرات میں انہوں نے نوجوانوں کو یہ حق دیا کہ وہ اپنے سرٹیفکیٹ کی خود تصدیق کریں۔ مودی جی ایک یوگ پروش ہیں، جنہوں نے ملک کی بنیاد کو مضبوط کیا۔ مودی جی کی قیادت میں سال 2047 تک ہمارا ملک دنیا کا سب سے خوشحال اور مضبوط ملک بن کر ابھرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم نے ملک کی ترقی اور عوامی فلاح کے جو خواب دیکھے تھے ان کی مضبوط بنیاد 2014 کے بعد رکھ دی گئی اور صرف 11 سالوں میں اس کے کامیاب اور خوشگوار نتائج دیکھنے کو ملے۔

ایودھیا میں رام پتھ پر شراب کی فروخت اور کمبھ کی بھگدڑ

کانگریس کا یوگی حکومت پر شدید حملہ

لکھنؤ: 12 جون (پی این ایس) کانگریس نے ایودھیا کے مقدس علاقے میں شراب کی فروخت اور مہا کمبھ بھگدڑ میں ہوئی اموات کے اعداد و شمار کو لے کر اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔ یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے نے دہلی میں کانگریس کے مرکزی دفتر پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر مقدس مقامات کی توہین، بدعنوانی اور سچ چھپانے کا الزام عائد کیا۔ اجے رائے نے کہا کہ ایودھیا نگر نگم کی عاملہ کمیٹی نے یکم مئی 2025 کو رام پتھ کے 13 کلومیٹر طویل راستے پر شراب اور گوشت کی فروخت پر پابندی کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ علاقہ ایودھیا کینٹ سے رام جنم بھومی مندر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس فیصلے کا مقصد ایودھیا کے تقدس کو برقرار رکھنا تھا۔ تاہم، ان کے مطابق ایک ماہ بعد بھی اس فیصلے پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ گراؤنڈ رپورٹنگ سے پتہ چلا کہ ایودھیا دھام کے داخلی راستے سے محض ایک کلومیٹر دور بینی گنج، شہاب گنج، انگوری باغ، رکاب گنج اور کینٹ کے بس اسٹینڈ کے قریب کھلے عام شراب کی دکانیں چل رہی ہیں۔ حیران کن طور پر، رام دھام کے داخلی دروازے پر ہی شراب کی بوتلوں کے خالی ڈبے بھی ملے۔ اجے رائے نے سوال اٹھایا کہ جب رام پتھ پر فروخت پر پابندی کا اعلان کیا گیا تھا تو پھر ان دکانوں کو لائسنس کس نے جاری کیا؟ کیا ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی جنہوں نے ان دکانوں کو چلنے دیا؟ اجے رائے نے اس صورتحال کو ایودھیا کی کھلی بے حرمتی قرار دیا اور کہا کہ یہ صاف دکھاتا ہے کہ حکومت مذہبی جذبات کو نظر انداز کرتے ہوئے محض پیسہ کمانے پر تلی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اجے رائے نے 29 جنوری 2025 کو مہا کمبھ میں پیش آئی بھگدڑ اور اس میں ہوئی ہلاکتوں پر بھی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سرکاری طور پر 37 اموات تسلیم کی گئیں، جبکہ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ تعداد 82 ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اب تک مرنے والوں کی کوئی فہرست عوام کے سامنے نہیں رکھی۔ صرف 36 خاندانوں کو 25 لاکھ روپے اور 26 کو 5 لاکھ روپے معاوضہ دیا گیا، وہ بھی مبینہ طور پر پولیس کے ذریعے۔ ایک حیران کن معاملے میں، حکومت نے آر ایس ایس کے سابق نظریہ ساز کے این گووند آچاریہ کے بھائی کے این واسودیو آچاریہ کو 'لاوارث' قرار دے کر ان کی آخری رسومات وارانسی میں سرکاری لاوارث طریقے سے انجام دیں۔ اجے رائے نے کہا کہ 19 اموات ایسی ہیں جن کا کوئی سرکاری ریکارڈ ہی موجود نہیں، گویا وہ لوگ کبھی تھے ہی نہیں۔ کئی غمزدہ خاندانوں سے ایسے جھوٹے حلف ناموں پر دستخط کرائے گئے کہ موت کی وجہ اچانک طبیعت خراب ہونا تھی تاکہ حکومت پر بھگدڑ کی ذمہ داری نہ آئے۔ کانگریس نے ان تمام معاملات کو حکومت کی بے حسی، شفافیت کی کمی اور عوام کے جذبات سے کھلواڑ قرار دیا ہے۔ اجے رائے نے مطالبہ کیا کہ یوگی حکومت ان سوالات کا جواب دے اور ایودھیا کے تقدس اور کمبھ کی بھگدڑ جیسے حساس واقعات پر جوابدہ بنے۔

کیشو پرساد موریہ نے کلیان سنگھ "بابو جی" کے مجسمے کی نقاب کشائی کی

احمد آباد طیارہ حادثہ پر دکھ کا اظہار، تعزیت کا اظہار

لکھنؤ: 12 جون۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعرات کو اپنے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ضلع ایودھیا کے روڈولی ترقیاتی بلاک کے گاؤں بھاولی میں اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ "بابو جی" کے مجسمے کی نقاب کشائی کی اور احمد آباد، گجرات میں ہوائی جہاز کے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا اور ان کے اعزاز میں منعقد ہونے والے پروگرام کو ملتوی کرنے کا اعلان کیا۔ مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ ترقی یافتہ ہندوستان کی خدمت، گڈ گورننس اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے امرت کال کے 11 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ جلسہ عام کے پروگرام میں پہنچے، جہاں انہوں نے سب سے پہلے مختلف محکموں کی طرف سے لگائے گئے نمائش میں لگے اسٹالوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج گجرات کے احمد آباد میں طیارہ حادثہ ہوا ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پروگرام کو ملتوی کرنے کا سوچا، لیکن سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کے لیے روڈولی کے لوگوں کی محبت اور احترام کو دیکھ کر ہمیں بھاری دل کے ساتھ آنا پڑا۔ اس کے بعد، انہوں نے معزز ایم ایل اے روڈولی سے درخواست کی کہ وہ کچھ دنوں کے بعد یہاں ایک بڑا پروگرام منعقد کریں، جس میں ہم سب شرکت کریں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے مرکزی حکومت کی 11 سال کی خدمت، گڈ گورننس اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے موقع پر کہا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے کئی عوامی فلاحی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں، جن کا فائدہ ہر اہل شخص کو مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن حکومت غریبوں کو مفت راشن، علاج کے لیے 5 لاکھ تک کا آیوشمان کارڈ، خواتین کے لیے اجولا گیس اسکیم سمیت کئی عوامی فلاحی اسکیمیں چلا رہی ہے۔ جلسہ عام کے پروگرام کا اختتام ایم ایل اے روڈولی شری رام چندر یادو نے کیا۔ قبل ازیں اپنے خطاب میں سابق ایم پی / آنجہانی کلیان سنگھ کے بیٹے راجویر سنگھ نے بابو جی کی رام جنم بھومی تحریک اور ان کی زندگی سے جڑے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں میئر مہنت گریش پتی ترپاٹھی، ایم ایل اے چندر بھانو پاسوان، سنجیو سنگھ ونے کٹیار، اندرا پرتاپ کھسو تیواری، ماں کا کھیا نگر پنچایت صدر شیتلا پرساد شکلا اور دیگر عوامی نمائندے موجود تھے۔

امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج میں تعزیتی جلسہ

لکھنؤ ۱۱ رجون۔ آج امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج میں ایک تعزیتی جلسہ مجلس منتظمہ کے منیجر جناب خلیق احمد خاں ایڈوکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں کالج کے بایولا جی کے سابق لکچرار جلیس احمد حمیدی کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ خلیق احمد خاں ایڈوکیٹ نے کہا کہ جلیس احمد حمیدی انتہائی نیک طبیعت خوش اخلاق منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم کو) طلبا یونین کے سابق صدر تھے۔ جلسہ میں مسعود عالم جیلانی صدر مجلس منتظمہ، صدر حبیب صدیقی نائب صدر مجلس منتظمہ، انتخاب عالم جیلانی اسسٹنٹ منیجر، حاجی محمد مشرف حسین صدر مجلس منتظمہ ڈگری سیکشن، ہمایوں مرزہ نائب صدر مجلس منتظمہ ڈگری سیکشن، عبداللہ ضمیر اسسٹنٹ منیجر ڈگری سیکشن، سید کفیل احمد ایڈوکیٹ، پرنسپل ڈاکٹر (میجر) جمال محمد خاں، اساتذہ اور دیگر اسٹاف شامل ہوئے۔ نجم ظفر جیلانی نے شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے فون سے جلیس احمد حمیدی کو اپنی تعزیت پیش کی۔ جلسہ میں مرحوم کی روح کی سکون کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

نجکاری پر ریگولیٹری کمیشن کے چیئرمین کی رائے غیر قانونی ہے: سنگھرش سمیتی

کام معاہدے سے ہوگا، غلط اعداد و شمار سے نہیں: سنگھرش سمیتی کا سیدھا پیغام!

لکھنؤ۔ ودیوت کرمچاری جوائنٹ سنگھرش سمیتی، اتر پردیش نے پرائیویٹائزیشن کے لیے آر ایف پی (ریکوسٹ فار پروپوزل) دستاویز پر بجلی ریگولیٹری کمیشن سے سفارش طلب کرنے کے لیے پاور کارپوریشن انتظامیہ کی تیاری کی سخت مخالفت کی ہے۔ کمیٹی نے واضح طور پر کہا ہے کہ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کے موجودہ چیئرمین اروند کمار کو اس معاملے پر کوئی رائے دینے کا کوئی اخلاقی اور قانونی حق نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے خود 6 اکتوبر 2020 کو ایک تحریری معاہدے پر دستخط کیے تھے، جس میں پوروانچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کی تجویز کو واپس لینے اور مستقبل میں ملازمین کی نجکاری کے بغیر کسی قسم کی نجکاری نہ کرنے کا کہا گیا تھا۔ سنگھرش سمیتی نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ پاور کارپوریشن کے چیئرمین ڈاکٹر آشیش گوئل، ڈائریکٹر فائنانس نِدھی نارنگ، ریگولیٹری کمیشن کے رکن سنجے سنگھ اور غیر قانونی طور پر مقرر کردہ ٹرانزیکشن کنسلٹنٹ گرانٹ تھورنٹن نے آج ریگولیٹری کمیشن کے چیئرمین اروند کمار کے ساتھ پرائیویٹائزیشن وچھورنچگہ کی نجکاری کے لیے آر ایف پی دستاویز پر سفارشات حاصل کرنے کے سلسلے میں ایک گھنٹے سے زیادہ بات چیت کی۔ کمیٹی نے گرانٹ تھورنٹن کو غیر قانونی طور پر مقرر کیا گیا، جھوٹا حلف نامہ دینا اور دھوکہ دہی قبول کرنے والا کنسلٹنٹ قرار دیا ہے اور ریگولیٹری کمیشن پر زور دیا ہے کہ وہ ان کی تیار کردہ نجکاری کی آر ایف پی دستاویز کے بارے میں بات نہ کرے۔ کمیٹی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی بھی قاعدے کے تحت پاور کارپوریشن کے کہنے پر الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کو نجکاری کی کسی دستاویز پر اپنی رائے نہیں دینی چاہیے۔ سنگھرش سمیتی نے یاد دلایا کہ 6 اکتوبر 2020 کے معاہدے پر اروند کمار نے اس وقت کے وزیر خزانہ سریش کھنہ اور وزیر توانائی شری کانت شرما کی موجودگی میں دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ "پروانچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کی تجویز کو واپس لے لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور انتظام کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ اتر پردیش میں پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشنوں کے موجودہ نظام میں بجلی کی تقسیم کو بہتر بنانے کے لیے ملازمین اور انجینئروں کو اعتماد میں لے کر بامعنی کارروائی کی جائے گی۔ پردیش میں کسی بھی انجینئر کو بغیر کسی انجن کے اندراج نہیں کیا جائے گا۔" اعتماد" کمیٹی نے سوال اٹھایا کہ جب اروند کمار نے اس طرح کے دستاویز پر دستخط کیے ہیں تو پھر وہ بجلی ریگولیٹری کمیشن کے چیئرمین ہونے کے ناطے پوروانچل ودیوت وترن نگم کے آر ایف پی دستاویز پر اپنی رائے دینے کے لیے پاور کارپوریشن اور گرانٹ تھورنٹن کے ساتھ میٹنگ کیسے کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سنگھرش سمیتی نے بتایا کہ ریگولیٹری کمیشن کے دوسرے رکن سنجے سنگھ اتر پردیش پاور کارپوریشن کے ملازم رہے ہیں، اس لیے وہ بھی پاور کارپوریشن کی ذیلی کمپنی پوروانچل اور دکشنانچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کے دستاویز پر اپنی رائے نہیں دے سکتے۔ کمیٹی نے یہ بھی کہا کہ آج تک ریگولیٹری کمیشن میں کوئی رکن قانون نہیں ہے جس کی وجہ سے تکنیکی نقطہ نظر سے کورم پورا نہیں ہوتا۔ ان تمام حالات کے پیش نظر الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کو نجکاری کی کوئی دستاویز منظور نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی اجلاس منعقد کرنا چاہیے۔ سنگھرش سمیتی نے ایک بار پھر پاور کارپوریشن کے چیئرمین پر جھوٹے اعداد و شمار دے کر، ملازمین کو ان کی سروس کی شرائط کے بارے میں دھمکیاں اور گمراہ کر کے نجکاری پر ضد کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے اس شدید گرمی میں انرجی کارپوریشنز میں غیر ضروری طور پر صنعتی بے چینی کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ بجلی ملازمین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ نہیں چاہتے کہ اس شدید گرمی میں صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے لہٰذا پاور کارپوریشن نجکاری پر ہٹ دھرمی ترک کرے تاکہ بجلی ملازمین پوری لگن کے ساتھ صارفین کو بجلی فراہم کرنے کے کام میں مصروف رہیں۔ سنگھرش سمیتی کی کال پر ریاست بھر میں آج مسلسل 197 ویں دن احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ وارانسی، آگرہ، میرٹھ، کانپور، گورکھپور، مرزاپور، اعظم گڑھ، بستی، علی گڑھ، متھرا، ایٹہ، جھانسی، بندہ، بریلی، دیوی پٹن، ایودھیا، سلطان پور، سہارنپور، مظفر نگر، بلند شہر، نوئیڈا، غازی آباد، غازی آباد، اضلاع اور دیگر شہروں میں احتجاجی جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ پریکشا، پنکی، اوبرا پپری اور انپارہ۔

امیٹھی: 36 آنگن واڑی سینٹروں میں لگائے جائیں گے انڈیا مارک ٹو ہینڈ پمپ

امیٹھی: 12 جون (پی این ایس) اب ضلع کے 36 آنگن واڑی سینٹروں میں پینے کے صاف پانی کے لیے بچوں کو ادھر ادھر بھٹکنا نہیں پڑے گا۔ خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کے ان مراکز پر انڈیا مارک ٹو ہینڈ پمپ لگانے کی تجویز کو حکومت کی طرف سے ہری جھنڈی مل گئی ہے۔ اس کے علاوہ 92.23 لاکھ روپے کی رقم بھی منظور کی گئی ہے۔ تعمیر دیہی انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کی جائے گی۔ ضلع میں کل 1940 آنگن واڑی مراکز کام کر رہے ہیں، جہاں تین سے چھ سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم، غذائیت اور صحت کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حاملہ خواتین کی ویکسینیشن اور ان کی دیکھ بھال کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ حالیہ سروے میں 36 مراکز ایسے پائے گئے جہاں پینے کے پانی کی سہولت نہیں تھی جس سے بچوں کی صحت متاثر ہو رہی تھی۔ اب ان مراکز پر ہینڈ پمپ لگا کر پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ تمام مراکز پر کام دو ماہ کے اندر مکمل ہونے کی امید ہے۔ ڈی پی او سنتوش سریواستو نے کہا کہ بچوں کی صحت اور غذائیت کو بہتر بنانا اولین ترجیح ہے۔ جن مراکز میں پانی کا مسئلہ تھا وہاں جلد ہی ہینڈ پمپ لگائے جائیں گے۔

ریاستی حکومت گائے تحفظ و فروغ پر زور دے رہی ہے: شیام بہاری گپتا

گاؤ سیوا آیوگ گائے پر مبنی اقتصادی اور ماحولیاتی ترقی کے پروگراموں کے لیے پابند عہد ہے

لکھنؤ: 12 جون۔ جمعرات کو اندرا بھون کے آڈیٹوریم میں اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ کے چیئرمین جناب شیام بہاری گپتا کی صدارت میں گوالیار کے لالٹی پارہ کے سوامی دیوا آنند جی اور سلی گوڑی، مغربی بنگال کے شری پربھو گپتا جی کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ اس میں گائے سائنس، پنچا گاویہ مصنوعات اور سی بی جی پلانٹ سے متعلق پہلوؤں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں گاؤ سیوا آیوگ کے چیئرمین شری گپتا نے کہا کہ ریاستی حکومت گائے کے تحفظ اور فروغ پر زور دے رہی ہے۔ گائے پالن ریاست میں مضبوط دیہی معیشت کی بنیاد بن رہی ہے۔ گاؤ سیوا آیوگ گائے پر مبنی اقتصادی اور ماحولیاتی ترقی کے پروگراموں کے لیے پابند عہد ہے۔ میٹنگ کو بتایا گیا کہ گوالیار میں سوامی دیوا آنند جی کی طرف سے چلائی جانے والی لالٹی پارہ گوشالہ میں قائم کمپریسڈ بائیو گیس (سی بی جی) پلانٹ ہندوستان کے کثیر جہتی توانائی اقدام کی ایک بہترین مثال ہے۔ پلانٹ روزانہ تقریباً 100 ٹن گائے کے گوبر پر کارروائی کرتا ہے اور 2-3 ٹن بائیو گیس (بائیو-سی این جی) اور نامیاتی کھاد تیار کرتا ہے۔ جس کی تنصیب کی لاگت 31 کروڑ روپے ہے، جو انڈین آئل کارپوریشن کے سی ایس آر پروگرام کے تحت سپورٹ کیا گیا تھا۔ شری پربھو گپتا جی مغربی بنگال میں پنچ گاویہ پر مبنی مصنوعات کو تیار اور تجارتی بنا کر اہم اقدامات کر رہے ہیں۔ میٹنگ میں ان کی تیار کردہ مصنوعات کی صلاحیت، کوالٹی کنٹرول اور ممکنہ مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کمپریسڈ بائیو گیس اور پنچ گاویا مصنوعات کے حوالے سے نئی ٹیکنالوجی اور ماڈلز کا اشتراک کیا جانا چاہیے۔ دیگر گوشالوں اور اداروں میں CBG پلانٹ اور Panchgavya مصنوعات کے ورکنگ ماڈل کو اپنانے کا امکان ہے۔ مارکیٹ اور مارکیٹنگ کی حکمت عملی کے تحت، پنچ گاویہ مصنوعات کی شناخت، معیار کے معیارات طے کرنے اور وسیع مارکیٹ تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے منصوبے بنائے جائیں۔ پائلٹ پروگراموں اور تحقیق اور توسیع میں علاقائی شراکت کے ذریعے ان تصورات کی کامیابی کے لیے مسلسل رہنمائی کے لیے ایک فریم ورک بنایا جانا چاہیے۔ اقتصادی، ماحولیاتی اور سماجی فوائد کے تحت، ان اقدامات کی مدد سے کسانوں، دیہی برادریوں اور ماحولیات دونوں کو براہ راست فائدہ حاصل کرنے کے لیے رہنمائی تیار کی جانی چاہیے۔

بھاشا یونیورسٹی کو بی فارما اور ڈی فارما کورسز کیلئے پی سی آئی کی پہچان مل گئی

یونیورسٹی فارمیسی کی تعلیم میں نئی شناخت کی طرف بڑھ رہی ہے

لکھنؤ۔ خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی، لکھنؤ کو فارمیسی کونسل آف انڈیا (PCI) سے تعلیمی سیشن 2025-26 کے لیے B.Pharm (بیچلر آف فارمیسی) اور D.Pharm (فارمیسی میں ڈپلومہ) کورسز کے لیے تسلیم کیا گیا ہے۔ اس اعتراف کو یونیورسٹی کی علمی ساکھ کے لیے ایک اہم کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی کے B.Pharm اور D.Pharm کورسز کو فارمیسی کونسل آف انڈیا نے 2025-26 کے لیے تسلیم کیا ہے۔ یہ تسلیم اس بات کا ثبوت ہے کہ یونیورسٹی کے ذریعے چلائے جانے والے فارمیسی کورسز PCI کے مقرر کردہ معیار کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ فارمیسی ایکٹ کے سیکشن 12 کے تحت D.Pharm کورس کی منظوری دی گئی ہے، تاکہ کورس مکمل کرنے کے بعد طلباء فارماسسٹ کے طور پر رجسٹریشن کے اہل ہوں گے۔ اس سے فارمیسی کے شعبے میں طلباء کے لیے کیریئر کے مختلف مواقع کھلیں گے۔ اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ یہ پہچان یونیورسٹی کے تعلیمی معیار اور عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ہمارا مقصد صرف کورسز کا انعقاد ہی نہیں بلکہ صنعت پر مبنی، معیاری اور طلبہ پر مبنی تعلیم فراہم کرنا ہے، تاکہ ہمارے طلبہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر مقابلے میں کامیاب ہو سکیں۔ فیکلٹی آف فارمیسی کی ڈین پروفیسر چندنا ڈے نے کہا کہ یہ پہچان ہمارے طلباء کو تعلیم اور روزگار دونوں میں نئے مواقع فراہم کرے گی۔ یہ ہماری تعلیم کے معیار کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی ڈائرکٹر پروفیسر شالنی ترپاٹھی نے کہا کہ یہ کامیابی ہمارے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی مؤثر قیادت، اساتذہ کی لگن اور عملے کی مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔ ہم نے یقینی بنایا کہ ہمارے فارمیسی کورسز ہر سطح پر PCI کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ یہ پہچان نہ صرف ادارے کی ساکھ کو مضبوط کرے گی بلکہ طلباء کے روشن مستقبل کی طرف ایک مضبوط بنیاد بھی فراہم کرے گی۔

شہر نگاراں میں بھارت-نیپال ادبی میلہ 21 جون سے

لکھنؤ، 12 جون (پریس ریلیز) ادب و ثقافت سے محبت رکھنے والوں کے لیے ایک اہم اور خوش آئند خبر! 21 اور 22 جون 2025 کو لکھنؤ شہر بین الاقوامی ادبی ماحول کا مرکز بننے جا رہا ہے۔ "بین الاقوامی بھارت-نیپال روبرو ادبی میلہ" کے عنوان سے یہ دو روزہ شاندار تقریب روبرو فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے، جو نہ صرف ہندی، اردو اور نیپالی ادب کے درمیان تعلقات کو مستحکم کرے گی بلکہ عالمی سطح پر ادبی ہم آہنگی کا پیغام بھی دے گی۔ پہلا دن یعنی 21 جون کو صبح 9 بجے سے عیدگاہ عیش باغ میں افتتاحی نشست ہوگی، جس میں ملک کے ممتاز شعراء، ادیب اور اہل قلم بڑی تعداد میں شریک ہوں گے۔ اس موقع پر ایک بھرپور کوی سمیلن اور مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے گا، جس میں ہندوستان بھر سے نامور شعراء اپنی تخلیقات کے ذریعے سامعین کو مسحور کریں گے۔ دوسرے دن 22 جون کو شام میں اتر پردیش ہندی انسٹی ٹیوٹ، حضرت گنج میں تکریمی تقریب کا اہتمام ہوگا جس میں ہندوستان اور نیپال کے منتخب اہل قلم کو "ادب شری ایوارڈ" سے نوازا جائے گا۔ اس تقریب میں ادبی مکالمے، کتابوں کی رسم اجراء اور ثقافتی پیشکشیں بھی شامل ہوں گی۔ روبرو فاؤنڈیشن کے صدر اور معروف شاعر ارشاد راہی نے میڈیا کو بتایا کہ اس میلے کا مقصد صرف ادبی پروگرام کا انعقاد نہیں بلکہ زبان، تہذیب اور فکر کے اشتراک کو فروغ دینا، نئی نسل کو ادبی تحریک سے جوڑنا اور ہندوستان و نیپال کے ادبی رشتوں کو مضبوط بنانا ہے۔ اس تقریب کو عزت بخشنے کے لیے ریاست کی اہم شخصیات کی شرکت بھی طے ہے۔ ان میں اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود و حج دانش آزاد انصاری اور اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی شامل ہیں۔ ان مقتدر شخصیات کی موجودگی پروگرام کو وقار، سنجیدگی اور ہمہ جہت قبولیت عطا کرے گی۔ یہ ادبی میلہ صرف تقاریب کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں زبانیں، ثقافتیں، نسلیں اور خیالات ایک دوسرے سے روبرو ہوتے ہیں۔ ایسی محفلیں معاشرتی ہم آہنگی، علمی تبادلے اور تہذیبی یگانگت کو تقویت دیتی ہیں۔ روبرو فاؤنڈیشن کی جانب سے تمام ادب دوستوں، شعراء، قلم کاروں، اساتذہ، طلبہ اور فنون لطیفہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد سے پرزور اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس بین الاقوامی ادبی میلے میں بھرپور شرکت کر کے اسے کامیاب اور یادگار بنائیں۔

ایم اے چیریٹیبل ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہونہار طلباء کو مختلف ایوارڈز سے نوازا گیا

لکھنؤ، 12 جون۔ ایم اے چیریٹیبل ٹرسٹ نے تاریخی مقام چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد میں ایک عظیم الشان اور متاثر کن "طلبہ کے اعزاز میں تقریب" کا انعقاد کیا۔ اس تقریب کا مقصد حال ہی میں ختم ہونے والے بورڈ کے امتحانات میں 75٪ یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ہونہار طلباء کو اعزاز دینا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اس موقع پر سینکڑوں طلباء اور ان کے والدین نے بھرپور جوش و خروش سے شرکت کی۔ ٹرسٹ کے چیئرمین جناب محمد عباد کی صدارت میں منعقدہ اس پروگرام میں تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ طلباء کو سرٹیفکیٹس اور شیلڈز کے ساتھ ساتھ مختلف باوقار تعلیمی ایوارڈز سے بھی نوازا گیا، جن میں شامل ہیں: سر سید احمد خان ایوارڈ، مولانا کلب صادق ایوارڈ، مولانا غلام عسکری ایوارڈ، ڈاکٹر ذاکر حسین ایوارڈ، ابوالکلام آزاد ایوارڈ۔ ان ایوارڈز کے ذریعے ٹرسٹ نے نہ صرف طلباء کی محنت کو تسلیم کیا بلکہ انہیں ان عظیم شخصیات کی زندگیوں سے تحریک لینے کا پیغام بھی دیا۔ اس موقع پر تعلیمی میدان سے تعلق رکھنے والی کئی معززین اور نامور شخصیات نے تحریکی تقاریر کیں اور طلباء کو نظم و ضبط، مستقل مزاجی اور اعتماد کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ کیریئر گائیڈنس سیشن کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں طلباء کے مختلف سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اپنے خطاب میں، جناب محمد عباد نے کہا، "ایم اے چیریٹیبل ٹرسٹ تعلیم کے پھیلاؤ اور طلباء کی ہمہ گیر ترقی کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ یہ پروقار تقریب ٹرسٹ کے معاشرے کے مستقبل کو بااختیار بنانے کے عزم کا حصہ ہے۔" انہوں نے یقین دلایا کہ ٹرسٹ مستقبل میں بھی ایسے تحریکی اور سماجی طور پر مفید پروگرام منعقد کرتا رہے گا۔

ڈپٹی سی ایم نے سپا پارلیمانی بورڈ کو کیا ڈبیٹ کے لیے چیلنج

کانپور: 12 جون (پی این ایس) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کانپور پہنچے۔ یہاں انہوں نے چکری کے کانشیرام اسپتال اور جواہر نگر کے بلائنڈ اسکول میں منعقد پروگراموں میں حصہ لیا۔ قبل ازیں، وہ بین الاقوامی کتھا کار آچاریہ پنڈت شری شیوکانت جی مہاراج کے والد راجا رام ترویدی کے انتقال پر تعزیت کے لیے پہنچے۔ ڈپٹی سی ایم نے اندرا نگر کلیان پور کے کنہا شیام ریزیڈنسی اپارٹمنٹ میں پوجیا مہاراج شری کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے نہرو نگر کے آندھ ودیالیہ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ ایس پی کا پارلیمانی بورڈ بیڈ روم میں بیٹھ کر پالیسی طے کرتا ہے اس دوران انہوں نے انہیں ڈبیٹ کے لیے چیلنج کیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں 'ڈپریشن کے انتظام میں یوگا کا کردار' پر سیمینار کا انعقاد کیا گیا

لکھنؤ: 12 جون۔ یوگا کے شعبہ، فیکلٹی آف یوگا اینڈ الٹرنیٹو میڈیسن، لکھنؤ یونیورسٹی کے زیر اہتمام، 11 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے 2025 ایونٹ سیریز کے ایک حصے کے طور پر یوگا آڈیٹوریم میں "ڈپریشن کے انتظام میں یوگا کا کردار" کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کے کلیدی مقرر، ڈاکٹر برجیندر پرتاپ سنگھ، یوگا انسٹرکٹر، اسٹیٹ آیورویدک ہسپتال، فریدی نگر، لکھنؤ، نے ڈپریشن کے انتظام میں یوگا کی تاثیر پر تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ بھوجنگاسنا، بھدراسنا، انولوم-وولوم، بھرماری اور اجے پرانایام تناؤ کی سطح کو کم کرنے میں بہت مددگار ہیں۔ ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ انسان کا طرز زندگی، خوراک اور جسمانی سرگرمیاں بھی تناؤ کی سطح کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ انہوں نے ڈپریشن کے انتظام میں یوگا کی سائنسی اور سماجی افادیت پر زور دیا۔ سیمینار کے کنوینر اور فیکلٹی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر امرجیت یادو نے کہا کہ یوگی طرز زندگی کو اپنانا تناؤ اور افسردگی پر قابو پانے کا ایک آسان اور موثر حل ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت کی 2023 کی رپورٹ کے مطابق دنیا کی تقریباً 5 فیصد آبادی ڈپریشن کا شکار ہے۔ ڈاکٹر یادو نے کہا کہ پتنجلی کے اشٹنگ یوگا میں بیان کردہ یام اور نیام آج کے دور میں سنجیوانی کی طرح ہیں، جو ایک بامعنی اور متوازن زندگی گزارنے کی کلید فراہم کرتے ہیں۔ اس سیمینار میں فیکلٹی اساتذہ، سٹاف، طلباء اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔